باتصاویر

دستور العمل نعل بندی اسپان

طبع دوئم

مصنفہ

کرنیل ایچ ٹی پیز صاحب بہادر سی آئی ای

ایف زیڈ ایس و ایف آر ایم ایس و ایف آر جی ایس

و ایف ایل ایس وغیرہ پرنسپل پنجاب ویٹرنیری کالج لاہور

حسب الارشاد مصنف برائے استعمال طلبائے ویٹرنیری اسسٹنٹان و دیگر شائقین

لالہ پھول لعل مترجم و ہیڈ کلرک کالج مذکور نے بزبان اردو ترجمہ کیا

سنہ ۱۹۱۲ع

باہتمام لالہ شنکر داس پرنٹر کے
آریہ سٹیم پریس لاہور میں چھپی

اشتہار

کتب ذیل نقد قیمت آنے یا بصیغہ قیمت طلب پارسل منگانے پر دفتر کالج ہذ سے خریدی جا سکتی ہیں محصول بذمہ خریدار

نام کتاب	بہ تصنیف	[illegible]	قیمت
علم و عمل فن جراحی اسپان طبع سوئم با تصویر جسمیں چار صد قیمتی تصاویر ہیں اور بہت بے نظیر کتاب ہے ۔	کرنیل پیز صاحب بہادر سی آئی ای	لالہ پربھولعل	سے
علم طب اسپان طبع چہارم با تصویر اب طیار ہو گی ۔	"	"	مہ
رسالہ ساؤنڈنس و ایج یعنی طریق تشخیص عمر و ملاحظہ کردن صحیح الجسم یا معیوب اسپان معہ تصاویر ایک لاثانی کتاب ہے جو ہر ایک ویٹرنیری اسسٹنٹ کے پاس ہونی چاہیئے ۔	"	"	عاں
دستور العمل نعل بندی معہ تصاویر طبع دوئم نہایت مفید اور کارآمد کتاب ہے جس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے ۔	"	"	عاں
رسالہ نباتات معہ تصاویر جو انگریزی باٹنی کا ترجمہ و ایزادی ضروری ہے معہ سوال و جواب طبع دوئم ۔	"	"	عہ
ہائی جین یعنی رسالہ حفظ صحت حیوانات	"	"	۴

المشتہر ۔ لالہ پربھولعل مترجم ہیڈ کلرک پنجاب ویٹرنری کالج لاہ

التماس مترجم

سنہ ۱۸۹۶ء سے جب سے کہ پنجاب وٹیرنری کالج میں کرنیل ہنری ٹامس پیز صاحب
سی۔آئی۔ای بہادر دام اقبالہٗ ومراتبہٗ حکمران ہیں صاحب ممدوح الشان
کی کوشش بلیغ اور جانفشانی سے جو ترقی کالج ہذا کی کتب درسیہ میں ہوئی ہے جملہ
متعلقین وشائقین فن بیطار پر اچھی طرح واضح ہے اور محتاج بیان نہیں چنانچہ اُردو
علم طب اسپان وعلم وعمل فن جراحی حیوانات ورسالہ ساؤنڈنس وایج اسپان ورسالہ
علم نباتات وعلم حفظ صحت حیوانات وغیرہ سب کی سب صاحب موصوف کی ہی
تصنیف وتالیف کردہ کتب ہیں جنکو اُن کے خادم پربھو لعل ہیڈ کلرک کالج ہذا نے
بزبان اُردو ترجمہ کرکے چھپوایا ہے اور جو منظوری صاحب انسپکٹر جنرل بہادر اسوقت
کالج ہذا کی مستند درسی کتابیں قرار دیجا چکی ہیں ان کتابوں سے طلبا ودیگر شائقین کئی
سال سے برابر فیضیاب ہو رہے ہیں اور ہوا کرینگے۔ اب جب سے کہ معیار تعلیم کالج ہذا بہت
بڑھا دیا گیا ہے فن نعلبندی کے لئے بھی ایک ایسی ہی مستند کتاب کی سخت ضرورت
محسوس ہو رہی تھی جسے عدیم الفرصتی کے باعث ابتک طیار نہ کرسکے مگر ارادہ تھا کہ آیندہ
نشست سرما کی جماعت بندی سے پیشتر ایک کتاب جس میں نہ صرف فن نعلبندی کی ہدایات
ہی درج ہوں بلکہ مستند انگریزی کتابوں کی طرز پر پیروں کی تشریح انیاٹمی موضوعی
تصاویر و مختلف طریق نعلبندی وغیرہ کے درج کرکے لکھی جاوے تاکہ نعلبندوں اور
وٹیرنری اسسٹنٹان کو اصول نعلبندی وغیرہ صحیح صحیح معلوم کرنیکے لئے اُردو زبان
میں بھی ایک مستند درسی کتاب طیار ہو جاوے اور یہ ضرورت بھی پوری ہو کیونکہ
بہت سے پیروں کے امراض میں وٹیرنری اسسٹنٹ اسوقت تک کچھ نہیں کرسکتا۔
جبتک کہ اصول نعلبندی سے پوری پوری آگاہی نہ رکھتا ہو مثلاً امراض لیمی نائیٹس و

کارن وغیرہ کیلئے خاص قسم کی ہدایات درکار ہوتی ہیں فورجنگ کٹنگ وغیرہ کا علاج صرف نعلبندی کی احتیاط ہی سے ہو سکتا ہے سینڈ کریک یعنی تشگافِ سُم وغیرہ میں خاص نعلبندی درکار ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ لہذا کتاب ہذا بھی حسب الارشاد صاحب بہادر ممدوح عام فہم اُردو زبان میں طیار کر کے ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے اور التماس مترجم از اہل انصاف یہ ہے کہ اگر اس وقت نسخہ ہذا میں کچھ غلطیاں بھی رہ گئی ہوں (جیسا کہ یقین کیا جاتا ہے کہ بباعث کثرت کار شاید رہ گئی ہوں گی) تو از راہ لطف و کرم مترجم کو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں تا کہ طبع دویم میں انکی صحت کر دیجاوے۔

(۲) واضح رہے کہ کتاب ہذا کی طیاری میں انگریزی درسی کتابوں سے امداد لی گئی ہے اور بہت کچھ تصاویر ہنٹنگ صاحب کی کتاب سے اور کچھ ڈالرو ہٹلی صاحبان کی اور دیگر مستند کتابوں سے نقل کی گئی ہیں جو انگلستان میں دستور العمل نعلبندی کے مضمون پر مستند درسی کتابیں سمجھی جاتی ہیں۔

المُلتمس

پربھو لعل ہیڈ کلرک پنجاب ویٹیری نیری کالج و مترجم کتب مصنفہ کرنیل پییز صاحب بہادر دام اقبالہٗ

فروری سنہ ۱۹۰۵ء

متعلقہ طبع دویم

ب آغاز امدا۔ کرنیل ہنری طامس پییز صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای سابق انسپکٹر جنرل محکمہ سول ویٹیرنری جو یکم اپریل سنہ ۱۹۱۲ء سے جبکہ عہدہ مذکور تخفیف میں آگیا بار دیگر کالج ہذا میں پرنسپل مقرر ہو کر تشریف لائے ہیں اور کالج ہذا کی ترقی و بہبودی کے تہ دل سے خواہاں ہیں اب کتاب ہذا چونکہ ختم ہو گئی تھی لہذا حسب الارشاد صاحب بہادر بار دیگر طبع کرائی جاتی ہے۔

پربھو لعل - ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۱۲ء

دستور العمل نعلبندی اسپان

مترجمہ لالہ پربھو لعل مترجم وہیڈ کلرک پنجاب وٹیری نیری کالج لاہور

باب اول

تمہید و دیباچہ

نعلبندی گھوڑوں کے نعل لگانے کا ہنر ہے جو عرصہ تک سمتری خانہ میں ہاتھ سے کام کرنے پر ہی ٹھیک طور سے آسکتا ہے اگر گھوڑے کا پیر جاندار نہ ہوتا تو شائد وہ تعلیم جو سمتری خانہ میں حاصل کی گئی تھی اچھی کاری گری کے لئے کافی ہوجاتی۔ مگر چونکہ سم ہمیشہ بڑھتا رہتا اور اپنی شکل بھی بدلتا رہتا ہے لہذا نعلبندی کا کام صرف سم پر نعل فٹ کردینے کا ہی نہیں ہے بلکہ لگانے سے پیشتر سم کو چھیل چھال کر ٹھیک برابر کرلینا بھی ضروری ہے سینگ جیسی سخت سطح کو ضرر پہنچنے سے اندر کی بناوٹ کو بھی ضرر پہنچ سکتا ہے۔ کیونکہ صرف سم ہی مرکب اور زندہ پیر کا بالائی طبق ہے جو اندرونی بناوٹوں کی حفاظت

کرتا ہے ہمیشہ غفلت سے ہی ضرر نہیں پہنچتا بلکہ اکثر یوں بھی پہنچتا رہتا ہے
غلط قاعدوں پر چلتے ہوئے ہوشیاری سے کام کرنے پر بھی شاید اتنا ضرر
پہنچتا ہے جتنا کہ باقاعدہ کام کرنے میں کسی قسم کی واقفیت نہ رکھتے ہوئے
اناڑی پن سے ہوسکتا ہے ممکن ہے کہ نعلبندی کی ضرب پانوں میں دفعتہً
نعل لگانے کے بعد ہی نہ معلوم پڑے بلکہ ہوسکتا ہے اور علی العموم رفتہ رفتہ
ہی تکلیف وہ معلوم ہوا کرتی ہے اور اسکے اصلی سبب کیطرف اسوقت
تک تحویل نہیں کیجاتی جبتک کہ گھوڑا بالکل لنگڑا اور لاعلاج نہو جاوے۔
لہذا بظاہر ہے کہ گھوڑے کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی غرض سے نعلبند نہ
صرف ہاتھ کی صفائی کا ہی ہنرمند ہو بلکہ پیر کی ساخت اور اس کے فعل کا
ماہر بھی ہو نیز اختلافات سم اور اس کی بناوٹ کا بھی کامل علم دان ہونا چاہئیے
چند اشخاص تو نعلبندی کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں اور چند اس عمل
کو غیر ضروری تبلاتے ہیں سو کوئی متعصب آدمی ہی ایسا ثبوت دینے
کی جرات کریگا کہ جانور بلا نعلوں کے بھی کام کرسکتے ہیں مگر تھوڑے عرصہ بعد
ایسے شخص خود بخود جھوٹے ثابت ہوجاتے ہیں۔ گو بعض ممالک میں گھوڑوں
سے ہمیشہ ایسی حالت میں سواری لیجاتی ہے جبکہ اون کے قدرتی پیروں
کو اور کچھ نہیں لگایا جاتا مگر ایسے ملکوں میں انہیں گھاس کی زمینوں میں نرم
سطح کے اوپر چلنا پڑتا ہے الّا جملہ مہذب ملکوں میں جہانکہ اچھی سڑکیں ہیں
گھوڑوں کے نعل ضرور لگائے جاتے ہیں۔ اور واضح رہے کہ کوئی کاروبار
والا آدمی نعلبندی کے لئے پیسہ خرچ نہیں کرے گا تاوقتیکہ اس کی ضرورت
نہو چنانچہ بلا نعل کا تجربہ ہزاروں دفعہ آزمایا گیا ہے اور نتیجہ ہمیشہ یہی نکلا
کہ نعلبندی کرائے بدوں کام نہیں چل سکا خشک موسم میں سم سخت ہوجاتا

ہے۔ اور یہ تعجب ہے کہ سخت سے سخت سڑکوں پر چلنے سے پیدا شدہ رگڑ کو وہ کس طرح برداشت کر سکتے ہیں لیکن اسیطرح برسات کے موسم میں وہ نرم ہوجاتا ہے بدیں وجہ سخت سڑکوں کی رگڑ سے نعل نہ ہونے کے باعث جلد ہی کام سے رُک جاتا ہے اور اگر ایسی حالت میں بھی کام لینے میں اصرار کیا جائے تو سُم جلد ہی گھس جائے گا اور گھوڑا لنگڑا ہو جائے گا۔ مگر یہ وقت اُن آدمیوں کو پیش آتی ہے جو اپنی ہٹ دھرمی اور ضد کو ثابت کرنے کی کوشش کئے جاتے ہیں ایسی صورت میں گھوڑے کو اُس وقت تک آرام میں رکھنا پڑے گا جبتک کہ نیا سُم برآمد ہو۔ مگر کاروبار والے آدمی جو ہر موسم میں کام لینے کی غرض سے گھوڑے رکھتے ہیں۔ اِس قسم کی عیش و عشرت برداشت نہیں کر سکتے۔

عمل نعلبندی کو تکلیف دہی کے لحاظ سے اصطلاح انگریزی میں نیسری ایول یعنی ضرورتاً تکلیف دینا کہتے ہیں۔

مگر یہ محاورہ نامناسب لفاظ کا ہے کیونکہ نعلبندی کے عمل میں کوئی ضروری تکلیف نہیں پہونچتی۔

بیشک اتنا ضرور ہے کہ اس میں بھی ایسے واقعات ہوجاتے ہیں جیسے کہ دیگر چیر پھاڑ کی دستکاریوں میں۔ مگر اسکے نقصانات کی بابت اچھی طرح بیان کیا گیا ہے کہ اُسکے نقصانات صرف حوادث ہیں جو اتفاقیہ ہو جاتے ہیں حالانکہ اسکے فوائد سوائے نابینا آدمی کے سب کو معلوم ہیں کہ بغیر نعل کے گھوڑے بہ نسبت اُن گھوڑوں کے جن کی نعلبندی ہوگئی ہو اکثر لنگڑے ہوتے رہتے ہیں ایسے ہی بغیر نعل کے گھوڑے نعلبندی شدہ گھوڑوں سے نصف کام بھی نہیں دے سکتے۔ پس اب نعلبندی کی ضرورت پر زیادہ بحث کرنے

کی ضرورت نہیں رہی نعلبندی کی قدر صرف اُس طریق پر منحصر ہے جس طریقہ میں کہ نعل لگائے جاتے ہیں مگر گھوڑوں کے مالک اس کام کے اوصاف کی بہت ہی کم قدردانی کرتے ہیں۔

بھٹی سے اصطبل کا فاصلہ اور اجرت نعلبندی علی العموم نعلبند ہی کی مرضی کے موافق رہنی چاہئے اور ایسے معاملات کو دو نعلبندوں کے درمیان طے نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ممکن ہے کہ ایک خراب نعلبند ایک ہی مرتبہ نعل لگانے میں اتنا نقصان پہونچا دیوے کہ مالک اسکے لئے اُس بیوقوف نعلبند کی اور دوسرے ہنرمند نعلبند کی اُجرت کے تفاوت سے زیادہ از دہ چند ادا کرکے بھی گراں بار ہی رہے۔

بوڑھے آدمیوں کی چشم دید روایتیں ہی ہیں کہ پیر یک کے نہ ہونے سے نعل ہی کھویا گیا یا کوئی گھوڑا نعل کے نہ ہونے سے ہی کھویا گیا یا ایک آدمی بلا گھوڑے کے گم ہو گیا وغیرہ۔ غرض ایسی باتیں لاکھوں کروڑوں دفعہ معرض تحریر میں آچکی ہیں۔ تاہم چند ایک اشخاص کو کئی دفعہ گھوڑوں کی نعلبندی ہی میں غفلت کر جانے سے بڑے خطرناک نتایج وقوع میں آچکے ہیں مثلاً ماسکو سے نپولین کے واپس آنے کیوجہ علاوہ دیگر تکلیفات اور خطروں کی زیادہ تر یہ تھی کہ اُس کے گھوڑوں کی نعل اچھی طرح سے نہیں بندھے تھے جس سے وہ برف پر ٹھیک طرح نہیں چل پھر سکتے تھے اور زمین پر پاؤں نہیں رکھ سکتے تھے اور نہ ہی توپوں اور چھکڑوں کو کھینچ سکے اور اسلئے تمام توپیں وہاں ہی چھوڑنی پڑیں۔ ایسے ہی جنگ فرانس و پرشیا میں (فرانس اور پرشیا کی لڑائی کے درمیان) بوربکی کے پیچھے آجانے کی وجہ سے ہجوم میں ابتری ہو گئی جس کا بالکل یہی سبب تھا شہر و نمیں

کوئی سر ما خالی نہیں گذرتا جس میں سیکڑوں گھوڑوں کو صرف نعلبندی کی غفلت کے باعث تکلیف پہونچکر اُن کی جانیں تلف نہوتی ہوں غرض یہ تمثیلیں ہر ایک شخص دیکھ سکتا ہے اور گو دیگر اور نامعلوم بیماریوں کیوجہ سے تو واقعات ہوتے ہی ہیں لیکن بہت سے واقعات نعل کے اچھی طرح نہ لگائے جانے سے ظہور میں آتے ہیں جنکی وجہ صرف غلط طریقے اختیار کرلینا اور غلط ہی خیالات پر عمل کرنا ہے۔

نعل بند کیساتھ اچھا سلوک نہیں کیا گیا اور نہ اُس کے عملی ہنر کا کچھ خیال رکھا گیا۔ بلکہ شوقین آدمیوں نے اپنی ہدایات کے مُطابق دباؤ سے ایسے ایسے عمل کرائے کہ اُنکے خراب نتایج سے بدنامی نعلبند بیچارے کے ذمہ عاید ہوئی نیتجہ اِن سب کا یہ ہوا کہ نعلبندی کے ہنر کی خود بخود بیقدری ہوگئی اور بیچارے نعلبند کی بھی وہ حالت ہوگئی جو دستکار کی خلاف شان سمجھنی چاہئے۔ مگر دیگر کسی حرفہ و پیشہ میں ایسا نہیں دیکھا گیا کہ کسی کام میں جس کی بابت انسانوں کو کچھ بھی معلومات نہ ہوں وہ اپنی طرف سے ہدایت کرنے یا کچھ بتانے کی جرأت کریں مثلاً کوئی آدمی کسی گھڑیساز یا گھنٹا لٹکانے والے کو اُس کے کام کی تفصیل بتانے کی جرأت نہ کرے گا۔ صرف نعلبند ہی بیچارہ ہر ایک اور ہر درجہ کے آدمیوں سے ہدایت لینے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ حال میں جیسے کہ نعلبند کو کچھ کچھ اپنے فرایض معلوم ہوتے جاتے ہیں تب ہی عمل نعلبندی میں ترقی ہے۔

میری تحریر سے یہ مُراد نہیں ہے کہ کوئی نئی تجویز بتلاؤں۔ بلکہ وہ عام اصول بتلانا مطلوب ہیں جن پر کہ اُسکی بنیاد ہے۔ نیز وہ تفصیلیں بیان کروں گا جو نعلبندی میں کامیابی کے لئے ضروری ہیں اور وہ بھی

تفصیلیں بتاؤں گا جن سے احتراز لازم ہے تاکہ گھوڑے کے سُٹڈ میں دیر پا اور کفایت شعاری کا کام بھی ہو اور گھوڑوں کی صحیح البدنی کا خیال بھی رکھا جا سکے۔

باب دوئم

دربیان پیر کی شکل اور قدم

گھوڑے کے پیر میں مختلف طرح کی زندہ بناوٹیں ہیں جو شکل وصورت میں مختلف بافت کی ہوتی ہیں اور ایک سخت طبق میں جسے سُم کہتے ہیں محصور رہتی ہیں اگرچہ نعلبند کے کام کا تعلق صرف سُم ہی سے ہے مگر یہ بھی ضروری ہے کہ اسکو تمام پیر سے کچھ نہ کچھ واقفیت ہو کیونکہ سُم میں تغیرات کئے بغیر اندر کی بناوٹوں کو ضرر پہنچ جانا کچھ مشکل نہیں ہے۔ پیر کی ساختونکے سمجھنے کا آسان طریق یہ ہے کہ اوّل اس کے مختلف حصوں کا فرداً فرداً مطالعہ کر کے پھر اپنی لیاقت سے ان حصوں کے تعلقات باہمدگر کی عام حالت کو معلوم کریں۔ بتب البتہ ہر حصہ کے فعل کا علم اور جملہ عضو کے استعمال وغیرہ سے ماہر ہو جانا مشکل نہ ہوگا۔

ہوف یعنے سُم سُم کی شکل سے تو ہر شخص واقف ہے کہ وہ کوئی باقاعدہ اقلیدس کی شکل نہیں ہے اور گھوڑے کے پیروں میں سے ہر ایک کی

صورت میں کچھ نہ کچھ خصوصیت ہوتی ہے جس سے نعلبند اگلے سُم کو پچھلے سے اور دائیں کو بائیں سے فوراً پہچان لیوے گا۔

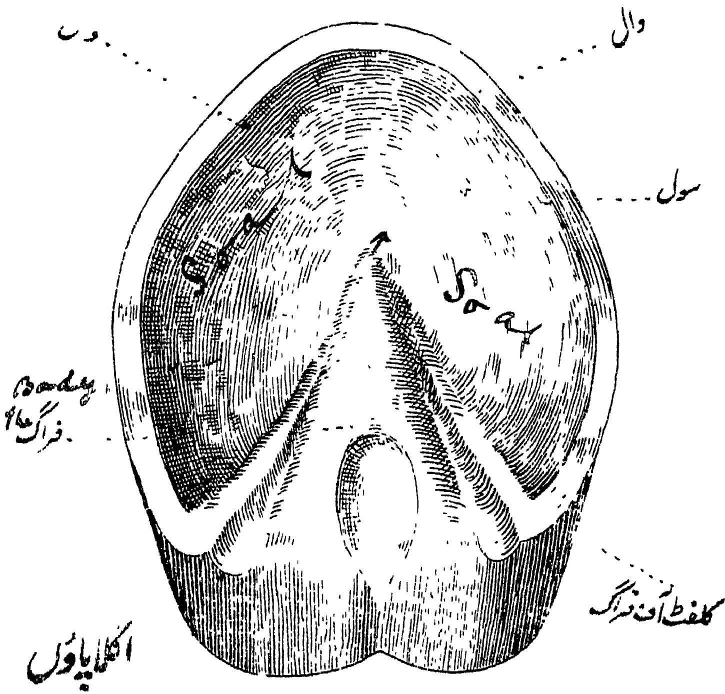
یاد رہے کہ گھوڑے کے اگلے پیر بہ نسبت پچھلے پیروں کے ٹو کی طرف گول اور کم نُکیلے ہوتے ہیں۔ نیز سامنے سے ڈھلوان بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ مگر دونوں اگلے اور دونوں پچھلے پیر ایک ہی طرح کے ہوا کرتے ہیں دائیں و بائیں پیروں میں اندرونی جانب کے زیادہ ڈھالو ہونے سے باہم تمیز کی جاتی ہے جن کی زیرین سطح کا امتحان کرنے سے معلوم ہوگا کہ بائیں پیر کا بیرونی کنارہ زیادہ اُبھرا ہوا ہے۔

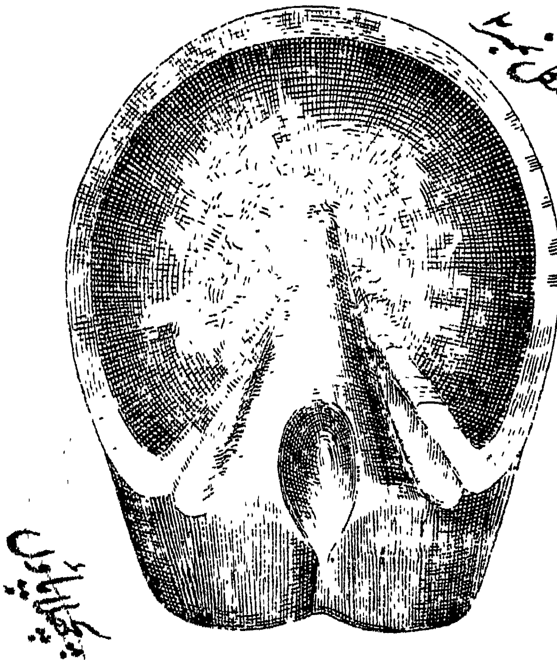
دونوں اگلے پیر صورت اور قد میں بالکل مساوی ہونے چاہئیں جن کے مابین اگر کوئی واضح فرق دکھلائی دے تو کسی مرض کے واقع ہونیکا اشتباہ کیا جائیگا۔ گو کبھی کبھی گھِس جانے یا شکست و ریخت کے باعث تندرست سُم کی شکل بھی بہت بدل جایا کرتی ہے۔ لہٰذا ایسی حالت سے بھی مُبتدی کو مُغالطہ ہو جانے کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اشکال نمبر ا و ۲۔

پچھلے پیروں کا تناسب اگلے پیروں کے قد سے برابر ہونا چاہیئے اور تب اس امر کی چنداں پرواہ نہیں کی جائیگی کہ وہ بڑے ہیں یا چھوٹے۔

تندرست سُم اگر ساؤنڈ بھی ہو تو شکل و صورت میں بہت اختلافات ہونگے مگر عام پسند خیال یہ ہے کہ گول اور کھُلا ہوا سُم سب سے اچھا ہوتا ہے۔ مگر میرے مشاہدے میں بیضوی سُم قابل ترجیح ہوتا ہے۔ بہت دفعہ گول پیر کا چپٹا سول دیکھا گیا ہے کہ جس کا نعل کی ایڑی سے مجروح ہو جانا ہمیشہ اغلب ہوتا ہے دیر تک لنگڑا رہنے کے باعث بھی پیر بہت سُکڑ جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ تنگ پیروں کو بہت شُبہ سے بغور دیکھا جاتا ہے اگر گھوڑے کا پیر قدرتی طور پر ہی تنگ ہو تو

شکل نمبر ۱





اُس کے ناتندرست ہوجانے کا بھی دیگر قسم پیروں کی طرح کم احتمال ہوتا ہے۔ اگر سُم کو جانبین سے دیکھا جاوے تو اُس کا ڈھال پاسٹرن کے ڈھال کے موافق ہونا چاہیئے۔ ڈھالو قسم پیروں میں یہ ڈھال کی خصوصیت موجود نہیں ہوتی بلکہ اُن کی ایڑیاں قدرتی طور پر اونچی ہوتی ہیں۔ اس کا بتلا دینا اسلئے ضروری ہے کہ جبکہ ریت کر اُن کو ایک مُعینہ تناسب تک گھٹانے کی کوشش کی جاتی ہے تو قبل اس کے کہ مطلوبہ تناسب پیدا ہو زندہ یا حِس والا حِصّہ پیر کا برآمد ہوجانے سے لنگ پیدا ہوجاتی ہے۔ اس کے برعکس لمبے ڈھلوان پیر ہوتے ہیں۔ جن کی ایڑی نیچی اور ٹو دراز ہوتے ہیں مگر پاسٹرن اُن کی بھی علی العموم دراز اور ڈھالو ہوتی ہیں۔ ایسے پیر صدمہ پہنچے بدون اچھی شکل و صورت کے نہیں بنائے جا سکتے۔ لہذا اُنہیں بحالت اصلی رہنے دینا چاہیئے۔

بعض سُموں کی ٹو باہر کو اور بعضوں کی اندر کو مُڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ لہذا نعلبندی کے وقت اس کے بدلنے کی کوشش ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ بل صرف پیر ہی میں نہیں بلکہ ہمیشہ ساری ٹانگ میں ہوتا ہے چنانچہ دنیا میں سے نو گھوڑوں میں جن کی ٹو باہر کو نکلی ہوئی ہونگی کہنی (ایلبو) اندر کو خمیدہ ہوں گی پس اس قسم کی بناوٹوں کو نعلبندی سے نہیں بدل سکتے۔ سُم کے اوصاف گھوڑے کی نسل پر اور اُس جگہ کی آب و ہوا اور زمین پر جہانکہ اُس نے پرورش پائی ہے منحصر ہوتے ہیں چنانچہ عربی گھوڑے کے سُم سخت اور مضبوط ہوتے ہیں اور جیسا بھاری گھوڑا ہوگا ویسا ہی سُم نرم و نازک ہوگا۔ بعض سُم تو خستہ اور بعض چھلکے دار ہوتے ہیں جن سے یہ مُراد ہے کہ وہ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہوجاتے ہیں جبکہ پیدائش ہی سے سُم کی وضع ناقص ہو تو نعلبند اُس کا کچھ تدارک نہیں کرسکتا۔ مگر اُس کو اتنا خیال ضرور رکھنا چاہیئے کہ کبھی ایسا نہ ہو کہ ناواجب

دباؤ کے پہنچ جانے سے وہ اور بھی بگڑ جائے۔ خراب نعلبندی سے سُم میں اکثر نقص ہو جاتے ہیں اور خاصکر اُس حصے میں جو پریگ کے سوراخ کے نیچے ہوتا ہے۔

سُم کے حِصص یا تفصیل

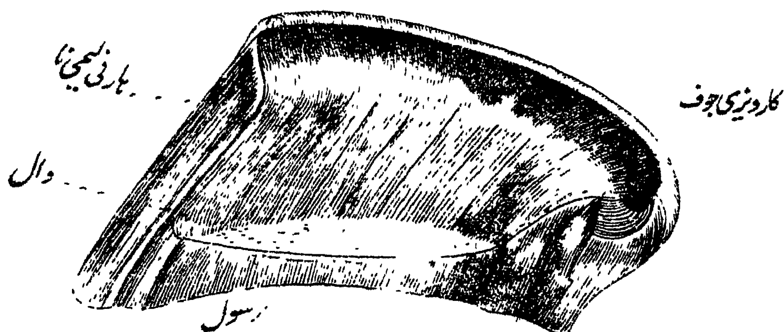
اگرچہ معمولی مُبصر کو سُم اوپر سے نیچے تک برابر سخت معلوم ہوگا۔ لیکن اگر دیر تک پانی میں بھگوئے رکھیں تو بآسانی اُس کے تین علیحدہ علیحدہ حصے کئے جا سکتے ہیں۔ اور اُن تین حصوں کے نام فروگ فروگ اسول یعنے دِلآ فراگ یعنی تپلی اور وال یعنے دیوار سُم ہیں۔

دیوار سُم دیوار سُم سے مُراد سُم کے اُس حصے سے ہے جو پیر کے سطح زمین پر ہونے کے وقت دکھلائی دیا کرتا ہے۔ یہ پیشین حصہ پاؤں اور اُس کی جانبین کو ڈھکتا ہے یا کارونٹ سے نیچے خفیف سا باہر کو پھیلا رہتا ہے جس سے اُس کی زیرین گولائی یا محیط بالائی محیط سے بڑا ہوتا ہے۔ یہ حصہ سامنے کی طرف سے بہت بلند اور ٹیڑھا ہوتا ہے اور جوں جوں پیچھے کو گذرتا جاتا ہے اُس کی بلندی وغیرہ کم ہوتی جاتی ہے پھر ایڑیوں کے جانب یہ دیوار اپنے اندرون پر مڑکر پیر کے مرکز کی جانب آگے کو گذرتی ہوئی سول کی بناوٹوں میں جا کر گم ہو جاتی ہے اور اس کے مُڑے ہوئے سرے اصطلاح انگریزی میں "بارس" کہلاتے ہیں جو دو کام دیتے ہیں یعنے دیوار کی برداشت کرنیوالی سطح کو بڑھاتے ہیں اور ہر جانب ایک حصہ سول پر منطبق آتے ہوئے اُس مقام اتصال کو جہاں کہ وہ دیوار سُم کے بقایا حصہ سے ملتی ہے خوب منجمد کر دیتی ہیں۔ یہ "بارس" کندوں کا کام دیتی ہیں جس سے ایڑیوں کو سکڑنے نہیں دیتی

چنانچہ جب یہ کاٹ دی جاتی ہیں تو سُم کے سُکڑاؤ کو باز رکھنے والی ساخت ضائع ہو جاتی ہے۔ لہذا انہیں بڑھنے دو تاکہ یہ قدرتی طور پر ابھری رہیں۔ دیوار سُم کا زیرین کنارہ پاؤں کی برمی برداشت کرنے والی سطح کو بناتا ہے جو سول کو محسور رکھنے کے باعث عموماً زیادہ اُبھری ہوئی ہوتی ہے۔ زیادہ بڑھے ہوئے پیر میں زیرین کنارہ دیوار اکثر نیچے کی جانب کچھ فاصلہ تک پھیلا ہوا ہوتا ہے اور تب اُس کے جانب اندروں پر ہارنی لیمنی جو اندرون سُم محسور کرنے والے حصّوں سے ملحق رہتی ہے ظاہر ہونے لگتی ہے۔

جبکہ ریتنے کے ذریعہ دیوار سُم کا زیادہ بڑھا ہوا حصّہ چھیل کر اُسے سول کی سطح کے ہموار کر دیا جاتا ہے تو ان دونوں کا اتصال ایک سفید لکیر سے ظاہر ہو جائیگا اور یہی ہلکے سُم کی لکیر جو سول کو وال سے ملاتی ہے اکثر اس بات کی رہنما ہوتی ہے کہ کس قدر سُم چھیلنا مطلوب ہے مگر یہ رہنمائی خطرناک ہے کیونکہ بہت سے پیر اسی طرح محفوظیت سے نہیں گھٹائے جا سکتے کہ تمام برداشت کرنے والی سطح پر دکھلائی دینے لگیں۔ دراصل یہ مان لینا چاہئیے کہ اس سفید لکیر کا سول کے گرد صاف نظر آنا اس بات کی دلیل ہے کہ پیر کو بہت زیادہ چھیل دیا گیا ہے۔

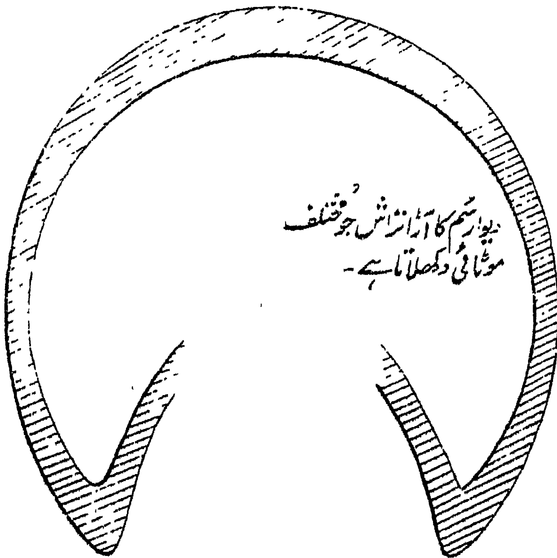
شکل نمبر ۳۔ نصف پاؤں مع اندرونی ساخت سُم



اگر ہم دیوار سم کو علیحدہ کردیں تو اُس کی اندرونی سطح میں بہت سے پتلے پتلے سینگ کے اُبھار دکھائی دیں گے جو اوپر سے نیچے کو جاتے ہوئے ایکدوسرے کے متوازی ہونگے۔ ان کو ہارنی لیمینا کہتے ہیں جن کی تعداد پانصد سے چھ سو تک ہوسکتی ہے اور زندہ پیرمیں علی الترتیب ہوتے ہیں۔ دیکھو شکل نمبر ۳۔

دیوار کے اندرون بالائی محیط کے گرد ایک دباؤ یا جوف ہوتا ہے جس میں بیشمار چھوٹے چھوٹے شق یا شگاف ہوا کرتے ہیں۔ یہ زندہ پیر کے ایک حصہ کے متعلق ہوتا ہے جسے کارونیری بینڈ کہتے ہیں اور جو پھر بھی دیکھا جائیگا۔

دیوار سم کی تقسیم سے اُس کی موٹائی میں ہم بہت اختلافات دیکھ سکیں گے شکل نمبر ۴۔ مثلاً یہ کہ بجانب ٹو وہ بہت ہی زیادہ موٹی ہے۔ جو رفتہ رفتہ ایڑیوں کی جانب پتلی ہوتی جاتی ہے۔ اور اس طرح ایک حصہ کو توڑ گڑ اور گھسنے سے محفوظ رہنے کے لئے انجماد اور طاقت بخشتی ہے اور دوسرے حصہ کو جنبش سے بچاتی ہے۔ شکل نمبر ۴

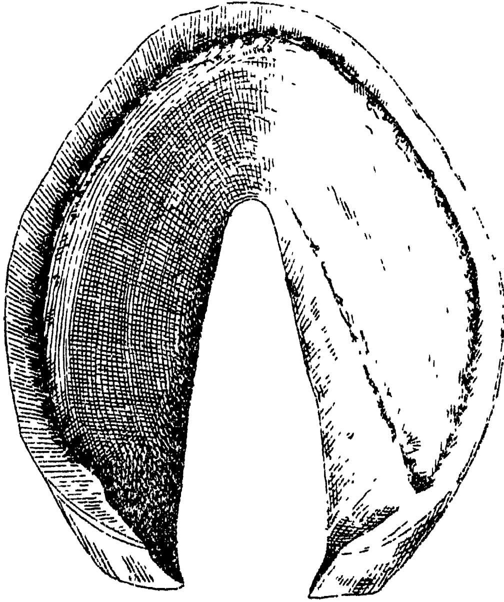


دیوار سُم کی ساخت ریشہ دار ہوتی ہے اور یہ ریشہ ایک دوسرے کے متوازی رہتے ہیں۔ اور ان میں بھی پیشین حصہ کے موافق ویسے ہی جھکاؤ ہوتے ہیں اگرچہ دیوار سُم کی موٹائی سامنے سے پیچھے کو بہت مختلف ہوتی ہے لیکن اوپر سے نیچے کو یکساں ہی ہوا کرتی ہے اور کارونٹ سے اپنے محیط زیرین تک یکساں موٹائی قایم رکھتی ہے۔

دیوار کے طبقات باہر کی جانب بہت ہی سخت ہوتے ہیں جو اندرونی سطح تک پہنچتے ہوئے ملائم ہو جاتے ہیں۔ اس کا باعث یہ ہے کہ بیرونی طبقات رگڑ وغیرہ کے برداشت کرنے کو سخت بنے ہیں۔ یا یوں کہو کہ قدرت نے یہ ایک سادہ اور نہائت ضروری سامان محفوظیت مہیا کیا ہے جس میں ہرگز خلل اندازی نہ کرنی چاہئیے کیونکہ صدمات وغیرہ کو برداشت کرنے کے علاوہ بیرونی طبق کی موٹائی سے اُسکے اندرونی طبقات بھی محفوظ رہتے ہیں۔ اس سے تمام دیوار سُم نرم اور کرخت رہتی ہے جو سینگ کو مضبوط اور لچکدار بنائے رکھتی ہے۔

سول۔ سُم کے اُس حصہ کو جو تلے کا کام دیتا ہے اصطلاح انگریزی میں سول کہتے ہیں۔ یہ دیوار سُم کے کنارہ زیرین میں واقع ہوتا ہے اور خفیف سا محرابدار بھی ہوتا ہے تاکہ سخت اور ہموار سطح میں اُس کے مرکزی حصہ پر بوجھ نہ پڑے شکل نمبرہ۔ سول کا موخر حصہ ایک سہ گوشہ حصہ میں منقسم رہتا ہے جو فراگ یا پُتلی کا مقام ہے۔ اس طرح اُس کے اجزا ہیں ایڑیوں تک دو زاویہ دار حصہ ہوتے ہیں۔ جو بارس اور وال کے درمیان رہتے ہیں اور سالم (سول) کُل کا کُل قریباً ایک ہی موٹائی کا ہوتا ہے مگر محیط کے گرد قدرے زیادہ موٹائی کے باعث وال کے ساتھ خوب مضبوطی سے ملحق رہتا ہے۔ اور اندرونی سطح باریک غار دار ہوتی ہے جو بجانب ٹو اور اُس کے کنارے کے گرد

شکل نمبر ۵



سول جس میں سے فراگ علیحدہ کر دیا گیا ہے

بہت ہی زیادہ واضح ہوا کرتی ہے۔ جو حصہ سید ھا ٹیلی سے علاقہ رکھتا ہے اُس میں بہت کم شق ہوتے ہیں نیز ہم معلوم کریں گے کہ تمام سطح اُن زندہ حصوں سے ملی ہوئی ہوتی ہے جن سے کہ وہ لگتی ہے۔

سول کی بناوٹ بھی دیوار سُم (دوال) کی طرح ریشہ دار ہوتی ہے مگر یہ ریشے اُس سے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں لیکن اُس کے ریشوں کی طرح اُسی سمت میں نیچے اور آگے کو جاتے ہیں۔ اِس کے بھی بالائی اور بیرونی پرت بہت سخت ہوتی ہیں جو گہرے طبقات کو صدمہ سے محفوظ رکھتے ہیں۔

فراگ سُم کے سب سے چھوٹے تراش کو فراگ یعنی تیلی کہتے ہیں جو سہ گوشہ ٹکڑا ہوتا ہے اور جس سے "بارس" کی درمیانی جگہ پُر ہوتی ہے۔ شکل نمبر ۱ اس کا چوڑہ پیندا گول اور اُبھار دار ہوتا ہے۔ **پوائنٹ آف فراگ** یعنی بہت ہی سخت مقام آگے کی طرف سول کے مرکز تک پھیلا رہتا ہے۔ اگرچہ **فراگ**



مذکورہ بارس کے مابین رہتی ہے مگر صرف اُس کے بالائی کنارے سے لگی ہوئی ہوتی ہے اور اُسکے جانبین آزاد اور علیحدہ رہتے ہیں اس طرح پر ہر جانب ایک گہرا شگاف بن جاتا ہے جس سے فراگ پر دباؤ ڈالنے سے پیر کے جانبین پر پورا زور دیئے بدوں ہی اُس کے اطراف پھیل جاتے ہیں کیونکہ فراگ (ڈیلی) لچکدار ہوتی ہے اور دباؤ سے ضرور پھیل جانی چاہیئے اگر فراگ اور بارس کے مابین یہ مقامات موجود نہ ہوتے تو جبکہ فراگ پر گھوڑے کا بوجھ پڑتا تو مینے کے سبب سے اُس کا پیر مجروح ہو جایا کرتا یعنی یا تو اندر کی زندہ ساختیں کچلی جایا کرتیں یا ایڑیں دب کر علیحدہ ہو جایا کرتیں ۔

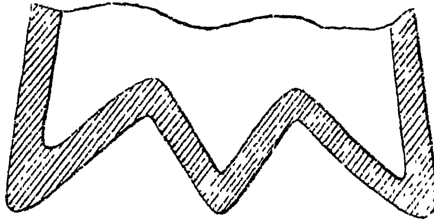
فراگ کے مرکز میں ایک دباؤ سا ہوتا ہے جسے کلفٹ کہتے ہیں جو سینگ کے دوہرا ہو جانے کے باعث پیدا ہو جاتا ہے ۔ اور بہت کم نعلبندی شدہ پیر ایسے ہونگے جن میں یہ قدرتی شکل رکھتی ہو ۔ یہ کلفٹ کھلی اور گول ہونی چاہیئے جو دو کام آتی ہے یعنے ایک تو فراگ کو متحرک رکھتی ہے دوسری سطح کو شکست کر دینے کے باعث ہموار زمین پر مضبوطی سے پاؤں کو جمائے رکھتی ہے ممکن ہے کہ ڈیلی یا فراگ کے اُبھار کو کوئی ناواقف مشاہدہ کار ایک موٹی اور منجمد ڈلی خیال کر لیوے اور میری رائے میں اُس کو بار بار کچل ڈالنے کا سبب بھی یہی غلطی ہو سکتی ہے ۔ یہ صرف سینگ کا ایک پرت اندرونی بناوٹوں کے بعد ہوتا ہے جو اسی طرح اُبھری ہوئی اور بے قاعدہ سطح کی ہوتی ہے ۔

اشکال نمبر ۷ و ۸ - جن میں شکل نمبر ۷ تو فراگ کی نوک کی تقسیم کو دکھلاتی ہے اور شکل نمبر ۸ کلفٹ کی تقسیم کو۔

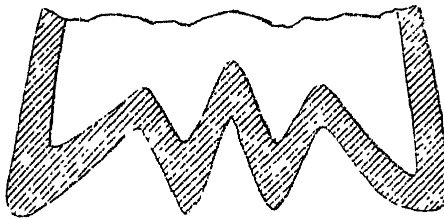
فراگ بھی اگرچہ سم کے دیگر حصص کے موافق تو نہیں مگر کچھ ریشہ دار ہوتی ہے اور اس کے بڑے بڑے اوصاف کرختگی اور لچک ہوتے ہیں۔

تراش بجانب پوائنٹ آف فراگ

شکل نمبر ۷

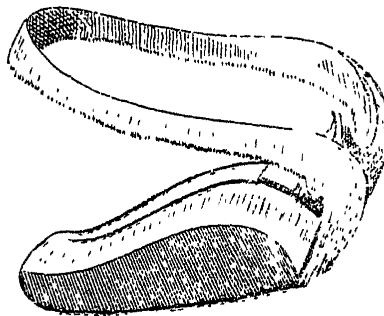


شکل نمبر ۸



تراش بجانب کلفٹ

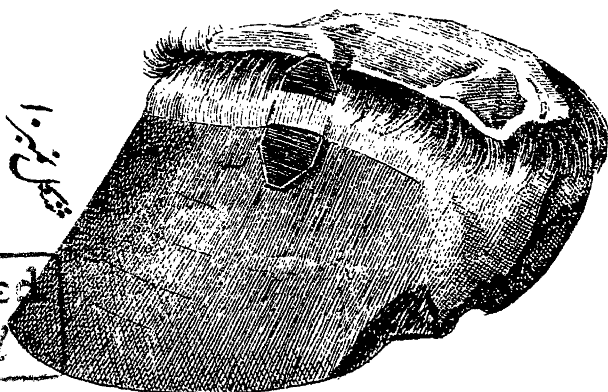
شکل نمبر ۹



فراگ بینڈ - ایڑیوں کی جڑ کو علاقہ دیتی ہوئی ہلکے رنگ کی سینگ دار پرت جو فراگ کے ساخت سے اجزاء باقی ہوئی دکھلائی دیا کرتی ہے یا جو دیوار سم کے بالائی حصہ کے گرد پھیل کر اس مقام کو محصور کر لیتی ہے یا جو دیوار سم

کے بالائی حصہ کے گرد پھیلکر اُس مقام کو محصور کرلیتی ہے جہاں کہ سُم بالوں سے اتصال پاتا ہے فراگ بینڈ کہلاتی ہے۔ یہ خشک سُم پر مشکل سے دیکھ پڑیگی مگر جبکہ پیر کو پولش لگائی جاتی ہے یا جبکہ گھوڑے ترچرا گاہوں یا زمینوں میں پھرتے رہتے ہیں تو اچھی طرح دیکھی جاسکتی ہے۔ شکل نمبر ۹ میں تو یہ فراگ کے متعلق دکھلائی ہے اور شکل نمبر ۱۰ میں وال سے اُٹھی ہوئی۔ حالانکہ ان دونوں

ایک چھوٹی سی کیل لگانے کے ذریعہ فراگ بینڈ کو دیوار سُم سے علیحدہ کرکے دکھلایا ہے



شکلوں میں اس کا نقشہ ایک تنگ بینڈ کو ظاہر کرتا ہے مگر درحقیقت یہ تنگ نہیں ہے بلکہ نیچے کی جانب سُم پر کتنے ہی فاصلہ تک دیکھا جا سکتا ہے مگر نیچے اُترنے میں رگڑ کھا کر گھِستا رہتا ہے اور یہ بناوٹ خاص محدود دل سے جو دیوار سُم کے ٹھیک بالائی کنارے پر واقع ہوتے ہیں۔ پیدا ہو ہو کر جلد اور سُم کے مقام اتصال پر ایک بیرونی محفوظ پرت بن جاتی ہے چنانچہ اس کی بناوٹ بھی کچھ کچھ جلد اور سینگ کے مابین ہی ہوتی ہے۔ اسکو چھیلنا نہیں چاہئے نو پیدا شدہ سینگ کو تبخیر سے بھی یہ ہی بچاتی ہے اور سُم کے جلد کیساتھ اتصال پانے کے مقام پر بیرونی غلاف کا کام بھی دیتی ہے۔

سینٹوفٹ یعنی زندہ پیر کی کیفیت

اگر ہم کسی مُردہ گھوڑے کے پیر کو ایک یا دو ہفتہ تک پانی میں بھگوئے رکھیں تو اندرونی ٹشوز کو ضرر پہونچنے کے بدون ہی سالم سُم اُتر آئیگا اور اس طرح پر سنسٹوفٹ "یا کوئیک" نظر آنے لگتا ہے جس میں اندرون سُم کی ٹھیک ٹھیک حالت دیکھی جا سکیگی۔ زندہ پیر میں ریشہ دار ٹشو کی پرت ہوتی ہے جو استخوان اور دیگر مرکز نبانے والی ساختوں پر پھیلی رہتی ہے اس میں بشیار خونی رگیں اور اعصاب ہوتے ہیں جو اسکے دو چند کام کے لئے ازبس ضروری ہیں یعنی سینگ کے بڑھاؤ کے لئے اور پیر کے حسدار عضو کے لئے بھی کو سینگ میں دراصل حس نہیں ہوتی تاہم اگر ذرا بھی گھوڑے کے سُم کو چھوتے ہیں تو جانور فوراً اُسے جان لیتا ہے جسکا سبب یہ ہے کہ چھونے کے اثر کو حس دار پیر محسوس کریگا۔ زندہ گھوڑے میں اگر کوئیک کو کوئی صدمہ پہونچے تو بہت ہی تکلیف کا باعث ہوگا۔ اور اگرچہ بیماری میں یہ طاقت حس ایک خطرناک بات ہے مگر تندرستی میں ایک بڑی ضروری چیز ہے کہ موٹے سینگ کی تہ میں بھی گھوڑا جس سطح پر کھڑا ہو یا حرکت کرتا ہو اُسکی خاصیت کو تمیز کرلیگا۔ اور اسے چھونے کی حس یعنی ٹیکٹل فنکشن" کے لئے پیر کو قدرت نے اس قدر اعصاب عطا فرمائے ہیں۔

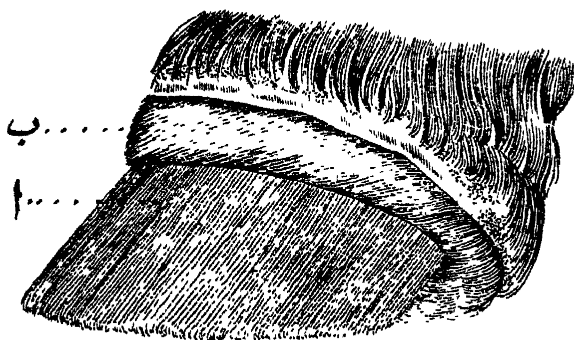
یہ بات ہر ایک نعلبند پر واضح ہوگی کہ کوئیک" کے ذرا سے زخم سے بھی کتنا بشیار خون بہہ جاتا ہے اور ظاہر بھی ہے کہ جس حصّہ میں اتنی خونی رگیں ہوں اُس میں سے تو خون نکلیگا ہی۔ اور یاد رہے کہ یہ خون معمولی طور پر ضایع

کرو دینے کے لئے یا ہر ایک ٹشو کی مرمت کے لئے نہیں مہیا کیا گیا ہے بلکہ ایک خاص غرض یعنے پیدائش سینگ کے لئے مخصوص ہے۔ زندہ پیر سُم کو پیدا کرنے والی ساخت اور سینگ کے متواتر بڑھاؤ اور اسکی نئی پیدائش کا مخزن ہے۔ یہ بہت ہی صحت کیساتھ سُم کی اندرونی شکل سے مطابقت رکھتا ہے۔ اور جیسکہ ہم سُم کی تقسیم ابھی بیان کر آئے ہیں اس موقعہ پر اسکی ساخت وغیرہ بتلاتے ہوئے **سنسٹو فراگ سنسٹو سول** اور **سنسٹو لیمینا** کا حال قلمبند کر دینا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ ان میں سے ہم آخرالذکر کی تفصیل سے شروع کرتے ہیں۔

سنسٹو لیمینا۔ دیوار سُم کے اندر سینگ کی پتیوں سے ملی ہوئی زندہ پیر میں ایک باریک باریک اور باہم متوازی پتوں کی ترتیب دکھلائی دیگی جسے سنسٹو لیمینا کہتے ہیں (شکل نمبر ۱۱) سُم کے پیر پر ہونے کیوقت **ہارنی لیمنی** ان کے مابین رہتی ہے جو گویا ایک قسم کی درمیانی الحاق کا کام دیتی

شکل نمبر ۱۱

پیر پر سے سُم اتر جانے کے بعد (ا) سنسٹو لیمینا کو اور (ب) کارونیری بینڈ کو ظاہر کرتا ہے۔



جو دیوار اور زندہ پیر کے درمیان ایک بڑا مضبوط اتصال پیدا کرتی ہے

اگر زندہ گھوڑے میں دیوار سم کو ہٹا کر لیمینا کو برہنہ کر دیا جاوے تو معلوم ہو جاویگا
کہ ان میں ایک قسم کا سینگ پیدا کر دینے کی طاقت ہے اور سخت ریشہ دار سینگ
مثل دیوار کے تو پیدا نہوگا بلکہ ایک نرم ساخت کا سینگ پیدا ہو جاتا ہے اور
بحالت تندرستی یہ عمل بہت تیز تو نہیں ہوتا مگر ہوتا ضرور ہے جو بعض امراض کے
وقت بہت ظہور میں آیا کرتا ہے لیمی نائٹس کی بیماری میں دیوار سم بجانب ٹو
اکثر آگے کو نکلکر لیمینا سے پیدا شدہ سینگ کے اجتماع سے بیڈول ہو جایا کرتی
ہے دیکھو بیان لیمی نائٹس علم و عمل فن جراحی اسپان صفحہ ۹۰ بعض حالات
میں جبکہ بہت عرصہ تک کسی مریض کو سینڈ کریک رہا ہو تو لیمینا کی خراش سے بہت
زیادہ رطوبت پیدا ہو ہو کر ایک سینگ کی رسولی سی بن جاتی ہے۔ زندہ لیمینا
کے دو کام ہیں ایک تو دیوار کے ساتھ جڑے رہنے کے لئے مضبوط مصالحہ
پیدا کرنا دوسرے سینگ بنانا۔ ایک بیرحمی کے تجربہ سے یعنے زندہ گھوڑے
کی ہارنی سول اور فراگ کو کاٹ کر جبکہ اُسے کٹے ہوئے پاؤں سے کھڑا رکھا
گیا تو یہ ثابت ہو گیا ہے کہ اکیلی لیمینا ہی جانور کا بوجھ برداشت کرنے کو کافی
ہے۔ لہذا اس سے تو یہ ثابت ہو گیا ہے کہ لیمینا ہی ہمیشہ بوجھ کو برداشت کرتی
ہے نیز یہ کہ گھوڑے کے پیر کو اس ملانے والی لیمینا کے ذریعہ معلق لٹکا ہوا کہہ
سکتے ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ فراگ اور سول بھی بوجھ کے برداشت
کرنے میں مدد دیتی ہیں اور سم سب کا سب کام کرتا ہے جس کا ہر ایک حصہ اپنے
اپنے حصہ کا بوجھ حسب مقدار بلا توصل برداشت کرتا ہے سنٹو لیمینا لچکدار
نہیں ہوتی بلکہ نہ دبنے والی ہوتی ہے اور کوئی چیز نیچے کو بالکل نہیں جھکنے پاتی
جس کا سول پر بہت زیادہ دباؤ پڑتا ہو۔

کارونیری بینڈ۔ (لفظ ب سے جو شکل نمبر ۱۱ دکھلایا گیا ہے) سنٹو لیمینا سے

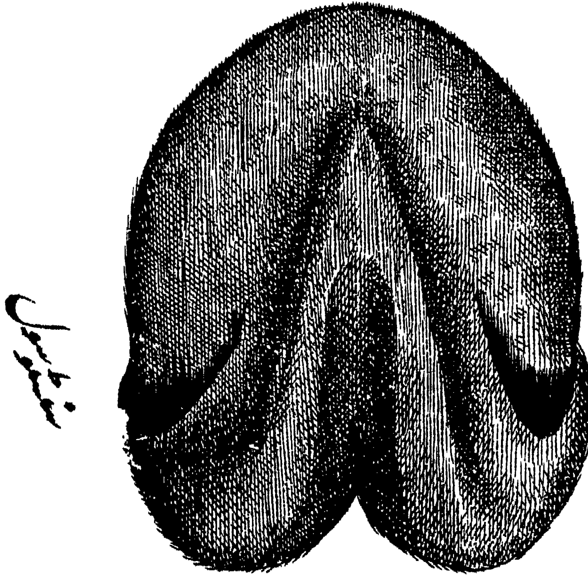
جاندار پیر کے تمام ڈھلوان حصص نہیں ڈھکے جاتے بلکہ اُن کی بالائی حدود اور
اُس لکیر کے مابین جو جلد کو جاندار پیر سے علیحدہ کرتی ہے ایک محدب بینڈ ہوتا ہے
جو پیر کے بالائی کنارے کے گرد گذرتا ہوا ایڑیوں کی جانب نیچے کو اور آگے
کی طرف چلا جاتا ہے۔ اس کو کارونیری بینڈ کہتے ہیں جو اُس جوف سے ملتا
ہے جس کا دیوار سُم کے بالائی کنارے کے اندرونی سمت میں اوپر ہو کر آئے
ہیں اس کی سطح پر بیشمار چھوٹے چھوٹے اُبھار یا پے پیلا ہوتے ہیں جو زندہ جانور
میں اُن شگافوں میں ٹھیک آجاتے ہیں جو دیوار کے جوف پر ہوا کرتے ہیں چنانچہ
اِن میں سے ہر ایک پے پیلا سے ایک ریشۂ سینگ اُگتا ہے اور اُن کے
درمیان کی سطح سے ایک نرم قسم کے سینگ کا مادہ بنتا ہے۔ اور انہی دونوں
پیداوار کے باہمی ملاؤ سے وال یعنی دیوار سُم کے اجزاء بنتے ہیں۔ لہذا کارونیری
بینڈ کو ایک ضروری ساخت سمجھنا چاہیئے کیونکہ اسی مقام سے وال پیدا ہوتی
ہے لہذا اسی بینڈ کی تندرست حالت پر وال کی صحت موقوف ہوتی ہے جس کی
کاملیت میں دخل اندازی کرنے سے وال میں نقص اور بدوضعیاں ضرور پیدا
ہو جائیں گی۔

سنٹوسول (شکل نمبر ۱۲) "کوئک" کے اُس حصہ کو جس کیساتھ سول ملحق ہوتی
ہے سنٹوسول کہتے ہیں۔ اُس کی سطح بھی کارونری بینڈ کی طرح پے پیلا سے
پُر ہوتی ہے مگر یہ بہت چھوٹے ہوتے ہیں جو کچھ کچھ مخمل یا سمور کے موافق دکھلائی
دیا کرتا ہے۔ ان سے سول کے سینگ والے ریشے بنتے ہیں جو سُم کی زمین پر
رہنے والی سطح کو مضبوطی بخشتے ہیں۔

سنٹوفراگ۔ بناوٹ کے لحاظ سے تو یہ بھی سنٹوسول کے مشابہ ہی ہوتی ہے
مگر اِس کے پے پیلا بہت چھوٹے چھوٹے ہونے کے باعث اِس کی سطح اُس کی

نسبت چکنی اور صاف ہوتی ہے۔ فراگ یا تپلی کی بقاعدہ سی اُبھری ہوئی سطح
مع کلفٹ اور اُس کے ہر دو جانب کی جگہ کے ٹھیک سنٹو فراگ کے اوپر
پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ ایک دوسرے کے ساتھ ڈھانچہ بناتی ہے سنٹو فراگ
اور جاندار پیر کے دیگر حصص کے مابین ایک فرق ہوتا ہے جو اس موقعہ پر
بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ اُستخوانہائے پا سے
ملحق نہیں ہوتی اور گو اُس کی نوک ہڈی سے لگی ہوئی ہوتی ہے مگر کافن بون

شکل نمبر ۱۲



کے مؤخر شاخوں کے مابین واقع ہوتی ہے جس کا پینیدا مُلائم نشو کا مجموعہ ہوتا ہے
جس کی ایک ضروری گدی بنتی ہے اور اس کا ذکر بعد میں کیا جائے گا۔

سُم کا بڑھنا

جیسے کہ جانور کے جسم کے ہر ایک حصہ میں تغیر ہوتا رہتا ہے اسی طرح سُم میں برابر

تبدیلی ہوتی رہتی ہے مثلاً گھستے اور رگڑسے ضائع شدہ سُم بڑھ کر پھر ویسا ہی ہوجاتا ہے۔ مگر جبکہ پیدائش سُم کی نسبت اُس کا گھساؤ بڑھ جاتا ہے تو پاؤں پر سینگ نہیں رہتا جس سے لنگ پیدا ہوجاتی ہے۔ ایسا ہی جبکہ پیدائش سُم زیادہ ہوتی ہے تو حد اعتدال سے دراز ہوجائیگا اور بعض حصص پاؤں میں بہ نسبت دیگر حصص کے زیادہ بڑھ جاؤ سے تکلیف ہوا کرتی ہے مثلاً جبکہ ایڑیاں اعتدال سے زیادہ اونچی ہونگی تو فراگ چھوٹی اور کمزور ہوجائے گی۔ گویا قدرتی طور پر گھوڑے کا پاؤں بحالت اعتدال رہنا چاہیئے یعنے جملہ حصص مناسبت سے رہیں۔ سخت زمین پر سُم جیسا بڑھتا ہے ویسا ہی جلد گھس بھی جایا کرتا ہے اور نرم زمین پر وہ کچھ عرصہ تک کم گھسنے کے باعث معمول سے زیادہ تو بڑھ جائیگا مگر پھر نرم سُم خود بخود ٹوٹ کر گر جاتا ہے۔ مزروعہ زمینوں میں جنکی حد بندی ہوئی ہوتی ہے گھاس والی زمینوں پر بھی سُم کی معتدل قسم کی تشکل تشخیص نہیں ہوسکے گی۔ جبکہ گھوڑوں کو بلا نعلبندی کے چھوڑ دیا جاتا ہے تو تا وقتیکہ چراگاہ فراخ نہ ہو اور چند ماہ تک چراگاہ میں نہ رہنا پڑے پیروں کو بلا حفاظت کے نہ رہنے دیں (زیادہ بڑھے ہوئے سُم میں یاد رہے کہ نعلبندی شدہ پیروں کے سُم چار یا پانچ ہفتہ میں زیادہ بڑھ جاتے ہیں) اور حصوں کی نسبت ٹو کی طرف کا سینگ بہت بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ جو اُس طرف دیوار سُم کے ترچھے رُخ ہونے کے سبب سے اور اس باعث سے ہوتا ہے کہ سُم کے سینگ دار ریشے نیچے کو عموماً نہیں بڑھتے۔ بلکہ آگے کو ٹیڑھے بڑھا کرتے ہیں۔ جبکہ سُم کو قدرتی گھساؤ سے باز رکھا جائے تو بڑھتے بڑھتے ٹو کے دراز ہوجانے سے پیر کی بیرنگ سطح بھی آگے کو نکل جاتی ہے۔ جو اب اپنے بالائی عضو سے ملحق رہتی ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ بلا تناسب کے پیر کا تمام ٹانگ کی حالت اور اُس کے قدم پر بہت

خراب اثر پڑا کرتا ہے۔
دیوار سم کے بڑھاؤ مختلف گھوڑوں میں بہت مختلف ہوا کرتے ہیں۔ جو بیرونی حالات سے ماؤف بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ چنانچہ تخمیناً اوسط درجہ کی اچھی وال تین ماہ میں قریباً ایک انچ بڑھ جاتی ہے۔ اور قریباً دس سے پندرہ ماہ کے اندر کامل سم برآمد ہو جاتا ہے۔ تھان میں بندھے رہنے کی نسبت ورزش کرنے والے گھوڑے کا سم بہت بڑھا کرتا ہے۔ بخار آور امراض میں سم کا بڑھاؤ بند ہو جاتا ہے اور دوران کی بیقاعدگی سے سم میں کنارے سے بن جاتے ہیں جن میں سے ہر ایک کارونٹ سے شروع ہوتا ہوا بڑھتے ہوئے سینگ کیساتھ نیچے پہنچتا پہنچتا آخر کش سم دکھلائی دینے لگتا ہے جو آڑے رخ گذرنے والے ایک دوسرے کے متوازی چھلوں سے شناخت کیا جاتا ہے۔ یہ چھلے خود گھوڑے کے لئے تو باعث تشخیص نہیں ہوتے بلکہ بڑھاؤ کی بیقاعدگیوں کو ظاہر کرتے ہیں جو کسی بیماری یا لنگ کے باعث پیدا ہوئی ہوں۔
نعلبندی شدہ پاؤں پر بوجھ پڑنے سے سینگ کا بڑھاؤ ماؤف ہو جاتا ہے اور جبکہ دیوار سم کے کسی حصہ نعل پر دباؤ نہیں پڑتا تو وہ حصہ بہ نسبت باؤدار حصہ کے بہت جلد بڑھتا ہے۔ اور ایسا اُس وقت دیکھا جاوے گا جبکہ نعل ایسا لگا ہوا ہو کہ ایڑیوں کا دباؤ بلا توسل نعل پر نہ پہنچ سکے نیز جبکہ دیوار کا کوئی حصہ کوارٹرس کی جانب شکستہ ہو۔ علاوہ بریں اُس وقت بھی یہ ہی وقوعہ ہو گا جبکہ کسی خاص مقام پر سے بوجھ اُٹھانے کے باعث وال کے کنارے کا کوئی حصہ چھیل یا ریت دیا جاوے۔ الغرض ایسے تمام حالات میں جبکہ نعل کو گھسے ہوئے ایک ماہ ہو چکتا ہے تو یہ ثابت ہو گا کہ اُس مقام کا سینگ جہاں کچھ بوجھ نہیں پڑتا تھا بہت جلد بڑھ گیا ہے اور نعل اُتار دینے کے

بعد جس حصہ سینگ پر سے کہ دباؤ اُٹھ گیا ہے اب نعل کے برعکس دیکھا جاویگا۔
ایسا کوئی لیپ وغیرہ نہیں ہے کہ جس سے سُم کا بڑھاؤ جلد وقوع میں آوے
لیکن اگر دیوار سُم کا جلد بڑھانا مطلوب ہو تو اُس حصہ کی تحریک کے ذریعہ جس سے
یہ دیوار نکلتی ہے ہم ایسا کر سکیں گے۔ یعنی کارونیری بینڈ کی تحریک سے وال
کو جلد بڑھا سکتے ہیں۔ نیز کارونٹ پر ایک ہلکا سا ضماد کرنے سے بڑھاؤ کی
تیزی کو بہت ترقی دے سکتے ہیں۔ مگر دیوار سُم کی سطح پر کسی قسم کا لینی منٹ
بھی اُس کی پیدائش کے لئے ذرا مفید نہ ہوگا۔ اگرچہ یہ ممکن ہے کہ اُس کے
استعمال سے اُس کی شکل بدل جاوے اور خشکی و خستگی رفع ہو جاوے۔
سول بھی بالکل دیوار سُم کے موافق بڑھتا ہے مگر اُس کے گھسنے کا طریق اس
سے بالکل مختلف ہے۔ سو وہ کبھی اتنا زیادہ بڑھا ہوا نہیں دیکھا جائیگا جیسا کہ
بعض حالات میں دیوار سُم بڑھی ہوئی دیکھی جا سکتی ہے۔ دیوار سُم کی سخت اور
کرخت ساخت اگر سڑکوں پر یا خشک و سخت سطوحات کے رگڑ سے بھی نہ گھس جائے
گی تو بڑھ کر بہت دراز ہو جائے گی۔ اور جبکہ یہ بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ تو
عموماً ریشوں کی سمت میں پھٹ جاتی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر علیحدہ ہو جاتی ہے۔ اور
بہت بڑھے ہوئے سول میں چھال کی طرح اُتر جانے کی رغبت ہوتی ہے۔ جو خشک
اور خستہ ہوئے بغیر اپنی اصلی موٹائی سے بہت زیادہ کبھی نہیں بڑھتی اور تب
گھوڑے کی رفتار سے ٹوٹ کر گر پڑتی ہے فراگ بھی جبکہ زمین پر لگتی رہتی ہے
پاش پاش ہو کر گھس جاتی ہے۔ اور جو فراگ زمین پر نہیں لگتی خشک ہو جاتی ہے
جس سے بعض وقت ایک بڑی اگلی تہہ اُتر پڑتی ہے۔ اگرچہ پاؤں کی سُم دار
تقسیم میں سے فراگ سب سے ملائم ہوتی ہے تاہم رگڑ وغیرہ کو دیگر حصوں کی طرح
برداشت کر سکتی ہے اور لچکدار ہونے کے باعث۔ اور اس باعث سے کہ ملائم

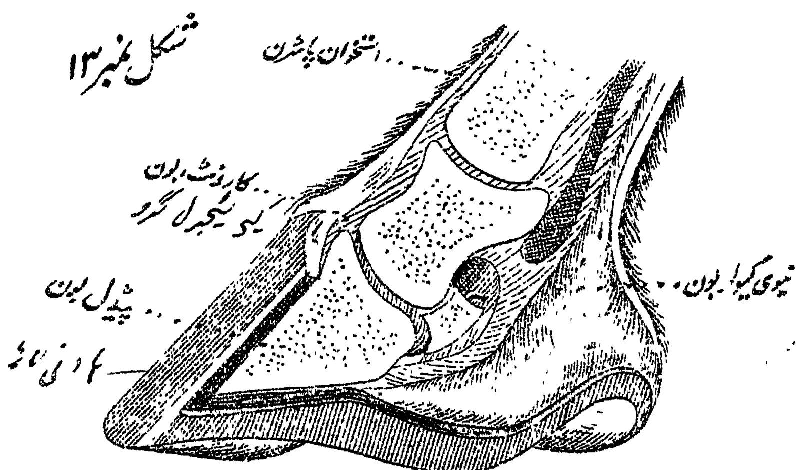
ٹشو پر رہتی ہے ہر قسم کا دباؤ کو بھی جھیل لیتی ہے اور زیادہ جہت کو بارس اور وال کے سخت ترسینگ پر ڈال دیتی ہے۔ فراگ کا بڑھاؤ بہت کچھ دیوار سُم کے پچھلے حصوں کی شکل پر منحصر ہوتا ہے۔ اور جب ایڑیاں زیادہ بڑھ جاتی ہیں تو فراگ سے بوجھ اُٹھ جانے کے باعث وہ ضائع ہو جاتی ہے چنانچہ اونچی ایڑیوں کے درمیان ہمیشہ چھوٹی فراگ ہوا کرتی ہے برخلاف اس کے نیچی اور کمزور ایڑیوں کی درمیانی فراگ ہمیشہ بڑی ہوتی ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ فراگ پر جتنا زیادہ بوجھ پڑے گا اتنی ہی وہ زیادہ نشو ونما پائے گی۔

خواص سُم ۔ سُم ہلکا سخت ۔ مضبوط اور لچکدار ہوتا ہے۔ اس کے مفید ہونے کی سب سے ضروری خاصیت یہ ہے کہ پیر کو محفوظیت بخشتا ہے۔ یہ سینگ مسام رکھتا ہے اور نمی کو بھی جذب کر لیتا ہے لیکن سینگ میں بہت زیادہ نمی کے جذب ہونے سے وہ کمزور ہو جاتا ہے۔ لہذا یاد رکھنا چاہیئے کہ سُم کا بیرونی سخت غلاف ہی اس کے لئے قدرتی محفوظیت ہوتی ہے اور جب اس غلاف کو ریت دیا جاتا ہے تو نمی بہت آسانی سے جذب ہو جائیگی تاوقتیکہ خشک اور سخت سطح کو رگڑ اور ٹھنڈ سے محفوظ نہ رکھا جائے گا۔ ہارن یا سینگ گرمی کیلئے بہت خراب آلہ ہے۔ گو ایسے ہی بعض ملکوں میں برف کی تاثیرات سے محفوظ رکھنے کے لئے مفید بھی ہے۔ اور کہیں کہیں گرم خشک ریت سے بھی محفوظیت بخشتا ہے۔ تندرست موٹے سُم پر اگر سرخ گرم نعل لگا یا جاوے تو اس کی اندرونی ساختوں میں بہت کم نقصان پہنچے گا البتہ یہ ضرور ہے کہ وہ صرف مناسب وقت تک لگا رہے۔ اور جس پیر کی محفوظیت ہارن کے ایک پتلے غلاف سے ہو اسپر سرخ گرم نعل بہت جلد لگا دینا چاہیئے۔ ورنہ نرم ٹشوز میں ضرر پہنچ جانے کا احتمال رہے گا۔

اُستخوان ہائے پاء

اب تک ہم نے صرف سم کے بالائی غلاف اور اُس ساخت کا بیان کیا ہے جس سے کہ پاؤں بنتا ہے۔ اور جس کے ذریعہ وہ اندرونی حصوں سے جُڑا ہوا رہتا ہے مگر کل عضو کی ترکیب کو سمجھنے کے لئے کچھ دور آگے تک کا امتحان کرنا بھی ضروری ہے مثلاً اگر کسی سم کے فٹلاک کے جوڑ سے کاٹکر دو پہلوی ٹکڑے کئے جائیں تو اس تقسیم سے تمام گہری ساختیں دکھلائی دینے لگیں گی یعنی مرکز میں تو جیسے پیر کی تینوں زیریں ہڈیاں دکھلائی دیں گی جن کو اُستخوان پاسٹرن کارونٹ پیڈل بون کے نام سے جانتے ہیں شکل نمبر ۱۳۔ اور ان ہڈیوں کے

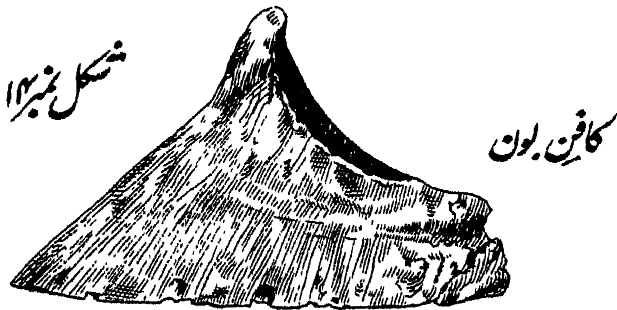
شکل نمبر ۱۳



سامنے ایک ٹنڈن (ٹس) یا سائی نیو دکھلائی دے گی جو گھٹنے کے اوپر سے آتی ہوئی پیڈل بون کے بالائی حصہ سے لگ جاتی ہے۔ اور ان ہڈیوں کی پشت کی طرف دو بہت بڑی نسیں نیچے کو گذرتی ہوئی آخر مذکورہ دو استخوانوں سے

لگجاتی ہیں اور نسیں وہ ساخت بناتی ہیں جن کے ذریعہ پاؤں حرکت کرتا رہتا ہے اور خود توانہیں سکڑنے کی طاقت نہیں ہوتی مگر یہ گھٹنے کے اوپر چپٹی رہتی ہیں یعنی پچھلی ٹانگ میں ہاک کے اوپر ایک زورآور عضلے سے جس میں سکڑنے کی طاقت ہوتی ہے لگی رہتی ہیں۔ اور ان عضلات کے سکڑاؤ کے وقت نسیں بھی گھٹنے یا ہاک کی طرف اوپر کو کھنچ جاتی ہیں جس سے پیر کو آگے اور پیچھے کیطرف کو متحرک رکھتی ہیں۔ اور تاکہ ایک استخوان دوسری استخوان پر متحرک رہے ان استخوانوں کے سرے مناسبت سے بنے ہوئے اور ایک کرّی کی تہہ سے ڈھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور حرکت کو محدود رکھنے واس غرض کے لئے کہ استخوان باہم قائم رہیں وہ لگمینٹس یا رُباط سے محصور رہتی ہیں۔ اسی طرح جوڑ بنتے ہیں پاسٹرن ہڈی پیر کی ہموارگی سے بالکل اوپر ہوتی ہے۔ کارونٹ ہڈی جزوی طور پر اندرون سم ہوتی ہے اور اُس کے و پیڈل بون کے مابین کا جوڑ بالکل اندر رہتا ہے۔

پیڈل بون۔ جس کو اکثر کافن بون بھی کہتے ہیں (شکل نمبر ۱۴) بالکل سُم کے اندر رہتی ہے اور سینگ دار خول کو پورے طور سے پُر کرتی ہے۔ یہ ایک عجیب شکل کی استخوان ہے جو پیچھے کی طرف دو نکاسوں کے ذریعہ نکلی رہتی ہے۔

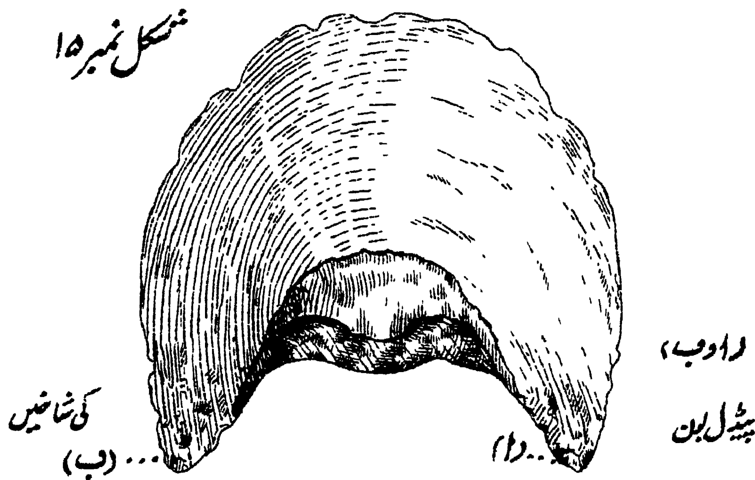


شکل نمبر ۱۴

کافن بون

شکل نمبر ۱۵- اور اس مقام سے ایڑیوں کی حدود تک دیوار رسم ہڈیوں کے ذریعہ سے نہیں سنبھلتی بلکہ کریوں کے مضبوط مرطبہ کے ذریعہ جنہیں اصطلاح میں لیٹرل کارٹی لج کہتے ہیں تھمی رہتی ہیں۔

شکل نمبر ۱۵



ناوی کیولر ہڈی - یہ ایک تنگ اور چھوٹی اُستخوان ہوتی ہے جو کافن بون کے جوڑ کے پشت کی طرف آڑے رُخ حائل رہتی ہے۔ یہ شکل نمبر ۱۳ کے منقسم حصہ میں دکھلائی گئی ہے اور اُس کی سطوحات اشکال نمبر ۱۶ و ۱۷ میں دکھلائی ہیں۔ اس کی مؤخر سطح کے اوپر پشت کی نس گذرتی ہوئی کافن بون کی اندرونی

شکل نمبر ۱۶



نیوی کیولر ہڈی کی پچھلی سطح جس پر نس گذرتی ہے۔

شکل نمبر ۱۷

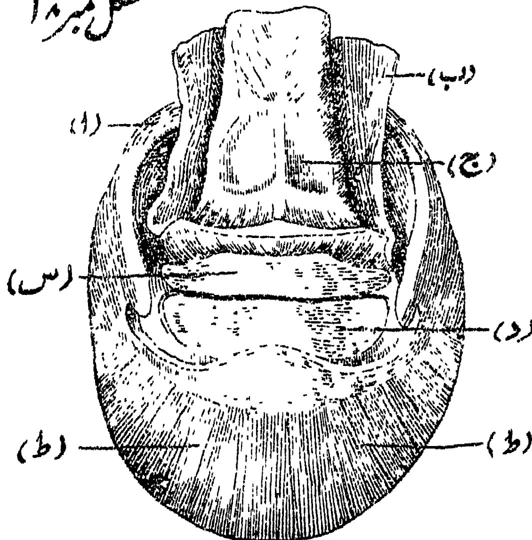


نیوی کیولر ہڈی کی جوڑ بنانے والی سطح مع کافن ہڈی

سطح سے ملحق ہو جاتی ہے۔ اُلٹی ہوئی پرگیں جب نوک، فراگ سے تقریباً ایک انچ پیچھے کو پیر میں داخل ہوتی ہیں تو جبکہ ٹنڈن میں گُھس جاتی ہیں یا نیوی کیولر ہڈی تک پہنچ جاتی ہیں تو سخت صدمات کا باعث ہوتی ہیں۔

شکل نمبر ۱۸ کے دیکھنے سے شائد نیوی کیولر بون کی حالت اچھی طرح پر دیکھی جا سکے گی۔ یہاں کہ یہ کافن اور پیک ٹنڈن کے مابین ٹھیک مقام پر دکھلائی گئی ہے

شکل نمبر ۱۸

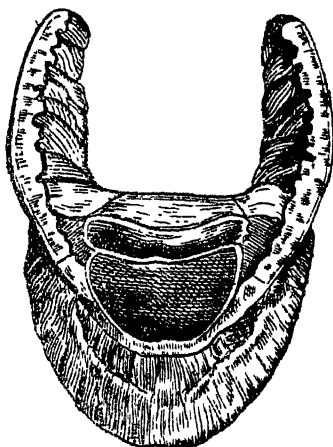


ڈیسکٹڈ پیر۔ (ط ط) سنسٹو لیمینا (د) سطح کافن بون (س) نیوی کیولر ہڈی (ج) حصۂ نس بجانب پُشت (ب) غلافِ نس (ا) پہلوی کُری کا بالائی کنارہ۔

پیر کی لچکدار ساختیں

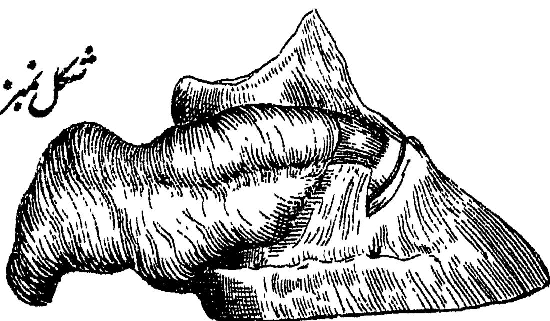
لیٹرل کارٹیلج یعنی پہلوی کُریاں۔ یہ پیر کے ہر جانب ایک ہوتی ہے جو کچھ تو اندرون سُم اور کچھ اُس کے بیرون ہوا کرتی ہے۔ یہ ملکر اُس بنیاد کو بناتی

ہیں جس پر کہ دیوار سُم کا پچھلا حصہ ڈھلا ہوا ہوتا ہے۔ اور لچکدار ہونے کے باعث پیر کے مؤخر حصوں میں کسی قدر حرکت بخشتا ہے اشکال نمبر۱۹ و ۲۰۔ اگر تمام سُم



شکل نمبر۱۹

کافن بون سے ہی پُر ہوتا تو پیر بہت زیادہ کر سخت ہو جاتا۔ اور اس کے سامنے کے حصہ میں استخوان ہونے کے باعث ایک سخت سطح کا لگاؤ بن جاتا ہے اور پیچھے کُرّیاں ہونے کے باعث بھی ویسا ہی مضبوط لگاؤ رہتا ہے اور صدمات



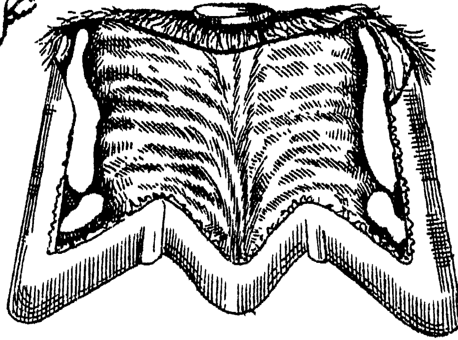
شکل نمبر۲۰

اور دباؤ پہنچنے پر دب جانے سے ہی اندرونی حصوں کے لئے بہتر محفوظیت بخش ہے۔ یہ کُرّیاں سُم کی سطح سے اوپر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں جو زندہ گھوڑے میں کارونٹ کے بالائی اور پچھلے حصہ کی طرف آسانی سے معلوم کئی جا سکیں گی اشکال نمبر۱۹ و ۲۰ میں ان کے مابین اور کافن بون کے نیچے ایک فراخ جگہ دکھلائی گئی

ہے جو ملائم ٹشو کے اجتماع سے پُر رہتی ہے جس کے اصطلاح میں مختلف نام مثلاً پلانٹر کشن یا فراگ پیڈ وغیرہ ہیں -

فراگ پیڈ - یہاں ہم اسی نام سے اس کا ذکر کریں گے - اس سے ایڑیوں کی بلب (بڑ) بنتی ہیں - اور ایک نرم پیدا ہوتا ہے جس پر سنسٹو فراگ پیر کے ہر طرف ہر دو پہلوی گریوں کے مابین پھیلی رہتی ہے اور سم کے اندر کا فن یون کے پیچھے تمام جلد کو پُر کرتی ہے - عام طور پر اس گدی (پیڈ) کی ساخت کو ایک ریشے دار گروہ کا جال کہہ سکتے ہیں جس کی ریخیں لچکدار ٹشو سے پُر رہتی ہیں شکل نمبر ۲۱ - اور

شکل نمبر ۲۱



اس گدی (پیڈ) کے مرکز سے نیچے نالچکدار ٹشو کی تقسیم ہوا کرتی ہے جس سے ہر ایک گری تک ریشے دار جاعت گذرتی ہے اور اس طرح پر پیر کا پچھلا حصہ کل کا کل وابستہ رہتا ہے کسی مقدار تک ایڑی اور کوارٹرس باہم تو دبائے جا سکتے ہیں مگر علیحدہ علیحدہ اس لئے نہیں دبائے جا سکتے کہ فراگ پیڈ (گدی) کے ریشے دار گروہ سے وابستہ ہوتے ہیں - بڑھاؤ کے وقت کا رونٹ ہڈی کی حرکت زیرین کی پرورش اسی نرم گدی سے ہوتی ہے اور ایسے ہی فراگ کی بالائی حرکت پر زیادہ بوجھ پڑنے سے اُس کی بھی اسی سے پرورش ہوتی ہے علاوہ مندرجہ بالا افعال کے فراگ پیڈ اور کام بھی دیتی ہے مثلاً جنبش

یا جھٹکے سے بچانے کو یہ بہت ضروری گدی ہے اور پیر کے قدم سے بھی اس کا بڑا ضروری تعلق ہے جو ہم آگے چلکر بتلاویں گے۔

کارونیری کشن یا گدی - یہ بھی فراگ پیڈ کی طرح کا دوسرا مجموعہ ٹشو کا ہے۔ جو سم کے بالائی کنارے کے ٹھیک اوپر واقع ہوتا ہے اور کارونٹ کا اُبھار اور اُس کی لچک اسی سے ہیں۔ پائوں کے اس حصہ میں بے شمار چھوٹی چھوٹی خونی نالئیں اور اعصاب ہوتے ہیں اور ان کے ٹھیرنے کو کارونیری پیڈ صرف ایک پیندی کا ہی کام نہیں دیتی بلکہ اُن کی ضروری محفوظیت بھی کرتی ہے کیونکہ اگر بجائے اس لچکدار فرش کے اُنہیں صرف جلد سخت اُستخوان اور حصہ کی نسوں کے درمیان رکھا جاتا تو ذرا اسی چوٹ سے بھی وہ مجروح ہوتی رہتی۔ بلکہ ثابت ہوا ہے کہ اس گدی کے ہوتے ہوئے بھی کارونٹ کی چوٹ سے سخت حادثہ ہو جاتے ہیں۔

پیر کی خونی رگیں - ان رگوں کا دوران تو بیان کرنا ضروری نہیں ہے مگر یہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے کہ اندرون سم ٹشو کے ہر ایک حصہ میں بہتایت سے خون مہیا کیا گیا ہے اور یہ کہ دُلکی چلنے کے وقت خون کا بہاؤ بہت ہی تیز ہوتا ہے مُردہ پیر میں جس میں سے خون نکل گیا ہو اندرون سم اُستخوانوں کی حرکت کسی حد تک بآسانی محسوس کی جا سکتی ہے مگر زندہ پیر میں جبکہ ہر رگ خون سے پُر ہو۔ اس قسم کی حرکت ہرگز نہ ہو سکے گی۔ رگوں میں خون سے ایک قسم کا پنیا لا فرش ہو جاتا ہے جو جنبش کے باز رکھنے میں مددگار ہوتا ہے تیز پائوں پر بوجھ پڑنے کے وقت اُسے تمام عضو میں حسب حصہ رسدی تقسیم کر دیتا ہے مُردہ پیر کا مُطالعہ کرتے ہوئے اسکی ترکیب کے سمجھنے میں ہمیں اُس تفاوت کو ہرگز نظر انداز نہ کر دینا چاہیئے جو کہ مردہ پائوں میں خونی رگوں کے خالی ہونے اور زندہ جانور کی رگوں کے پُر از خون رہنے میں ہوا کرتا ہے۔

تمام پیر کا بیان

اُمید کی جاتی ہے کہ پیر کے ہر علیحدہ حصّہ کے استعمال اور اُس کی ساخت کی تفصیلیں جو اوپر مندرج ہو چکی ہیں ہمارے لئے کل پیر کی شکل اور اُس کے قدم کا حال سمجھنے کو بالکل کافی ہونگی مخفی نہ رہے کہ پیر کے حصّوں میں سے ہر ایک نہائت ضروری ہوتا ہے۔ اور ہر ایک حصّہ کی نشوونما اور صحت بدنی آس پاس کے حصّوں کی تکمیل پر منحصر ہوتی ہے۔ مثلاً کمزور وال کے باعث سول چپٹا ہو کر پھیل جاتا ہے اسی طرح کمزور سول کے باعث دیوارِ سُم سکڑ جاتی ہے ایسے ہی ایڑیوں کے بہت زیادہ بڑھ جانے سے فراگ ضائع ہو جاتی ہے مگر نیچی اور کمزور ایڑیوں میں فراگ کی نشوونما عموماً بہت زیادہ ہوتی ہے۔

پیروں کا خاص فعل کھڑے رہنے یا چلنے کے وقت جانور کے بوجھ کو برداشت کرنا ہے جبکہ جانور چاروں پیروں سے سیدھا کھڑا ہوا ہوتا ہے تو اُس کا بوجھ زیادہ تر دیوارِ سُم کے زیریں محیط پر رہتا ہے۔ اور ہموار زمین پر محراب دار ہونے کے باعث سول پر بلا توسل کچھ بوجھ نہیں پڑتا لیکن اگر سول اور وال دونوں تندرست ہوں تو وال کا بوجھ بقدر حصّہ رسدی سول پر بھی جا پڑے گا۔ ایسے ہی سول کی محراب کا بوجھ بھی اتصال محراب میں سے جو وال کے ساتھ ہوتا ہے۔ دیوارِ سُم پر جا پڑے گا۔ اگر سول اتنا پتلا ہو کہ دباؤ پڑ کر دب جائے۔ تو اُس کا فعل درست نہیں رہتا یعنی بجائے اِس کے کہ محراب کی طرح کام دیتا ہوا اُس بوجھ کو جو اُس کے اوپر پڑتا ہے برداشت کرتا وہ دب جائیگا جس کا نتیجہ صدمہ یا چوٹ ہوتا ہے۔ سول کی محراب دار شکل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سخت زمین

پر بلا توسّل بوجھ برداشت کرنے کے لئے مخصوص نہیں تھا اور نرم سطح پر کنارۂ دیوار سُم دب جاتا اور باہر کی تمام سطح زیرین کو بلا توسّل بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ مگر نرم سطح پر سول کے دباؤ سے کچھ نقصان نہیں ہوتا کیونکہ وہ ہموارگی کے ساتھ تمام سول پر پھیل جاتا ہے ہم اس کا فائدہ اُس وقت اُٹھاتے ہیں جبکہ دیوار سُم مریض یا مجروح ہو جاتی ہے اور تب ہی سول پر نسبتاً زیادہ دباؤ ڈالنے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ اور ایسے جانوروں کو یا تو نرم کھیت میں چھوڑ دیتے ہیں یا اصطبل میں اُن کے نیچے ریت یا لکڑی کا برادہ ڈال دیا جاتا ہے اور خواہ کسی طریق سے نعلبندی کی جائے اِس محراب سول کا ضرور خیال رکھنا چاہئیے اور سول پر ایسا دباؤ ڈالنے کی کوشش نہ کی جائے جس کے لئے وہ طیار نہیں نیز یاد رہے کہ سول کا صرف ایک حصہ بوجھ سہارنے والی سطح ہو سکتا ہے یعنی اُس کا بیرونی کنارہ جو وال کے ساتھ مضبوطی سے ملا ہوا رہتا ہے۔ اور یہ حصہ (مقام اتصال محراب) قدرت نے ہی بوجھ سہارنے کو بنایا ہے اور اسی میں سے تمام سول اپنے حصہ کا بوجھ برداشت کرتی ہے۔

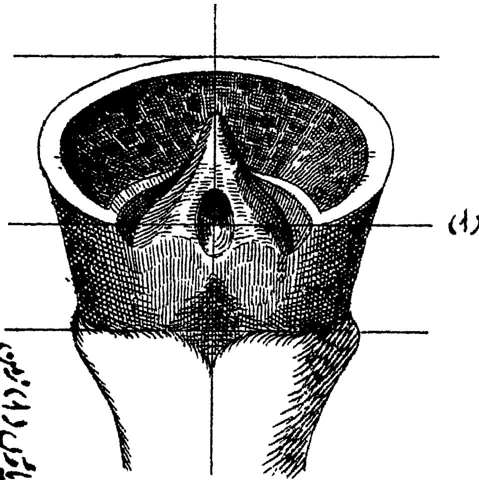
اور جبکہ گھوڑے کے کھڑے رہنے کے وقت فراگ پر بوجھ پڑتا ہے تو وہ خود اُس سے بچ کر تمام بوجھ کو اوّل اوّل ایڑیاں (دیوار وبارس) پر پھینکتی ہے۔

بوقت رفتار جو عکسی تصویر لیگئی تو معلوم ہوا کہ گھوڑے کے ہموار زمین پر چلنے کے وقت جبکہ ہر قدم کے ساتھ اول زمین کو ایڑی چھوتی ہے۔ جس سے پیر کے اگلے اور پچھلے حصوں کی ساخت کا تفاوت ظاہر ہوتا ہے یعنے پیر کے پچھلے حصہ کی جانب دیوار سُم پتلی اور فراگ متحرک اور لچکدار ہوتی ہے نیز یہ پہلوی کُریاں اور فراگ پیڈ ہوتی ہیں۔ الغرض تمام سلسلہ ملائم اور لچکدار ساختوں کا ایسا مرتب ہوتا ہے کہ صدمہ کے برداشت کرنے کو بہت اچھی ترکیب ہے اور بذریعہ لچکاوٹ کے

چوٹ وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔
یہ ہم بیان کر آئے ہیں کہ پیر کا پچھلا حصہ لچکدار اور دبنے والا ہوتا ہے چنانچہ اگر تم کسی ایسے نعل کا امتحان کرو جس کا کوئی سرا بقدر ایک انچ یا اُس سے زائد کے سُم سے لگا ہوا نہو یعنے اُن کے مابین چھید ہو تو تم معلوم کروگے کہ جب اُس پاؤں پر بوجھ پڑے گا تو وہ سُم نیچے کو دبکر نعل سے ملجائے گا اِس سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب سُم کے سہارنے کو کوئی چیز نہیں ہوتی تو ایڑیوں کی طرف کا سُم نیچے کو دب جاتا ہے اور بلا نعلبندی شُدہ پیر میں ہموار زمین پر ایسا نہیں ہوتا۔ اور ایڑیوں کے نیچے کو دب جانے سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ کوارٹرس کی طرف سُم پر زور آجاوے پس ایسا نعل کہ جس میں یہ نقص رہ جاتا ہے عام طور پر لگا دیا جاتا ہے مگر یاد رہے کہ ہر قدم کے ساتھ سُم کے اوپر ایسا خلاف قاعدہ قدرتی عمل ہونے دینے سے بڑھکر اور کوئی غلطی نہیں ہوسکتی۔
اب گویا اسباب کی مختصر کیفیت یہ ہوئی کہ گھوڑے کے پیر میں قدرتی بوجھ کو برداشت کرنے والی سطح زیرین کنارہ دیوار اور وہ مقام سول ہوتا ہے جو وال کے ساتھ ملحق رہتا ہے۔ اور یہ کہ محراب سول زمین سے چھوتی ہوئی نہ رہنی دی جاوے۔ نیز فراگ زمین سے ملتی ہوئی رہے مگر اس قدر اُبھری ہوئی نہو کہ اُسے ناواجب دباؤ برداشت کرنا پڑے اور نعلبندی کرنے میں ایسی ہی قدرتی سطح (بئیرنگ سرفیس) مطلوب ہوتی ہے۔
تم جانتے ہو کہ نعل صرف اس غرض سے لگایا جاتا ہے کہ سُم زیادہ نہ گھِسنے پاوے۔ اور نعل لگانے کے وقت یہ خیال ضرور رہے۔ کہ کوئی مفید یا زندہ ساخت مجروح نہو اور نہ قدرتی فعل میں خلل اندازی کی جاوے۔

سُم کو طیار کرنا

اس میں پیر کو نعل سے اور نعل کو پیر سے فِٹ کرنا مُراد ہے۔ اگر پیر کو ٹھیک طور پر طیار کئے بدوں اُس پر نعل لگایا جاوے تو گھوڑے کے لئے زیادہ مُضر ہوگا اور مختصر الفاظ میں اس کا عام اصول یہ ہے کہ فالتو بڑھے ہوئے سینگ کو چھیل کر نعل کے لئے اچھی سطح جو بوجھ کو سہار سکے حاصل کی جاوے نیز یہ کہ سُم کے





شکل نمبر ٢٢

بالکل ہموارگی سے طیار شدہ پاؤں (ا) زمین پر رہنے والی سطح (ب) جانب کا نظارہ دکھلایا ہے۔

جملہ حصص کا تناسب برابر رکھا جاوے۔ اچھے طیار شدہ پیر کی شناخت یہ ہے کہ گھوڑے کے ہموار زمین پر کھڑے ہونے کے وقت جبکہ سامنے سے دیکھیں تو دیوار سم کی ہر دو اطراف برابر اونچائی کی نظر آئیں۔ اور کارونٹ کی آڑی لکیر زیرین کنارہ سم کی لکیر کے متوازی رہے۔ نیز ٹانگ کی عمودی لکیر ان لکیروں کو زاویہ قائمہ پر کاٹے شکل نمبر ۲۲ (ا) و (ب) اسی طرح جب جانبین سے دیکھیں تو ایڑیوں کی اونچائی اور ٹو کا تناسب مساوی ہو۔ اور پیچھے سے دیکھنے پر فراگ زمین کو چھوتی ہوئی نظر آوے۔ اور پاؤں کو اُٹھانے پر ہموار سطح ہو جو دیوار سم کشادہ اور ایڑی سے ٹو تک محیط سم گرداگرد دکھلائی دیوے اور اس ہموار احاطہ کے اندر سول کھوکھلا مضبوط اور رکھر دراہونا چاہیئے اس کا مفصل بیان مع تفصیل اوزارات ضروری آئندہ باب میں کریں گے۔

باب سوئم

پرانے نعلوں کا اُتارنا

جن گھوڑوں کے سم تندرست ہوں اُن کے تو چاروں نعل یکے بعد دیگرے اُتارے جا سکتے ہیں مگر مریض سم دار جانوروں کے نعل اس طرح نہیں اُتارے جا سکتے کیونکہ اُن کے اُتارنے میں بہت ہی احتیاط درکار ہوتی ہے اور ایسا کرنے میں زور ہرگز نہ لگایا جاوے۔ اگر سم بہت میلے ہوں تو کسی برش وغیرہ سے صاف

کر لئے جا سکتے ہیں پھر اپنی انگشت کی نوک سے دیکھیں کہ پریگوں کے سرے کیسے مُڑے ہوئے ہیں تب آلۂ لفر کو اِن سروں پر لگا کر اوپر سے ہتھوڑے کی چوٹ اس احتیاط سے لگاویں کہ وہ سرے کٹ جاویں مگر دیوار سُم میں ضرب نہ پہنچے۔ پھر پریگوں کو فرداً فرداً نکالنے کے لئے نعل کو ڈھیلا کر لینا چاہیئے۔ تب یا تو چوڑے مُنہ کی پنسر زینی سستی کو نیچے گذار کر سارے نعل کو گرفت کر لینا چاہیئے دگر یاد رہے کہ ایسی حالت میں سستی کو جانب نعل لیجانے میں لیور کی طرح حرکت دیجا وے گی) یا مذکورہ آلۂ لفر کو نعل اور سُم درمیان پیچھے سے ٹھونک کر اتاریں ان میں اول الذکر تجویز قابل ترجیح ہے۔ اور جبکہ ایک دفعہ نعل ڈھیلا ہو جاوے تو پھر پریگوں کو فرداً فرداً کھینچ سکتے ہیں مگر جبکہ نعل حال ہی میں لگایا گیا ہو یا جبکہ گھوڑا شریر ہو تو بعض وقت دوسرا طریق بھی عمل میں لانا پڑتا ہے یعنی اُس کے پیر کو اپنے گھٹنے پر رکھکر نعلبند کو چاہیئے کہ پریگوں کے بند کاٹ دیوے اور آلۂ لفر کے نوک وار سرے سے ہر ایک پریگ فرداً فرداً نیچے کو اُتار دوے جس کے بعد اُنہیں معمولی طریق پر نکال سکیں گے۔ بہت خستہ اور شکستہ سُموں کے بارہ میں بھی ہیں یہ ہی تجاویز عمل میں لانی چاہئیں۔

نعل بندی کیلئے سُم کو تیار کرنا

جبکہ سُم متواتر بڑھتا ہی رہتا ہے اور گھِستا نہیں تو وقتاً فوقتاً سُم تراشی کی ضرورت پڑا کرتی ہے علاوہ بریں اس غرض سے بھی سُم تراشی کی جاتی ہے کہ نعل کی زیرین سطح سخت رہے البتہ چھیلنے کے وقت اس بات کی احتیاط ضروری ہے۔ کہ حسب بیان بالا اوّل تو جبکہ سامنے اور اطراف کی جانب سے معائنہ کیا جاوے

تو دیوار سم اور استخواں کی تمام دھری ایک ہی سمت میں دکھلائی دیں۔ دوم یہ کہ معمولی قدم روی کے وقت دیوار سم کی سہارنے والی سطح کے کل حصص ایک ہی وقت میں زمین پر لگیں یا دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ سم زمین پر بالکل چپٹا ہو کر منطبق آوے۔

پاؤں کو ہر تین یا چار ہفتہ کے بعد نیچا کرنا ضروری ہوتا ہے جس کا دارومدار سم کی شکل اور سمت پہ نیز اس بات پہ ہوگا کہ ہارن کس قسم کا ہے اور جانور کو کس طرح کا کام کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ اگر جانور چھ۔ آٹھ یا دس ہفتہ تک برابر چلتا رہا تو نہ صرف سم اور ٹخنے کے باہمی تعلق میں ہی تغیر ہو جائے گا بلکہ اُس کی رفتار بھی آزادانہ یا قابو یافتہ نہ رہے گی۔ تو بہت دراز ہو جائے گی اور فلکسر ٹنڈنس پر زیادہ زور جا پڑنے کے باعث لغزش کھانے لگے گا اور نعل خود بخود بہت ہی چھوٹے اور تنگ ہو جائیں گے۔ سم بڑھ کر نعلوں کے باہر نکل آئیگا بلکہ ممکن ہے کہ گوشہ ہائے ایڑی پر دباؤ پڑنے کے باعث کارن کا مرض ہو جاوے۔ سم چوڑا ہو جائے گا جس سے سول اور وال کے مابین علیحدگی کا احتمال رہتا ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ جانور خود ٹھوکر کھانے لگے۔ جن گھوڑوں کے سم بہت ہی دراز ہو جاتے ہیں وہ زیادہ محنت کے وقت قریباً ہمیشہ لنگڑے ہو جایا کرتے ہیں خصوصاً جبکہ انہیں سخت سڑکوں پر کام کرنا پڑے۔ اور اس قسم کے خراب نتائج تنگ اور ڈھالو کی نسبت چوڑے اور چپٹے پیروں میں نیز کسی درجہ تک ترچھے پیروں میں زیادہ تر حادث ہوا کرتے ہیں۔ لہذا بدیں وجہ ڈھالو قسم کی نسبت چپٹے پیروں کو جلد جلد دیکھتے رہنا چاہیے کہ اُن کے نعل گھس گئے ہیں یا نہیں۔ بہت سے اصحاب اپنے گھوڑوں کے نعل ڈھیلے پڑ جانے پر نعلبند کے پاس بھیجا کرتے ہیں۔ مگر حسب دستور ہر تیسرے یا پانچویں ہفتہ کے بعد نئی نعلبندی کرانی ضروری ہے۔

چونکہ اب ہمیں نعلبند کے کام کا ذکر کرنا ہے لہٰذا ہم تھوڑی دیر کے لئے ہم اُس کے آلات کی تفصیل بیان کرنے سے گریز کر جاتے ہیں۔ مگر کتاب ہٰذا کے ضروری مقصد کے لئے اب ہم صرف اُن اوزاروں کا ذکر ذیل میں کرتے ہیں جو نعل بنانے اور پیر کے تیار کرنے اور پریگ لگانے کے کام میں آتے ہیں۔

شوئنگ ہمیر یعنی نعلبند کی ہتھوڑی - اس سے بذریعہ بفر (ایک قسم کی چھینی) کے پرانے نعل اُتارنے سے پیشتر پریگوں کے مُڑے ہوئے سرے کاٹے جاتے ہیں چھینی مذکور پریگوں کے لوٹانے اور کھینچنے کے کام میں بھی آتی ہے بلکہ بہت سے حالات میں اسی سے پریگوں کی گھنڈیاں اینٹھ دی جاتی ہیں۔ بفر عموماً کسی پرانے گھسے ہوئے ریت یا راسپ کے ٹکڑے کا بنایا جاتا ہے۔ مگر اُس کی طیاری میں کچھ احتیاط درکار ہوتی ہے کہ نہ تو وہ ایسا نازک ہو کہ چوٹ مارتے ہی ٹوٹ جاوے اور نہ ایسا نرم ہو جو اُس کی دھار مڑ جاوے۔ پنسرز یا سنسی بھی کسی پرانے راسپ یا ریت کے ٹکڑے کی بنائی جاتی ہیں۔ یہ آلہ نعل اُتارنے کلنچز کو کھینچنے اور پریگوں کی گھنڈیوں کو کاٹنے کے کام میں آتا ہے۔

ڈرائنگ نائف یعنی نعلبند کی چھری - یہ بھی پرانی ریت کی بنائی جا سکتی ہیں جو بلحاظ چھٹائی بڑائی کے دو تین قسم کے درکار ہوتے ہیں جن میں سے چھوٹی چھریاں سُم تراشی وغیرہ کے کام میں لائی جاتی ہیں۔

نیل کیپ - سب سے عمدہ قسم کی نیل کیپ ایک بھاری لکڑی کے کُندے کی بنائی جا سکتی ہیں۔ جن کے گرد چمڑے کا کنارہ لگایا جاتا ہے۔ اور اُس کی پیندی چونکہ بھاری ہوگی اس لئے اس کے لوٹنے کا احتمال بھی کم ہوگا۔

فلیٹ ریت - ۱۵-انچ لمبی ریت زیادہ تر استعمال میں آتی ہیں جو ہاتھ سے کٹے ہوئے ہوتے ہیں مگر بازار کے امریکہ کے بنے ہوئے مشین سے کٹے ہوئے

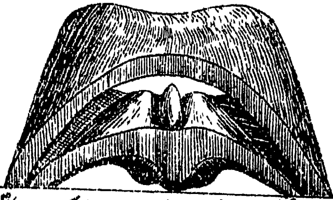
ریت بھی بہت کارآمد ہوتے ہیں۔
ٹوئنگ نائف بھی اکثر پرانے ریت کے بنتے ہیں۔ مگر لنڈن میں نامستعمل تلوار کے ٹکڑوں کے بھی بنائے جاتے ہیں کیونکہ ان کو کچھ طیار نہیں کرنا پڑتا۔ اور اگر ٹھیک طور پر استعمال میں لائے جائیں تو ٹوئنگ نائف بہت مفید ہوتے ہیں۔ علی الخصوص جبکہ ناقص النسل بوجھل گھوڑوں کے سم بنانے کے لئے کام میں لائے جاویں۔ مگر بہت سی دوکانوں میں ان کے استعمال کی بالکل ممانعت ہوتی ہے کیونکہ ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ کارندہ لوگ سہولیت کے لحاظ سے کہ جلدی بہت سا سم چھل جائے اکثر بے احتیاطی سے ڈرائنگ نائف کی جگہ اسکو استعمال کرتے ہوئے پاؤں میں سخت نقصان پہنچانے کا باعث ہوتے ہیں جو اوزار کہ نعل بنانے میں کارآمد ہوتے ہیں ان میں سے ایک سلج ہیمر یعنی گھن ہے جو ایک طرف سے چپٹا اور دوسری طرف سے محدب ہوتا ہے۔ یہ قریباً ۹ پونڈ وزن کا ہوا کرتا ہے۔ اور فائر ٹانگس یعنی چمٹے بھی پرانے نعلوں کو آگ میں تپانے کے وقت پکڑنے کے کام میں آتے ہیں۔ یعنی جبکہ تپ کر سرخ ہو جاوے تو نعل کو چمٹے سے پکڑ کر آہرن پر گھن مار کر بنانے کے وقت کام میں لائے جاتے ہیں۔ نیز بھیگے ہوئے کوئلوں کے توڑنے کو بھی چمٹے مستعمل ہوتے ہیں۔
سم کے تیار کرنے کے لئے ایک اچھا ریت اور نعلبند کا ڈرائنگ نائف بالکل کافی ہوتے ہیں۔
اعضاء وغیرہ کو ملاحظہ کر کے ہر ایک سم کی طاقت کو فرداً فرداً دیکھو کہ جانور کے جسمانی بوجھ کو برداشت کرنے کے لئے کافی قوی ہیں یا نہیں۔ پھر حسب ضرورت سم چھیل کر تمام اکھڑی ہوئی جگہوں کو بہ احتیاط صاف کر دینا چاہئیے۔ اور سول اور دیوار سم کو چھیلنے کے وقت یہ یاد رہے کہ کہاں سے کتنا سم چھیلنا ضروری

ہے۔اور بلا ضرورت ہرگز نہ چھیلا جاوے۔ عام اصول جس کا عمل درآمد ضروری ہے یہ ہوگا کہ بڑھے ہوئے سُم کو چھیل کر نعل کے لئے اچھی ہموار سطح نکل آوے تا کہ سُم کے جُملہ حصص مُناسبت سے رہیں۔ یعنی اچھی طیار شدہ پاؤں کی یہ شناخت ہے کہ گھوڑے کے ہموار زمین پر کھڑا ہونے کے وقت اگر سامنے سے دیکھا جاوے تو دیوار سُم کی اطراف اُنچائی میں برابر نظر آویں اور کارونٹ کی آڑی لکیر سُم کے زیرین کنارے کی لکیر سے مُتوازی رہے اور ٹانگ کی عمودی لکیر ان لکیروں کو زاویہ قائمہ پر کاٹے۔اور اگر ایک طرف سے دیکھیں تو ایڑی اور ٹو کی اُنچائی مُناسبت سے نظر آوے اور اگر پیچھے سے دیکھیں تو فراگ زمین کو چھوتا ہوا دکھلائی دے۔اور پاؤں کے اُٹھانے پر بالکل ہموار سطح اور دیوار سُم کی نسبت کُشادہ ہونے چاہئیں۔ یعنی ایڑی سے لیکر ٹو تک اور محیط سُم کے گرد اگرد صاف ہموار گی ہو۔ نیز اس ہموار کنارے میں سول بھی مجوّف مضبوط اور کھردرا ہونا چاہیئے۔

اگرچہ مُتوازی لکیریں بالکل بے قاعدہ ہیں۔ مگر اس بات کی توضیح کرتے ہیں۔ کہ پاؤں کا تناسب کس طرح رکھنا چاہیئے۔پاؤں کی ہر دو اطراف یکساں اُنچائی ظاہر کریں اور بوجھ سہارنے والی سطح درمیانی لکیر سے اتصال پاتی ہوئی کارونٹ ایڑی اور ٹو کی تمام لکیریں عمودی لکیر سے زاویہ قائمہ پر ملتی رہیں۔

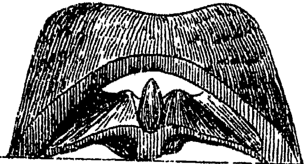
یہ باتیں تمام پیروں میں ہر وقت نہیں ہوسکتیں تاہم ہوشیار نعلبند کا فرض ہے کہ جہاں تک ہوسکے حسب موقعہ کوشش کر کے عمل کرے۔ چنانچہ بعض دفعہ یہ سوال کیا جاتا ہے کہ آیا سُم تراشی کرنی چاہیئے یا نہیں شکل نمبر ۲۳ و ۲۴ کیونکہ بعض وقت جانور کا سُم کمزور ہوتا ہے اور اگر سُم کا لگایا جانا ممکن ہوسکتا تو چھیلنے کی نسبت لگانا بہتر ہوتا ہے پس اگر نعل ناقص ہو تو اُسے فوراً بدل دینا چاہیئے۔ لیکن خیال ہے کہ جب ایک مرتبہ نعل اُتار دیا جائے گا تو پھر بہت آہستگی سے بڑھتے

شکل نمبر ۲۴



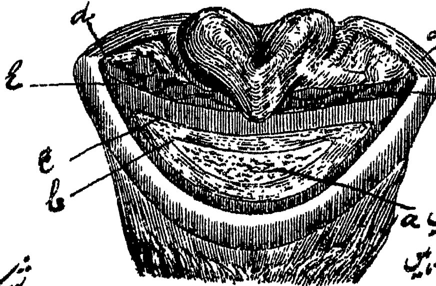
اصلی سُم کی تراش جس میں ال اور سول کے مابین اتصال کی مضبوطی دکھلائی ہے۔

شکل نمبر ۲۳



سُم اور پتیلے سول کا تراش جس میں دیوار اور سول کا درمیانی تعلق دکھلایا ہے۔

بڑھتے دیر میں اس قدر ہارن ہو سکے گا شکل نمبر ۲۵۔
بہر حال بڑھے ہوئے سُم کو چھیل دینا چاہیئے جس کے بعد سفید لکیر کو مع اُس کی



اصلی پیر کا تراش (ه) آس پیڑیس (د ع) سنسٹو سول (ج) ہارن سولی (د ط) دیوار سُم کا سہارنے والا کنارہ (ج) بڑھنے والے اور قطع ہونے والے سینگ کے درمیان کی حدود جو ظاہر کرتی ہیں کہ سول کو کہاں تک رگڑ سکتے ہیں

شکل نمبر ۲۵

حالت کے امتحان کرتے ہوئے دیکھیں کہ دیوار سُم کے محیط سے اُس کا کیا تعلق ہے جس سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ دیوار سُم کتنی سوٹی ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ صرف دیوار سُم کو ہی گرا دیا جاوے اور سول یعنی دِتے پر سے فالتو سُم چھیلنے کے سوا اور کچھ نہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ایسا کرنے سے دیوار سُم کی بوجھ سہارنے والی سطح گر کر ایک تنگ لکیر سی رہ جائے گی۔ جو چوڑائی میں سول یعنی دِلّا کے بیرونی کنارے پر تنکے کے برابر اور سفید لکیر کے گرداگرد جو تہی سطح کا حصہ ہوتا ہے

ملحق ہوگی -



شکل نمبر ۲۶

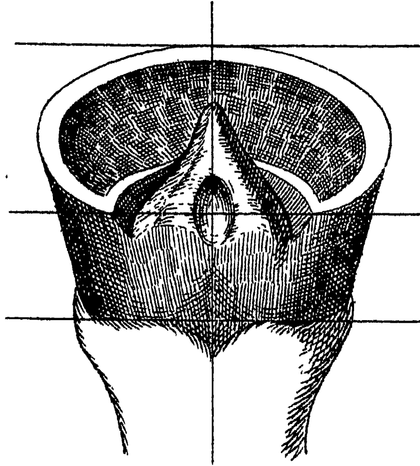
اگلا پاؤں (۱) نعل کیلئے طیار شدہ (۲) طیار کرنے سے پہلے حالت

اِس سے دیوار سُم اور سول کے درمیانی تعلقات کمزور نہیں ہونے پاتے شکل نمبر ۲۶ جبکہ سول میں بڑے شق نہ پڑ گئے ہوئے ہوں اور اُس کا بیرونی محیط وال سے ایک سطح رکھتا ہو تو عموماً کچھ نہیں کاٹا جاتا یا زیادہ سے زیادہ ریت کے ذریعہ وال کو ہموار کر دیا جاتا ہے اور اگر بارس بھی اندر کو خم کھائے ہوئے ہوں تو انہیں خفیف سا گھسا دیا جاتا ہے نیز دیوار سُم کے تمام حصص جو سول کے کنارے سے نیچے ہوں کاٹ دیئے جا سکتے ہیں - لیکن اگر اس کنارے کے نیچے کوئی حصہ نکلتا ہوا نہ ہو تو کچھ نہ کاٹنا چاہیئے -

بیرنگ سرفیس یعنی بوجھ سہارنے کیلئے اچھی سطح بنانا - الغرض نعل بندی میں پیر کو طیار کرنے کے لئے سب سے ضروری غرض اچھی برداشت کرنے والی سطح کا بنانا ہوتا ہے - جو بالکل برابر اور ہموار اور جہاں تک ممکن ہو کشادہ ہونی چاہیئے اور صرف وال ہی تک محدود نہ رہے - بلکہ پیر کے تمام حصوں کے تناسب کا خیال رکھکر بنائی جاوے - اگر زیادہ گھٹانے کے بدون ریت کے استعمال سے سول کا حصہ سخت رہ جاوے جس کی ہموار سطح وال کے زیرین کنارے سے ملتی ہو تو سب سے عمدہ سطح طیار ہو جائے گی - یہ سطح ایڑی سے ٹو تک ہموار رہنی چاہیئے - اور اُس میں ایسا کوئی حصہ نہو جو بوجھ کو برداشت کرنے کے ناقابل ہو یا غیر واجب دباؤ کو خصوصیت کے ساتھ برداشت کر سکے - اور شکستہ یا مریض حصۂ سُم پر نعل نہ لگایا جاوے - بلکہ اگر کسی جگہ کا سُم ٹوٹا ہوا ہو تو کاٹ ڈالنا چاہیئے تاکہ نعل سے چھوتا

نہ رہے۔
جب ریت کے ذریعہ برداشت کرنے والی سطح بن جاوے تو دیوار سم کے بیرونی

شکل نمبر ۲۷



خوش اسلوب پاؤں جس میں کھچی سطح نعل بنائی ہوئی

تیز کنارے کو فائل کے ذریعہ آہستہ آہستہ رگڑ دو تاکہ سم پھٹنے سے باز رہے دیوار سم کی بیرونی سطح کو نہیں ریتنا چاہیئے کیونکہ وہ اندر کے کھرے طبق کو محفوظ رکھتا ہے۔ یعنی سم کا بیرونی طبق جتنا سخت رہے گا اتنی ہی تمام موٹائی کرخت ہوگی لہٰذا برداشت کرنے والی سطح میں دیوار سم کی موٹائی بمعہ سفید لکیر اور سول کے بیرونی کنارے کے ایک تنگ دھاری شامل ہے جس کو ریت کے ذریعہ کامل طور پر ہموار کرکے بجانب ٹو خفیف سا ہموار کرلینا چاہیئے۔

اگر اس میں شبہہ ہو کہ کتنا سم چھیلا جاوے تو اول سول پر اس مقام سے جو کہ فراگ کی چوٹی کے متصل ہوتا ہے تھوڑا سا سم چھری سے چھیل کر دیکھو کہ اگر حصہ بدرنگ ہوگا اور ہارن کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اتریں گے اور فراگ یعنی تلی کے اطراف میں کھرے پہلوی جوف بھی ہونگے تو سمجھنا چاہیئے کہ موٹا سول ہے اگر سول پر ہارن ڈھیلا اور خون آلودہ ہو تو دو سبب سے ہوسکتا ہے جن میں سے

پہلا سبب سول کا بڑھ جانا ہے جب سول موٹا پڑ جاتا ہے تو اُس میں موچ آسکتی ہے
کیونکہ وہ بڑھاؤ کے ساتھ نہ چل سکنے کے باعث دیوارِ سُم کے محیط کو پھیلا دیتا ہے
دوئم کبھی نمی اور کبھی خشکی کے لگنے اور جانور کی رفتار کے وقت حرکت ہونے سے
بھی سُم کی خون ریزی بڑھ جاتی ہے۔ اوران وجوہات کے باہم ملنے سے جوف دار
سول ہو جاتا ہے جس کے چپٹے سُموں پر ایسی تاثیر پڑتی ہے کہ مضبوط سول شاذونادر
ہی ہوگا۔ مگر ڈھالو پیرونکا سول علے العموم مضبوط ہوتا ہے۔ اور کم از کم اُس کے
کنارے ضرور بوجھ کو برداشت کرنے کی کامل قابلیت رکھتے ہیں بارس کو بچائے
رکھنا چاہیئے تاکہ اُس کے اور وال کے مابین کا تعلق ہرگز کمزور نہ ہونے پاوے
یا یہ بہتر ہوگا کہ اُن کو ہموار رہنے دیا جاوے یا اُس سے بہت ہی کم چھوٹا رہے
اگرچہ سول کے بہت ہی مؤخر حصّے کم از کم انچ کا بارھواں حصّہ نیچے رہنے چاہئیں
اور جس مقام پر کہ وال کے جھکاؤ سے بارس بنتی ہیں وہاں خاص توجہ دینی چاہیئے۔
ایسے تندرست سُم کی بارس جس کی نعلبندی نہ ہوئی ہو قریباً سیدھی ہو جاتی ہیں۔ جو
فراگ کی نوک سے کسی قدر پیچھے اور آگے کی طرف کو سیدھی ہو جاتی ہیں۔ مگر نعلبندی
شدہ سُموں میں وے اس احاطہ سے باہر کو نکلکر گانٹھوں کی جانب پھر ملجاتے ہیں اور
اس طرح پر اُس مقام تک پہنچنے کو مائل ہوتی ہیں۔ جو فراگ کی اصلی جگہ ہے۔ بارس
کے گوشہ یعنی اُس مقام کو جہانکہ وہ وال کے ساتھ اتصال پاتے ہیں کبھی نہیں چھیلنا چاہیئے
سول کا ایک حصّہ جس پر نعلبندی میں ایک خاص توجہ درکار ہوتی ہے یہی گوشہ
بارس اور وال کے مابین ہوتا ہے۔ جس کا نام سیٹ آف کارن ہے اسکو
ایسا نہ رکھا جاوے جو نعل سے چھوتا رہے بلکہ وال کی سطح سے صاف طور پر اتنا نیچے
گرا دیا جاوے کہ ایک یا دو ہفتہ تک اپنے موقعہ پر جا رہنے کے بعد بھی اُس مقام
کا نعل سول سے چھونے نہ پاوے۔

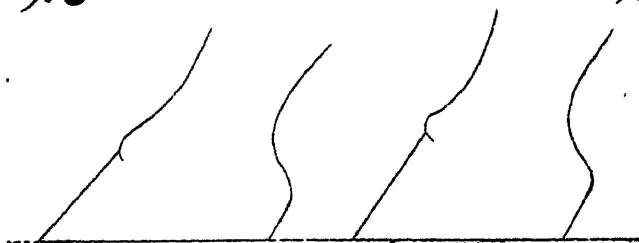
فراگ کافی مضبوط رہنے دیا جاوے تاکہ وہ ایڑی کی بئیرنگ سطح کے نیچے نکلا رہے۔ اور ایک معمولی نعل کی موٹائی کے برابر فاصلہ رہے۔ اگر یہ کمزور ہوگئی تو سوکھ جائے گی اور سُم سکڑ جائے گا۔ لہذا اس کو بیماری کی حالت میں چھیلنا چاہیئے دیگر حالات میں صرف ڈھیلے ٹکڑوں کو کاٹ دینا کافی ہوگا۔ اور یہ بتلا دینا چنداں ضروری نہیں ہے کہ اگر فراگ مضبوط ہوگی تو مناسبت کے ساتھ جلد گھس جائے گی۔

مگر ان سُموں کی عام سطح (جو بحالت اصلی ہوں) اگر ٹیڑھی اور بد وضع ہو جیسے کہ بعض اوقات اندرونی وجاہت ہوا کرتی ہے تو صرف عام سطح کو ریتنا چاہیئے کنارے گول کر دینے سے وہ چھٹکیگا نہیں اور نعل بھی بسہولیت ٹھیک بیٹھ جائے گا۔

البتہ وال کو کاٹنے کی بابت جو مندرجہ بالا کیفیت قلمبند ہوئی ہے صرف تندرست ٹانگوں کے سُموں کی بابت خیال کرنا چاہیئے باقی حالات میں خاص توجہ درکار ہوگی۔ مثلاً جبکہ ٹومڑی ہوئی ہونگی تو سامنے سے دیکھنے پر بیرونی دیوار اندرونی کی نسبت دراز نظر آوے گی جو عیب شمار کی جاوے گی۔ مگر برخلاف اس کے عیب تُو اندر کو لوٹ گئے ہوں تو اندرونی دیوار بیرونی کی نسبت دراز ہوگی لہذا سُم تراشی کرنے کے قبل پیر کی حالت اور اُس کی دُھری کی سمت کو احتیاط سے دیکھ لینا چاہیئے گو نا صاحب طیاری سُم کے بارے میں ذیل کی ہدایات درج فرماتے ہیں۔ کہ قدرتی گھستے کو اخذ کر کے دیکھیں کہ اُس سے پاؤں چپٹا ہوگیا ہے کیا اور یہ شکل اُس بد وضعی کے جو اس کا نتیجہ ہوتی ہے بہت موافق ہوتی ہے۔

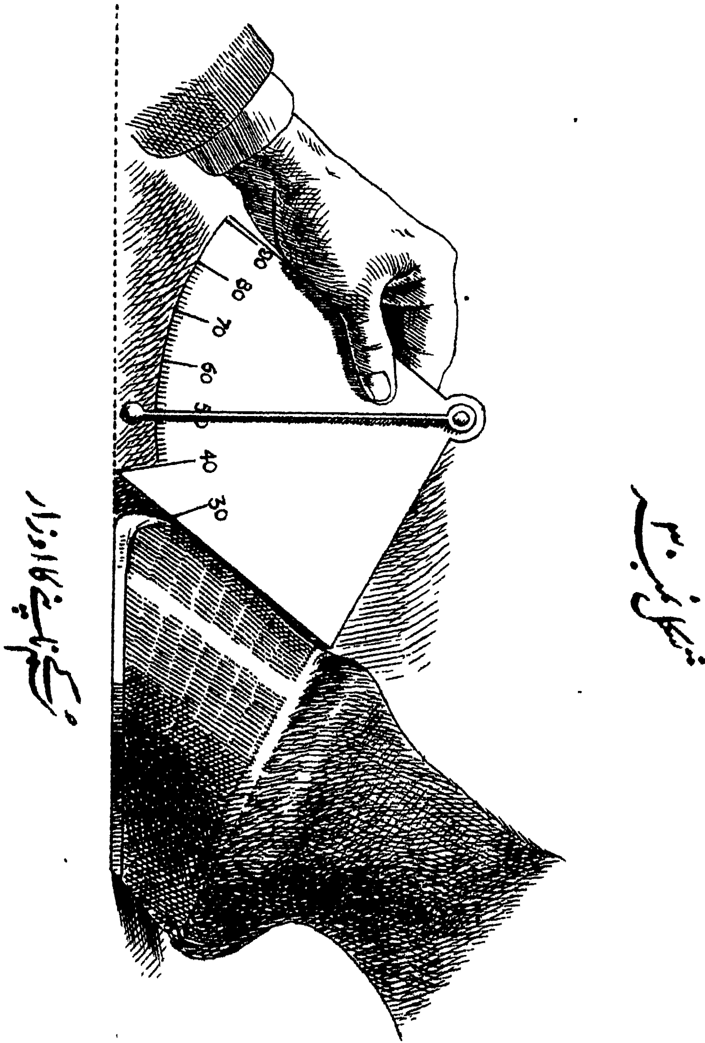
سُم کو ریتنے کے وقت اُس کی وال کو پاؤں کی دُھری کی سیدھ میں لانے کے لئے خاص احتیاط درکار ہوگی اگر اس عضو کی جنبش کے باعث کوئی ضرب آئی ہوئی نہ ہوگی

تو خود بخود پیر جتنا کہ ممکن تھا ڈھالو ہو جائے گا تا کہ پچھلی نسیں بہت ہی آسانی سے کام کریں۔ مگر جنبش کے خراب نتائج کا علی الخصوص اگلے پیر میں بچاؤ رکھنا پڑے گا کیونکہ پچھلے کی نسبت اگلے پیر میں اُن کا بہت احتمال رہتا ہے۔ صحت کیساتھ اس بات کا فیصلہ کرنا بھی نا ممکن ہے کہ ایسے اگلے اور پچھلے پیروں کا ڈھال کس طرح ٹھیک اور درست ہے جن کی کبھی نعلبندی نہ ہوئی ہو۔ لیکن میں کہہ سکتا ہوں کہ اگلا پیر قریباً ۵۰ درجہ کا اور پچھلا ۵۵ درجہ سے کم نہ ہو۔ دیکھو اشکال نمبر ۲۸ و ۲۹ ۔



شکل نمبر ۳۰ ایک آلہ ہے۔ جو پیر کا ڈھال ناپنے کے لئے ایجاد ہوا ہے۔ پیر کی دُھری سے بھی رہنمائی کی جاتی ہے۔ یعنے پیر کے بحالت اصلی ہونے میں وہ وال اور ٹو کے متوازی ہو گی۔

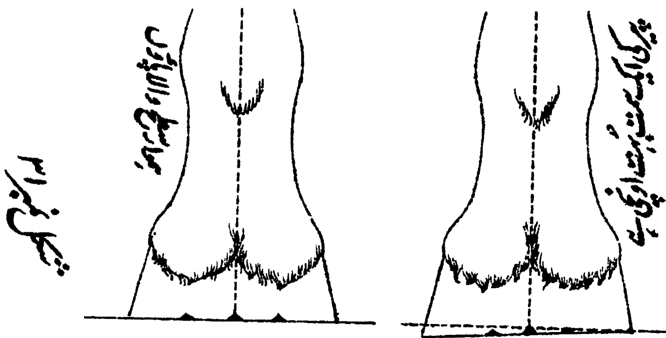
تندرست سُموں میں جن کی نعل بندی نہ ہوئی ہو اُس کے بارس تقریباً سیدھے ہی یا اُس مقام سے جو فراگ کی نوک سے قدرے پیچھے ہوتا ہے پیچھے کو باہر کی طرف رہتے ہیں مگر نعلبندی شدہ سُموں کی بارس اِس طرح نہیں ہوتے۔ یہ کہہ چکے ہیں کہ اینگل آف بارس یعنے اُس مقام یا گوشہ کو جہاںکہ بارس اور وال کا اتصال ہوتا ہے ہرگز نہ چھیلنا چاہیئے پھر چونکہ پیر کے پیشین اور پچھلے حصہ کے مابین ملحقہ تعلقات کا قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے لہذا یہ اور بھی زیادہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے ہر دو اطراف کا بچھا یکساں



شکل نمبر ۲۰

پیمانے کا اوزار

اور محفوظ رکھا جاوے - کیونکہ اگر ایک سمت دوسرے کی نسبت اونچی ہوگی تو نیچی سمت میں بہت سا خا لتو بوجھ آپڑے گا جس سے اُس کے اوپر کے رُباط میں جھٹکا لگے گا - دیکھو شکل نمبر ۲۱ - جس میں ایک پیر میں تو سُم کی ہر دو اطراف ہموار دکھلائی ہیں اور دوسرے میں سُم کی ایک سمت بہت ہی اونچی اور ایک نیچی دکھلائی



ہے۔ اور اس مقابلہ میں متواتر غفلت کرتے رہنے سے بعض پاؤں بجانب کار روٹ کم وبیش ہمیشہ کے لئے اینٹھے ہوئے سے رہ جاتے ہیں۔

سول و فراگ ۔ ان پر بہت زیادہ توجہ درکار نہیں ہوتی کیونکہ کوئی ہوشیار نعلبند اسی سینگ کو چھیلنے کی غیر ضروری تکلیف اٹھانا پسند نہ کرے گا جو محفوظیت کے لئے درکار ہے۔ وہ نعلبند جس نے کریہ چھیلنے اور کاٹنے کا بیہودہ عمل جاری کیا ہوگا کوئی ہوشیار اور تجربہ کار نعلبند نہ تھا کیونکہ قریباً ایک صدی تک برابر اس عمل سے گھوڑوں کے پیروں کو نقصان پہنچتا رہا صرف خیالی باتوں پر کام کرنیوالے لوگوں نے ہی پہلے نعل کی ابتدائی ضروریات میں وال کا چھیلاؤ اور سول کا گھٹاؤ بتلایا ہے۔ اور ایسے ہی متعلمین اُن تمام نقص کے ذمہ وار ہونگے جو سینگ وار فراگ اور سول کے گھٹانے سے وقوع میں آویں۔ دیوار سُم پر جبکہ آہنی نعل لگایا جاتا ہے تو وہ گھسنے نہیں پاتے اسی لئے اُسے ہر دفعہ نعل بندی کے وقت دستکاری کر کے چھیلا جاتا ہے مگر فراگ کے گھساؤ سے نعل دخل انداز ہوتا ہے جس سے سول گھس جاتا ہے لہٰذا اگر کوئی ایسی سینگ کی تہ اُکھڑی ہوئی ہو جو نعل کے باعث سول سے علیحدہ ہوگئی ہو تو چھیل دینی چاہیئے۔ اور ان کو آلہ بفر کے ذریعہ اچھی طرح چھیل سکتے ہیں مگر سول کو نہیں رگڑنا چاہیئے اور اس سے میری مُراد

صرف یہ نہیں ہے کہ سینگ ہی مضبوط رہنے دیا جاوے بلکہ اگر اُس کی سطح سے کوئی بے ضرورت بھی چھیل کر اُتارنی پڑے تو اُسے ڈرائنگ نائف سے نہ چھیلا جاوے
نعلبندی شُدہ پیر کی سول کو علیٰ ہموار چھلی ہوئی سطح دار رہنے دینے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اُس کا قدرتی نعل جس سے کم و بیش شکستہ تھیں اُتر پڑتی ہیں بند ہو جاتا ہے۔ یعنی ڈھیلی تھیں تاوقتیکہ کاٹ کر نہ اُتار دی جاویں وہیں اٹکی رہینگی۔
ہموارگی سطح یا اُس کا برابر ہونا۔ سُم کی وہ سطح جو بوجھ کو برداشت کرتی ہے واقعی ایسی طیار کرنی چاہئیے کہ اُسپر سطح نعل مطلوبہ بالکل ٹھیک بیٹھ جاوے۔ یہ فرض کرکے کہ نعل کے لئے سب سے اچھی سطح وہ ہوگی جو ٹو سے ایڑی تک ہموار ہو ہم نے ہموار سطح پا بنانے کی ضرورت دکھلائی۔ مگر تاہم چند ایسے حالات بھی درپیش آوینگے جن میں ہموار نعل کی ضرورت درپیش نہ آئے گی اور تب ہم کو اُس کے بموجب پیر کو تبدیل کرنا پڑے گا مثلاً جن گھوڑوں کا نعل دیگر آہنی حصہ کی نسبت ٹو کی طرف جلدی گھس جاتا ہو اُن کو ایسے نعل لگانے سے فائدہ ہوگا جو ٹو پر کچھ موڑ دئیے جاتے ہیں اور ایسے نعل کو ٹھیک بٹھانے کی غرض سے سطح سُم کو ہموار نہیں بنانا چاہئیے۔ بلکہ بجانب ٹو ریت کر اس طرح گول کر دیجاوے کہ نعل کی سیدھ میں رہے مثلاً ذیل کی تین شکلوں میں سے شکل نمبر ۲۱-(ا) ایسے پاؤں کا پہلوی نظارہ ہے جو ٹو کی طرف مُڑنے والے نعل کے لئے طیار کیا گیا ہے اور (ب) ایک ہموار لکیر کو دکھلاتی ہے جو ہموار نعل کے لئے درست بنی ہے اور (ج) ایک شکل ہے جو اکثر ایسے نعلوں کے لئے کام میں لائی جاتی ہے جس کی ساری طوالت میں ڈھال ہوتا ہے یہ کسی پُرانے نعل کی گھسی ہوئی سطح یا کسی درجہ بغیر نعلبندی کے پیر کی گھسی ہوئی سطح کے نمونہ کا بنایا جاتا ہے۔ اور یہ ہر ایک نعلبند کو معلوم ہے کہ نعل کے لگنے سے اول روز کی نسبت چند دن کے بعد جبکہ نعل ہموار ہو جاتا ہے گھوڑے کیسے اچھی طرح چلا

شکل نمبر ۳۲

(ج)



(ب)



(ا)



برداشت کرنے والی سطح کی تین قسمیں

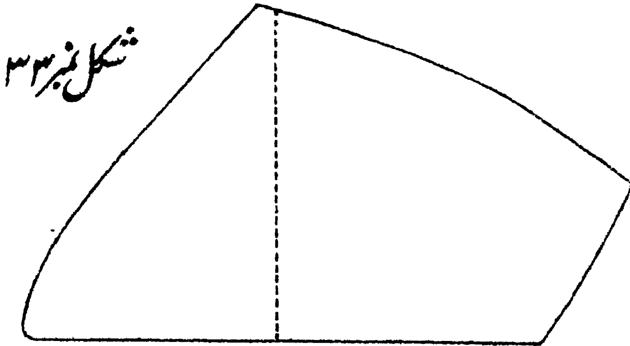
کرتے ہیں اور یہ معقول دلیل بھی ہے کہ چند روز کے بعد اس لئے سہولیت ہوجاتی ہے کہ نعل گھس کر ایسا ٹھیک بیٹھ جاتا ہے کہ پیر کی حرکت سے ذرا بھی تکلیف نہیں ہوتی اور مجھے نعل کی اس قسم کے خلاف کچھ کہنا بھی نہیں ہے

اور نہ اُس کے لئے کوئی ضروری سطح پا درکار ہے سوائے اس کے کہ معمولی ہموار سطح کی نسبت اس کا بنانا ذرا مشکل ہے۔ جب یہ نعل تجویز کیا جاوے تو پیر کا ڈھال ٹو اور ایڑیوں کو بہت زیادہ نیچا کرنے کے ذریعہ نہ حاصل کیا جاوے۔ جس سے کوارٹرس نسبتاً اونچے رہیں۔

نقص ہائے نعل بندی کا انسداد

شکل نمبر ۳۳ میں ایک سُم دکھلایا گیا ہے جس میں ٹو کے سامنے سے دیوار سُم کو ریتنے کے ذریعہ اُسے چھوٹا کیا گیا ہے نہ کہ دیوار سُم کی زمین پر رہنے والی سطح کو گھٹانے کے ذریعہ اور اچھے پیروں میں تو اس طرح کرنا ہی نہ چاہئے مگر ایسے پیروں

میں بن کے ٹو خلاف قاعدہ قدرتی دراز ہوں اور اُن کی اندرونی سطح پر فالتو سینگ



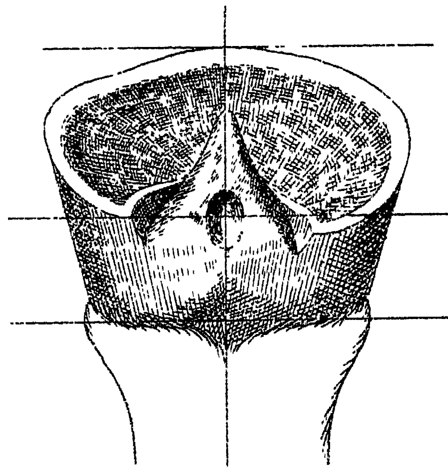
کا بڑھاؤ نہ ہوا ایسا کرسکتے ہیں"۔ اسٹمپیڈ اپ" ٹو جیسی شکل نمبر ۴۳ میں دکھلائی ہے یہ بہت بھدی ہوتی ہے جو سُم کو سامنے کی طرف سے کمزور کر دیتی ہے۔

ناہموار بیئرنگ سطح

جبکہ بے احتیاطی سے ریت کو استعمال کیا جاتا ہے تو ناہموار بیئرنگ سطح بر آمد ہو جاتی ہے۔ یا تو دیوار سُم ایک جانب سے نیچی اور دوسری جانب اونچی ہو جاتی ہے یا ایک ایڑی لقا یا پاؤں سے زیادہ گھٹ جاتی ہے یا ٹو کی ایک جانب ناہموار گی سے کم ہو جاتی ہے جو حصّہ بہت زیادہ گھٹا دیا جاتا ہے اُس کی شناخت یہ ہے کہ ریت کے ذریعہ بہت آسانی سے اُس کی تہ نکل آئے گی۔ بایاں پاؤں ایڑی کے باہر اور ٹو کے اندر کی طرف ماؤف ہوا کرتا ہے۔ دست چپ سے کام کرنے کا عادی نعلبند جسے پنجابی میں کھبا کہتے ہیں پیروں کے اُلٹی طرف ضرر رساں ہو سکتا ہے۔ آلہ ریت کی گرفت میں بے قابو رہنے سے بھی نقص ہو جاتا ہے اگر بالفرض کسی بائیں پیر کی اندرونی ایڑی کے طیار کرنے میں نعل بند آلۂ ریت کو بہت اندر کو لیجائیگا

تو دیوار بجانب ایڑی اور سکے اندرونی سول کی نسبت بہت نیچے رہ جاویگی اور ایسے پاؤں میں بجائے دیوار پر رہنے کے ہموار نعل کا بوجھ سول پر پڑا کرتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جلد ہی "بمرو نڑ ڈھیل" وقوع میں آتا ہے یعنے ایڑیاں کھُلی جاتی ہیں۔

سول کا چھیلکر اُتار ڈالنا۔ ایک گہری مجوّف شکل بنانے سے مندرجہ بالا نقص کے علاوہ ایک اور خرابی ہو جاتی ہے۔ یعنی ایسا کرنے میں ٹھیک دیوار سُم کے کنارے کے اندر سے سینگ اُتر جاتا ہے اور قدرتی سہارا ضایع ہو کر نعل کے لیئے بجائے ایک مضبوط اور چپٹی سطح کے صرف ایک تنگ کنارہ سا اُبھار نیوالی سطح کے طور پر رہجاتا ہے۔ چنانچہ شکل نمبر ۲۴ میں یہ نقص دکھلایا گیا ہے۔ نیز یاد رہے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ کنارہ مذکور چھُری



[illegible]

شکل نمبر ۲۴

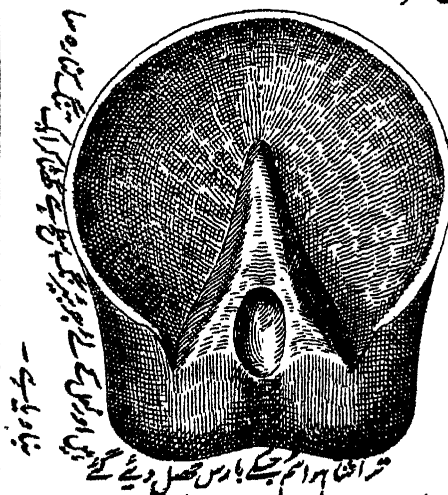
کی دبار کے موافق پتلا رہجاوے۔ پس ظاہر ہے کہ ایسا کنارہ گھوڑے کے وزن کو کسطرح برداشت کر سکیگا۔ لہذا جب یہ دبے گا تو نعل بھی دب جائے گا۔ گھنٹیوں کو اُٹھاتے ہی نعل ڈھیلا ہو جاتا ہے۔

دیوار سُم کا بہت زیادہ ریتنا۔ بہت ہوشیار نعلبند جو اپنے کام پر
بہت نازاں ہوتے ہیں اکثر ریت کو دیوار سُم کی سطح بیرونی پر بہت آزادی
سے استعمال کرنے کی طرف بہت مایل ہوا کرتے ہیں سُم کھُردرا ہو جاتا ہے
یا ممکن ہے کہ وہ کنارہ دار ہو جاوے۔ تب چکنا اور صاف کر دینے سے
اُسکی شکل اچھی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ انسان کا فرض ہے کہ سارا کام
صفائی سے کرے۔ گھوڑوں کے مالک اور سائیس لوگ نعلبندی کرنیکے
وقت گھوڑونکی ضروریات کو بھول جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت
زیادہ چھیلنے سے نقصان ہو جاتا ہے گو مضبوط پیر زیادہ تکلیف نہیں اُٹھاتا
مگر اُسکی طاقت اُسیوقت محفوظ رہسکتی ہے جبکہ سخت بیرونی سطح سے
ملحق رہے سینگ کے طبق بیرونی کو ریتنے سے اندرونی طبق سخت ہو جاتا
ہے اور جو مضبوطی کہ اس سے مطلوب ہوتی ہے وہ کسی درجہ تک کرختگی
اور خستگی میں مبدّل ہو جاتی ہے۔ نیز کالحز یعنے بند کے نیچے بہت زیادہ ریتنا
اُن کے اوپر ریتنے کی نسبت زیادہ مُضر ہوتا ہے۔ اُس کی بوجھ سہارنے والی
سطح اور بند کے مابین کی دیوار پر نعل لگتا ہے اور اُس میں ہی پریگون کیلئے چھید
ہوتے ہیں۔ لہذا یہ حصہ سب سے مضبوط اور سخت ہونا چاہئے لہذا پیر کے بنانے
میں اسے ضرورت سے زیادہ ہرگز چھیلنا نہیں چاہئے۔ یہ دستور پیر کے لئے خراب
ہے کہ کام کی صفائی کے لحاظ سے نعل کو بہت ملا کر لگایا جاتا ہے جسکے بعد
اگر کچھ سینگ ادھر ادھر کو نکلا رہے تو اُسے چھیل دیا جاتا ہے۔ کیونکہ ایسا
کرنے سے دیوار سُم کمزور پڑ جاتی ہے اور ہر دفعہ نعلبندی کے وقت اُسکے
بوجھ سہارنیوالی سطح خراب ہوتی رہتی ہے۔ سوداگر اسپان خاصکر ایسی
غلطی کیا کرتے ہیں کیونکہ وہ ظاہری شکل وصورت کی خوبی سے بڑھ کر

اور کسی بات کو نہیں سمجھتے بلکہ صرف اسی بات کے خواہشمند رہتے ہیں کہ نعلبندی خوب صفائی سے کیجاوے۔ خواہ کسی قسم کا نقصان بھی کیوں نہ ہوجاوے۔

ایڑیوں میں شگاف بنانا۔ یہ نعلبندی کے لئے بڑی سخت غلطی ہے اس سے ایڑیوں کی جانب دیوار سم کے کنارہ کا اور اُس کے ساتھ ہی فراگ کیجانب سے ایک ٹکڑے کا قطع کردینا مراد ہے جس سے پُشت پا کیجانب کشادہ ہوجاتی ہے یہ اسغرض سے کیا جاتا ہے کہ پاؤں اچھا کھلا ہوا دکھلائی دے چنانچہ شکل نمبر ۳۵ میں ایک پیر دکھلایا ہے جو ایسا کرنے سے مجروح ہوگیا اور اس طرح پیدا شدہ بتیر کیطرح کا

شکل نمبر ۳۵



شگاف بہت زیادہ قابل اعتراض ہے یعنی ایک تو اس سے ساختوں کا اجراء ایڑیوں کی طرف سے شکست ہوجاتا ہے دوسرے بے ضرورت سینگ اُتر جاتا ہے۔ اور پیر کمزور ہوجاتا ہے اور جبکہ دیوار سم کیساتھ دخل اندازی ہوتی ہے تو نعل کے لئے بئیرنگ سطح بھی چھوٹی پڑجاتی ہے اور یاد رہے کہ پشت پا کیطرف کی بئیرنگ سطح دیوار سم میں سب سے زیادہ ضروری سطح ہوتی ہے یعنی جتنی بڑی بئیرنگ سطح بجانب ایڑیوں کے ہوگی اتنے ہی بوجھ سہارنے کے لئے بڑی پیندی ہونیکے باعث جسم کا وزن برداشت کرنے میں آسانی رہیگی الغرض یہ سمجھو کہ ایسے سینگ کا چھیلنا جس سے یہ سطح چھوٹی پڑجاوے ضرور مضر ہوگا۔

سُم کا بہت زیادہ چھیل ڈالنا۔ یہ عمل بھی ایک غلطی ہے اگرچہ یہ سچ ہے کہ اگر
کسی ایسے پیر کو زیادہ چھیلا جائے جس پر کہ احتیاط سے نعل بٹھایا گیا تو کچھ عرصہ تک
اُس میں کچھ نقصان ہونا ممکن ہے مگر ہمیشہ بہت کم سینگ ہٹنے سے بہت زیادہ
سینگ کا بنا بہتر ہوتا ہے کیونکہ سینگ کے مضبوط غلاف سے پیر پر نعل لگانے اور اسکے
طیار کرنے کے وقت بہت محفوظیت رہتی ہے اور جس وقت تک کہ سینگ دباؤ
کے تھامنے اور بوجھ کے برداشت کرنے کو ہر طرف سے مضبوط رہتا ہے تب تک تمام
پاؤں پر ہموارگی سے بوجھ پڑتا رہتا ہے مگر جب سینگ کہیں سے پتلا پڑ
جائے گا تو ناہموار دباؤ پڑنے سے تھوڑے پیچھے کو دبکر پیر میں اگر فوراً لنگ
نہ پیدا ہو) نقصان ضرور پہونچ جائے گا۔

باب چہارم

بچھیرے اور اُنکے بغیر نعلبندی کے پاؤں

جن گھوڑوں کے پیروں پر نعل نہیں لگائے جاتے اُن میں ہمیشہ کم توجہی سے نقصان
ہوتا ہے اور گو اوّل مرتبہ نظر ڈالنے پر تو اس بیان سے یہ معلوم ہوگا کہ سُم
خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتا تھا مگر ایسی بات ہرگز نہیں بلکہ جب بلا نعل والے
گھوڑے واقعی قدرتی طور پر رہتے ہیں تو اُن کیلئے بڑی وسیع چراگاہیں اور
لامحدود آزادی حرکت کرنے کو درکار ہوگی کیونکہ ایسی صورت میں سُم کا بڑھنا اور

گھسنا دونوں برابر رہتے ہیں جس سے وہ بالکل موافق رہے گا مگر سُم کے زیادہ گھس جانے کی حالت میں گھوڑے کو آرام دینا پڑے گا تاکہ اُس کا نازک سُم پھر بڑھکر مکمل ہو جاوے اور تاوقتیکہ جانور کی آزادانہ حرکت سے اُسکا سُم برابر گھستا رہیگا تو زیادہ نہ بڑھنے پائیگا۔

مندرجہ بالا نقصان سے سینگ کے زیادہ بڑھاؤ سے پیدا شدہ نقصان مراد ہے جو ایسے گھوڑوں کے پیروں میں عاید حال ہو سکتا ہے جو اصطبل میں ہی بند رہیں یا چھوٹے چھوٹے تھانوں میں ہی رہتے ہیں۔ جہاں سُم کا قدرتی استعمال اُسکا بڑھاؤ اور گھسنا مساوی رکھنے کو ناکافی ہو سینگ کے زیادہ بڑھ جانے سے پیر کی شکل بھی بیڈول ہو جاتی ہے اور بھدّے پیروں کا خراب اثر جلد ہی باقی عضو پر پڑنے لگتا ہے۔ تمام گھوڑوں کے پیر بڑھتے بڑھتے ٹو کیطرف دراز ہو جاتے ہیں جس سے بوجھ تھامنے والی سطح (جبیر کہ ٹانگ مضبوطی سے تھمی رہتی) اپنی عمودی لکیر سے بہت دور آگے کو نکل جائیگی۔ اس کا اثر ٹانگ کی نسوں اور اُسکی جوڑوں پر بہت خراب پڑتا ہے۔ نیز زیادہ بڑھے ہوئے پیر ایڑیونکی جانب بہت اونچے ہو جاتے ہیں جس سے فراگ بھی اپنے حصّہ کے بوجھ سے محروم رہجائے گی اور اس سب کا نتیجہ یہ ہوگا کہ فراگ کے ضایع ہو جاکر اوس کے فعل کے خراب ہو جانے سے سُم سکڑ جائیگا سُم کا بہت زیادہ بڑھنا دیوار کی ایک سمت کو دوسرے کی نسبت زیادہ اونچی کر دینے کا باعث بھی ہو سکتا ہے اور یہ وہ حالت ہے جو خاصکر بچّوں میں ٹانگ کے ساتھ کم و بیش پیر کے دائمی اینٹھاؤ کا باعث بھی ہو سکتی ہے۔

سُم کی اینٹھی ہوئی شکلوں پر ٹانگ کا ری ایکشن اور پیر کے اندرونی حصّوں

میں سُم کے بے ترتیب بڑھاؤ سے صدمہ پہونچنا بالغ اور نشوونما یافتہ گھوڑوں کی نسبت بچوں میں زیادہ خطرناک ہوتا ہے کیونکہ بچھیروں کے ٹشوز زیادہ لچکدار ہونے کے باعث بہت آسانی سے باہر کے حالات کے مطابق مُڑ جائینگے۔ بلکہ زیادہ اغلب ہے کہ اُن کے فعل میں خلل واقع ہوکر وہ ہمیشہ کے لئے ماؤف ہوجاویں۔ مگر جن جانوروں میں نشوونما بند ہوجاتی ہے اُن کے ٹشوز ایسے نہیں ہوتے۔ بچھیروں کی ٹانگ اور پیر کا ایک دوسرے کیساتھ ری ایکشن ہونے سے خود بخود معیوب ٹانگیں سُدھر جاتی ہیں یا بعض عیب زیادہ ہونے نہیں پاتے۔

اگر سُم کی ایک جانب دوسری جانب کی نسبت اونچی ہو تو پاؤں کے اوپر کی طویل اُستخوان میں حالت عمودی سے باہر کو ہوجانے کی رغبت پائی جائیگی نیز اگر اندرونی سمت اونچی ہوگی تو فٹلاک باہر کو نکل آوے گی جس سے "ناؤک فی" ہوجانے کی بھی رغبت نہ رہیگی اگر سُم کی بیرونی طرف اونچی ہوگی تو فٹلاک کے اندر کیطرف مُڑ جانے سے ٹانگ میں خم کھا جانے کی رغبت کا احتمال بھی نہ رہیگا پیر کے تمام ناہموارگیوں سے زیادہ تر تو ٹانگ ہی ماؤف ہوا کرتی ہے۔ مگر اُن کا اثر یہیں تک محدود نہیں رہتا بلکہ کچھ کم درجہ تک اوپر کی اُستخوانوں تک بھی پہونچتا ہے جس سے گھٹنے اور ہاک کی حالت میں بھی کسی درجہ تک ضرور فرق آجائیگا۔ جس بچھیرے کی ٹانگیں خوش اُسلوب اور اچھی ساخت کی ہوں اُس کے پیروں کو ہموار رکھنا کافی ہوگا۔ مگر معیوب ٹانگوں والے گھوڑے کے پاؤں اسی طرح رکھنے چاہئیں کہ اُن کے اثر معکوس سے ٹانگوں کا عیب بھی پنہان ہوجاوے۔ لیکن ایسا کرنے میں کچھ عرصہ ضرور لگیگا۔ اور چونکہ سُم ہمیشہ بڑھتا

رہتا ہے جس میں حوادث سے صدمات پہونچتے رہنے کا ہمیشہ امکان ہوتا ہے لہذا نعل کو ہی اس طرح لگانا چاہیئے کہ مطلوبہ اثر پیدا ہوجاوے سُم کی بہتر ائی کے لئے پیر کو تو ہموار رکھا جاتا ہے مگر نعل ایک جانب سے اونچا اور ایک طرف سے نیچا بنایا جاتا ہے۔ اور اس طرح سے خفیف سا متواتر زور ڈالا جاتا ہے تاکہ ٹانگ میں اگر بیڈول بناوٹ کی کچھ رغبت ہو بھی تو معکوس اثر سے رفع ہوجاوے نیز ٹڈو اور ایڑیوں کے باہمی تعلقات بھی بنا دیئے جاویں تاکہ ٹانگ پر اثر پہونچے جبکہ سامنے کی پاسٹرن بہت زیادہ ٹیڑھی ہوں تو ایڑیوں کی جانب سے موٹا نعل لگا دینے پر اس عیب کے بڑھنے کی رغبت کم ہوجاوے گی جبکہ گھٹنے غیر واجب طور پر باہر کو نکلے ہوئے ہوں تو ٹوکیطرف سے موٹا نعل لگا دینے پر وہ پیچھے کو اپنی اصلی جگہ آجاوینگے جبکہ ہاکس بہت زیادہ اندر کو مڑ گئی ہوں تو ایسا نعل لگانا چاہیئے جسکی اندرونی شاخ سب سے اونچی ہو جسکا اثر معکوس اسے درست کردیوے گا لیکن ایسا نعل جسکی بیرونی شاخ سب سے اونچی ہو لگانے سے جوڑوں میں قریب تر نکل آنے کی رغبت پیدا ہوجاوے گی۔

جبکہ چرائی کے وقت جانوروں کی نعلبندی کیجاتی ہے تو اکثر یہ فراموش ہوجاتا ہے کہ سُم بڑھتا تو رہتا ہے مگر گھستا بالکل نہیں جسکے باعث چند ہی ہفتوں میں پیر پھر ناہموار ہوجاتا ہے۔ لہذا پانچ ہفتہ کے بعد نعلوں کو ضرور بدلوا دینا چاہیئے یعنے نعل اُتار کر سُم کو حسب ضرورت آرہ ریت سے گھسکر از سر نو نعل لگا دینے چاہئیں۔

یہ یاد رہے کہ تندرست پیروں میں جو صرف بڑھ گئے ہوں بہت ہی

خفیف وضل اندازہ ہی کی ضرورت پڑے گی یعنے ایسے پیروں میں نہ کچھ کاٹا
جائیگا، ورنہ فراگ یا سول کے چھیلنے کی ضرورت پڑے گی۔ بلکہ صرف یہ درکار
ہوگا کہ دیوار سُم کے زیرین کنارہ کو ریتی سے اتنا رگڑ دیویں کہ ایڑیاں اس
قدر اونچی نہ رہیں جو فراگ زمین سے اُٹھا رہے جیسا کہ اوپر بتلایا جاچکا ہے
کہ اگر زمین کو چھوتا نہ رہیگا تو فراگ سوکھ کر سُکڑ جائے گا۔ نیز اسلئے رگڑنا
ضروری ہے کہ ٹو اتنی زیادہ دراز نہ رہے کہ ٹانگ کے جوڑوں اور نسوں پر
کھچاوٹ پڑتی رہے اور اسلئے کہ سُم کی ہر دو جانب برابر اونچائی رکھیں۔
سٹڈ کے گھوڑے کی محنت اور زیادہ خوراک ملنے کے باعث پیروں
کے امراض میں مبتلا ہونے کے لئے مستعد رہتے ہیں لیمی نائیٹس کی بیماری
سے صرف لنگ ہی پیدا انہیں ہوتی بلکہ سانڈوں میں موت بھی واقع ہوجاتی
ہے ایسے ہی بچہ دینے کے وقت گھوڑیاں بھی اس میں ہلاک ہوجاتی
ہیں اور گو اسکی بابت یہ کہہ دینا تو محض غلط ہے کہ لیمی نائی ٹس بالکل غفلت
سے اور غیر تناسب کے پیروں میں ہی وقوع میں آتا ہے مگر یہ ضرور ہے
کہ قریباً ہر حالت میں مرض لیمی نائیٹس کے ساتھ یہ نامناسبت بھی ضرور
موجود ہوتی ہیں اور جسقدر یہ زیادہ ہونگی ویسے ہی مرض بھی خراب تر
ہوجائے گا۔ لہذا مجھے یقین کامل ہے کہ سُم کو قدرتی شکل میں رکھنے کے
لئے جس قدر زیادہ توجہ دیجاوے گی اتنا ہی بہت سے حالات میں امراض
یا روکے جاسکیں گے۔ خواہ اصلیت مرض پر کچھ بھی اثر نہ پڑے۔
تمام گھوڑوں خصوصاً بچوں میں جو اپنے گردونواح میں قدرتی طور پر سُم کو گھسنے
سے محفوظ رکھتے ہیں سُم پر وقتاً فوقتاً تھوڑی سی بھی توجہ مبذول کرتے
رہنے سے اُنکی ٹانگیں اور پیروں کو زیادہ تندرست اور اچھی ساخت کے بنا سکتے ہیں۔

جو گھوڑے کہ اصطبلوں میں پرورش پاتے اور محصور چراگاہوں میں چرائے جاتے ہیں عموماً قیمتی جانور ہوتے ہیں اور ایسے ہی جانوروں میں سُم کے زیادہ بڑھ جانے سے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ایسے حالات میں ان جانوروں کے پیروں پر بہت زیادہ توجہ مبذول کرنا ان کی صحت کو قائم رکھ سکے گا اگر مختلف اسباب کی تاثیرات کا دریافت کرنا ہمیشہ ممکن ہوا کرتا تو اکثر معلوم ہو جایا کرتا کہ ہڈیوں کا گول ہو جانا۔ پاسٹرن کا سیدھا پڑ جانا اور گھٹنوں کا جھکنا صرف بچھیروں کے بلا نعلبندی شدہ پیروں کو غفلت سے رکھنے کے باعث وقوع میں آتے ہیں۔

باب پنجم

نعل اور اُن کے مُتعلقات

گھوڑے کا نعل لوہے یا فولاد کا ٹکڑا ہوتا ہے جو پریگوں کے ذریعہ دیوار سُم پر اس طرح باندھا جاتا ہے کہ کم و بیش سُم کی بیئرنگ سرفیس کو ڈھک لیوے۔ جملہ معمولی قسم کے نعلوں میں اندرونی اور بیرونی دو شاخیں ہوتی ہیں۔ سُم کا اگلا حصہ جہاں یہ دونوں شاخیں ملتی ہیں اصطلاح میں ٹو کہلاتا ہے جس کی بالائی سطح کو جس پر سُم قائم رہتا ہے اصطلاح میں سطح پا کہتے ہیں اور سطح زیرین کو گراؤنڈ سرفیس (یا سطح نعل بجانب زمین) کہتے ہیں۔ عنیاشچہ "فلرنگ" گراؤنڈ سرفیس پر کیا جاتا ہے اور عمل "سیٹنگ" سطح پا پر۔ نعلوں کی ساخت اور اُن کی ضروریات کے لحاظ سے نعل کے

مختلف نام رکھے گئے ہیں۔ مثلاً "فلرڈ" قسم کے نعل "سٹیمپڈ" قسم کے نعل "فلیٹ شوز" یعنی چپٹے نعل اور کالکیں والے نعل وغیرہ۔ جن کی بابت ذیل میں مشرح ذکر کریں گے۔

نعل کل کے ذریعہ یا ہاتھ سے بنائے ہوئے ہوتے ہیں مگر اس ملک میں کل کے ذریعہ بنائے ہوئے نعل بہت کم استعمال میں آتے ہیں۔

نعلوں کا طیار کرنا اور اُنکی شکل

جن میں اگلے پاؤں کے نعل تو نئے آہن سے اور پچھلے پیروں کے نعل پُرانے نعلوں کو آگ میں تپاکر ہتھوڑوں کے ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ سو غالباً اس سے اچھا کوئی طریق نہ ہوگا کہ مستعملہ لوہے سے سخت اور مضبوط نعل بنائے جاسکیں جو گھِسنے نہ پائیں گے نعلبندی کی تجارت کا یہ دستور رہے کہ اپنے ہمیشہ کے گاہکوں کے مفید مطلب نعلوں کا ذخیرہ رکھا جاوے جس میں سے ہر ایک گھوڑے کے پاؤں کے مطابق مختلف قدوں کاوں کے نعل منتخب کرکے لگائے جاویں۔

گھوڑوں کے نعل بنانے کے لئے مختلف اشیاء آزمائی جاچکی ہیں۔ چنانچہ دبا ہوا اور سخت شدہ چمڑا بھی آزمایا گیا مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی۔ اسی طرح ولکینائٹ یعنی سخت ربڑ کے نعل بھی بنا کر آزمائے گئے مگر نکمے۔ نیز موٹی تہوں کے کاغذ کے سوتے نعل بھی اطمینان وہ ثابت نہیں ہوئے۔ فولاد کے نعل بھی بہت زیادہ اور مختلف شکلوں کے بنائے گئے مگر اس کا حسب مرضی موڑنا وغیرہ بہت مشکل ہے مثلاً جیسے کہ سارے نعل قریباً ٹھیک بٹھاتے ہی لگا دئیے جاتے ہیں جس سے انہیں بہت جلدی سے پانی میں ڈالکر ٹھنڈا کرنا پڑتا ہے تو اگر فولاد کے نعلوں کو اس طرح کیا جاوے تو وہ

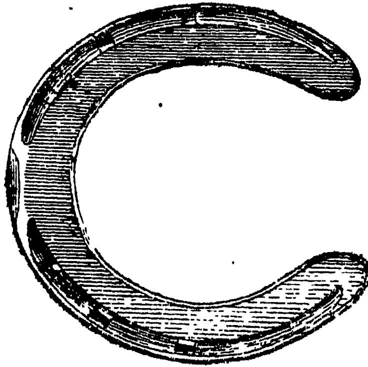
اس قدر سخت ہو جائیں گے کہ تا وقتیکہ نعل ٹوٹ نہ جاوے بہت زیادہ چکنی اور ہموار گلیوں میں وہ خوفناک طریق سے پھسل جانے والے رہیں گے۔ پس نعل سازی کیلئے اُس لوہے کے برابر اور کوئی شے نہیں ہو سکتی جو ایسا نرم ہو کہ ہتھوڑے سے کوٹ کر مطلوبہ ساخت اور شکل کا بنایا جا سکے۔

ایسے آہن کی مختلف قد کی سلاخیں دستیاب ہو سکتی ہیں جن سے کسی شکل و کسی ہی وزن کا نعل بنایا جا سکے پھر اس کے پرانے نعلوں کو بار بار آگ میں تپا کر ہتھوڑے کے ذریعہ درست کر کے کئی بار کام میں لا سکتے ہیں۔

ہر قسم نعل ذیل کی خصوصیتیں ضرور ہونی چاہئیں یعنی یہ کہ وہ ہلکا ہو تا کہ چند پرچوں کے ذریعہ بآسانی حفاظت سے قائم رہ سکے۔ اور کم از کم تین ہفتہ یا ایک ماہ تک نہ گھسے اور گھوڑے کے پیر کو اچھی طرح گرفت کئے ہوئے لگ جاوے یہ بھی خیال رکھا جاوے کہ تمام نعل صحیح و سالم بنائے جاویں جن میں کوئی شق ہرگز نہ رہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اول نعل صرف اس غرض سے ایجاد ہوئے تھے کہ پیر گھسنے نہ پاوے لہذا سب سے اعلےٰ تجویز یہ ہونی چاہئیے کہ یا تو پیر کی زمین پر رہنے والی سطح کیساتھ ایک پتلا سا پتر یا صرف دیوار سُم زیرین کنارے سے ایک تنگ ٹکڑا توڑ کر لگا دیا جاوے اور تجربہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان ابتدائی شکلوں کو بدلکر بہتر بھی کر سکتے ہیں چنانچہ چند نمونہ خاص حالات کے لئے طیار ہوئے بھی ہیں۔ اچھے ہوشیار نعلبند کو تو ایسی ہدائیتوں کی ضرورت نہیں ہوتی کہ کیسے کام کرنا چاہئیے۔ مگر خراب اور نکمے نعلبند کی بابت یہ بھی شبہ رہتا ہے کہ تحریری ہدائتیں بھی اُس کیلئے کچھ مفید ہو سکیں گی گو یہ ضرور یاد رہے کہ بعض دفعہ ممکن ہو سکتا ہے کہ بہت اچھی ساخت کا نعل بھی کسی گھوڑے کے پاؤں پر ٹھیک نہ لگے اور بہت بھدا خراب ساخت کا نعل اگر ٹھیک بیٹھ جاوے تو مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ پس نعل بنانے اور لگانے

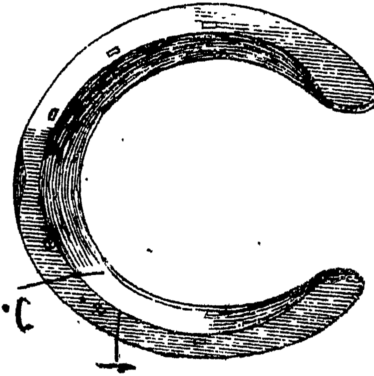
کے لئے انسان کو معمولی لوہار سے زیادہ قابلیت درکار ہوگی یعنے اس کام کیلئے ایسا نعلبند ہونا چاہیئے جس کو گھوڑے کے پیر اور نعل کی شکل وغیرہ مفصلہ ذیل یاد ہوں

شکل نمبر ۳۳



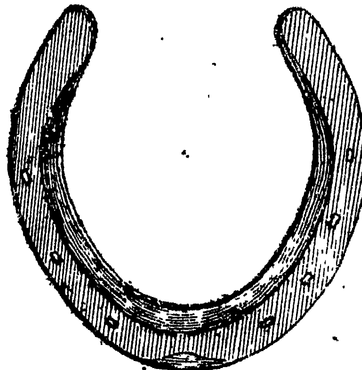
اگلا دہنا نعل نیچے سے ایسا دکھائی دیتا ہے

شکل نمبر ۳۴



اگلا دہنا نعل اوپر سے دکھلایا ہے
(ا) زمینی سطح (ب) بیرونی سطح

شکل نمبر ۳۵



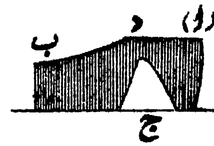
پچھلا پاء چپ اوپر سے دکھلایا ہے

کا علم کہ کیسا نعل درکار ہوتا ہے ضرور رہے۔
(۱) عمدہ نعل بالکل سُم کے مطابق ہونا چاہیئے۔ لہٰذا نعل بنانے کے وقت نعلبند کو یہ ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ جو نعل وہ بنا رہا ہے کس قسم کے پیر کے لئے مطلوب ہے یعنی یہ کہ آیا اگلے پیر کا نعل ہے یا پچھلے کا۔ نیز راست کا ہے یا چپ کا کیونکہ یہ سب مختلف شکل وصورت کے ہوتے ہیں۔ نیز خاص قسم کے تغیرات بعض وقت ہر ایک میں درکار ہوتے ہیں۔ اشکال ۳۶ و ۳۷ و ۳۸۔ لہٰذا اس بات پر زیادہ زور نہیں دیا جا سکتا کہ نعلبند کو بیئرنگ سرفیس اور اُس کے مطابق نعل باندھنے سے اچھی طرح پر ماہر ہونا چاہیئے۔ اور نعل ہمیشہ جوڑے بنائے جاویں۔ یعنے ایک پاء راست کا اور ایک چپ کا۔
(۲) نعل کی چوڑائی اور موٹائی۔ نعل کی چوڑائی کا انحصار اول تو سُم کی شکل پر یعنے اس بات پر ہوتا ہے کہ سُم تنگ ہے یا کشادہ۔ دوئم۔ دیوار سُم کی موٹائی (جو بہت ہی ضروری سوال ہے) پر علی العموم دیوار سُم اور سفید لکیر کی موٹائی سے دوچند کافی ہوتا ہے لہذا اُن کی چوڑائی $\frac{3}{4}$ سے $1\frac{1}{4}$ انچ تک ہوگی۔ یہ ظاہر ہی ہے کہ تنگ سُموں کی نسبت چوڑے سُم کو چوڑا نعل لگتا ہے پھر چونکہ دیوار سُم کی موٹائی مختلف پیروں اور مختلف مقامات میں مختلف ہوتی ہے لہذا نعل بھی اُسکے مطابق ہی بنانا چاہیئے۔ مگر بہت چوڑائی سے کیچڑ والی یا برفانی سڑکوں پر پھسل جانیکا زیادہ احتمال ہوجاتا ہے۔ علاوہ بریں گھوڑے کے قد اُس کے وزن اور کام کی مطابقت اور سڑکوں کے لحاظ سے بھی نعل کی موٹائی کم وبیش کی جاسکتی ہے جو $\frac{3}{8}$ سے $\frac{3}{4}$ انچ تک یا اس سے بھی زیادہ کیجا سکتی ہے۔
نعل علی العموم اتنے موٹے ہونے چاہئیں کہ اگر معمولی کام کرنے والے تندرست ٹانگوں والے گھوڑے کو باندھے جاویں تو ۴ ہفتہ تک ضرور کارآمد رہیں۔ نعلوں کی

موٹائی سب کی سب عموماً ہموار رکھی جاتی ہے مگر اس قاعدہ میں کبھی کبھی مستثنیات بھی ہو جاتے ہیں مثلاً چپٹے نعل کبھی کبھی ٹو کی جانب سے موٹے بنائے جاتے ہیں اور کبھی ایڑی کی طرف سے اور اس قسم کی ضرورت کا فیصلہ پرانے نعلوں کی حالت کو دیکھ کر کیا جا سکتا ہے۔

(۳) نعل کی بالائی یا سُم کو لگنے والی سطح میں ایک بیئرنگ سطح ہوتی ہے۔ اور دوسری سٹیپڈ سطح جیسا کہ شکل نمبر ۳۷ میں (ا) بیئرنگ سطح یعنی نعل کے اُس حصّہ کو دکھلاتا ہے جو دیوار سُم بلا توصل لگتا ہے یہ حصّہ بالکل سیدھا اور تمام دیوار سُم کی بیئرنگ سطح کو معہ سفید لکیر اور سینگ دار سول کے بیرونی محیط کے تنگ چھلے کو ڈھک لینے کے لئے کافی چوڑا بنایا جاتا ہے مگر نعل بنانے میں یہ معلوم کر لینا ہمیشہ ممکن نہیں ہوتا کہ دیوار سُم کی بیئرنگ سطح کس قدر چوڑی ہو گی گو یہ کچھ ضروری بات بھی نہیں ہے کیونکہ نعلبندی

نمبر ۳۹



اگلے نعل میں ایک نیل ہول کا آڑا تراش اصلی قد کا

(ا) بیئرنگ سطح (ب) سٹیپڈ سطح۔
(ج) فلرنگ (د) سوراخ نعل

کے وقت حسب ضرورت آسانی سے نعل کو کچھ زیادہ چوڑا یا قدرے تنگ کر سکتے ہیں۔ نیز بوجھل گھوڑوں کے نعل ہلکے گھوڑوں کی نسبت ہمیشہ قدرے چوڑی بیئرنگ سطح کے بنائے جاتے ہیں مگر اس سطح کا سٹیپڈ حصّہ (شکل نمبر ۳۷ (ب) (جو مارفی سول کے بالمقابل اور اسکو چھوتا ہوا نہیں ہوتا) سول کی حالت کے مطابق کم و بیش کھوکھلا بنایا جاتا ہے مگر بیئرنگ سطح میں اور اس میں ہمیشہ فرق رکھنا چاہیئے۔ جن گھوڑوں کے بہت محدب سول ہوں اُن کے نعل میں

سٹینگ درکار نہیں ہوتا بلکہ صرف اندرونی کنارۂ نعل کو گول کر دینا کافی ہوگا
جیسا کہ پچھلے نعلوں کو عام طور پر کر دیا جاتا ہے شکل نمبر ۳۸ - اور اندرونی کنارۂ نعل
اس غرض سے گول کیا جاتا ہے کہ نعل کا دباؤ سول پر بالکل نہ پڑے - اگلے نعلوں کی
سطح سم پر گہرا سیٹنگ درکار نہیں ہوتا بلکہ $\frac{1}{4}$ انچ تک کافی ہوتا ہے مگر اس کی
چوڑائی مختلف یعنی کُل بالائی سطح کی چوتھائی یا نصف کے برابر رکھی جاتی ہے
اور تندرست سُموں کے لئے اس سے زیادہ سیٹنگ مُفید ہونے کی نسبت
نقصان وہ زیادہ ہوتا ہے - مگر یہ دیکھ لینا نعلبند کا پہلا فرض ہے کہ نعل کا اندرونی
بالائی کنارہ گول کر دیا گیا ہے -

نعل کی سطح زیرین میں نیل ہولز یعنے پرگیوں کے سوراخ ہوتے ہیں جو کبھی تو
معہ فلرنگ اور کبھی بلا فلرنگ کے ہوا کرتے ہیں - فلرنگ یا جوف پریگ سے وہ
جوف مُراد ہے جو نعل کے بالائی کنارے کے نزدیک ہوتا ہے اور جس میں
پرگیوں کے سوراخ بنائے جاتے ہیں - یہ جوف (فلرنگ) کبھی تو ایک سرے سے
دوسرے تک ہوتا ہے اور کبھی علیحدہ سوراخ کے لئے علیحدہ علیحدہ جوف (فلرنگ)
بنایا جاتا ہے -

جبکہ اِن جوفوں کے درمیان فاصلہ رکھا جاتا ہے تو $\frac{1}{2}$ اور $\frac{1}{4}$ سے $\frac{3}{4}$ انچ
تک ایڑیوں کی جانب کا حصہ بلا جوف چھوڑ دیا جاتا ہے - یہ فلر لوہے کی کم از کم
$\frac{1}{4}$ موٹائی تک بنانا چاہئیے جس کے مُطابق نعل کی چوڑائی کا فیصلہ بھی ہو جاویگا
شکل نمبر ۴۰ ج) اور اس فُلر کے ہر دو کنارے اس لئے ٹیڑھے رکھے جاتے ہیں
کہ سوراخوں میں مُناسب طور پر پریگ لگائی جا سکیں - جبکہ اندرونی کنارہ سطح نعل
پر عمودی اور سیدھا ہوتا ہے تو پریگوں کے اندر کی طرف کو نکیلا جانیکا خطرہ
رہے گا - علی ہذا القیاس فُلر کا بیرونی کنارہ بھی تیز نہ رکھا جاوے بلکہ یہ خیال

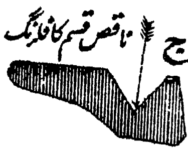
کرکے کہ بجانب ٹو پر میخیں زیادہ گہری لگائی جاتی ہیں یہ کنارہ سامنے کیطرف

شکل نمبر ۴۰









چار فلرڈ قسم نعلوں کا ترچھا تراش

قدرے کشادہ بنانا چاہیئے فُلرنگ بہت ضروری تو نہیں ہوتا کیونکہ ویسے ہی ٹھکے ہوئے پریگوں کے نعل سے بھی گھوڑا اچھا کام کرسکتا ہے مگر کچھ فائدہ مند ضرور ہوتا ہے۔ اوّل اس وجہ سے کہ اِس سے نعل ہلکا ہو جاتا ہے دوئم نعل کی زمین پر رہنے والی سطح کے کُھردرا ہو جانے سے کسی قدر پھسلنے سے باز رکھتا ہے۔ سوئم اس سے نعل بہت مُفید ہو جاتا ہے۔ چہارم ایسے نعل کے پریگ آسانی سے ہدے جاسکتے ہیں جس نعل کو فُلرنگ بنانا منظور ہے اُس کا بیرونی کنارہ ٹیڑھا رکھا جاوے ورنہ اندر کا بیرونی کنارہ فُلر یا جوف کے باعث بہت زیادہ باہر کو نکلجائے گا۔ نیز یہ بیرونی کنارہ نیچے سے ذرا اندر کی جانب یعنی محیط نعل سطح سُم کی نسبت سطح زمین کی طرف سے کسی قدر چھوٹا رہنا چاہیئے ورنہ نعل بھاری ہو جاویگا اور اُس کے ڈھیلا ہو کر گر جانے کا خطرہ بھی رہیگا نعل کا اندرونی کنارہ گول کرکے صاف کر دینا چاہیئے۔

پریگوں کے سوراخ۔ شکل نمبر ۳۷ و ۳۹۔ اِن کی شکل سمت تقسیم اور انکی تعداد بڑی ضروری بات ہے جنکی بابت بہت محتاط ہونا چاہئیے۔ اور یہ خوب اچھی طرح یاد رکھنا چاہئیے کہ تا وقتیکہ نعل بالکل گھِس نہ جائے پریگ ایسی مضبوط رہے کہ ہرگز ڈھیلی نہ پڑے۔ اسی لئے پریگیں گھنڈی والے سرونکی اور نعل جوف دار بنائے جاتے ہیں تاکہ اِن میں پریگوں کے سرے اچھی طرح ٹھونک دئے جاویں۔

جہاں تک ہو سکے اِس امر کا خیال رکھّا جاوے کہ نعل کو تھوڑی پریگوں کے ذریعہ خوب مستحکم کر دیا جاوے جیسپر مائلز صاحب کہتے ہیں کہ بعض وقت صرف تین پریگوں سے ہی کافی اور اچھّی مضبوطی سے نعل کو مستحکم رکھ سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ ہر پریگ سے جو سوراخ ہوگا اُس سے دیوار سُم کمزور ہوتی جائیگی۔ تجربہ سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ عموماً ۶ سوراخ پریگ لگانے کو کافی ہوتے ہیں۔ البتہ بھاری بہت کلاں خاصکر پچھلے نعلوں میں کبھی ۷ یا ۸ پریگیں بھی درکار ہو سکتی ہیں۔ اس میں بھی جو نعل اچھّی طرح فٹ کیا ہوا ہوتا ہے وہ تو ٹھیک بیٹھ جائیگا مگر ناقص نعل آٹھ یا دس پریگوں کے ذریعہ بھی ٹھیک نہ بیٹھے گا ہر سوراخ **نعل** کی شکل کا صاف اور کُشادہ ہووے۔ اگلے پیروں میں یہ سوراخ نعل کے اگلے نصف حصّہ میں اس طرح بنانا چاہئیے کہ پیر کی لچک میں کچھ نقصان نہ پہونچے اور نعل کے بیرونی چوتھائی میں جو آخری سوراخ ہو وہ نعل مذکور کو برابر دو حصّوں میں منقسم کرنے والی فرضی لکیر سے $\frac{13}{16}$ سے $\frac{3}{8}$ انچ سے زائد پیچھے کو نہ بنایا جاوے یعنے جہانتک ممکن ہو نعل کی اندرونی شاخ کے بالکل متصل ہو نیز سوراخوں کی سمت دیوار پا کی ترچھی حالت کے مطابق ترچھی رکھّی جاوے۔ لہذا اُنکے سوراخ اندر کو ٹیڑھے ہے

رہیں۔ اور پہلوی سوراخ قدرے کم ٹیڑھے ہوں اور کوارٹرز کے سوراخ کی نوک بالکل اوپر کو سیدھی رہنی چاہئے۔

(۵) **کلپ**۔ یہ چھوٹے چھوٹے چپٹے ابھار اوپر کو نکلے ہوئے ہوتے ہیں جو بذریعہ آلہ **اینول** کے کنارے پر اُٹھا دئے جاتے ہیں۔ ہر کلپ کی بیندی مضبوط اور مستحکم ہونی چاہئے مگر یہ اوپر سے پتلا بنایا جاتا ہے تاکہ تھوڑے سے چند ضرب لگا کر دیوار سم کے ساتھ موڑ دیا جاوے۔ اس غرض کے لئے کہ اُس سے دیگر حصوں کو نقصان نہ پہونچے کلپ مذکور کے اردگرد کے کنارے ڈھالو بنا دئے جاتے ہیں۔ نیز اگلے پیروں کی نسبت پچھلے پیروں کے نعلوں میں مضبوط کلپ لگانے چاہئیں۔ ہلکے نعلوں میں یہ کلپ صرف اس قدر اونچے ہوں جتنا کہ نعل موٹا ہے۔ پھر جس موقع پر کہ کلپ لگائے جاویں اُس کے لحاظ سے اون کے نام بھی رکھ لئے جاتے ہیں مثلاً ٹو کلپ کوارٹر کلپ۔ اور ہیل کلپ وغیرہ۔ اِن کے لگانے سے یہی غرض ہوتی ہے کہ نعل مستحکم رہے یا یہ کہ وہ جنبش نہ کھانے پاوے۔

نعلوں کا وزن۔ جتنا ہلکا نعل بنایا جا سکے اُتنا ہی بہتر ہوتا ہے۔ وزنی نعل کچھ فایدہ مند نہیں ہوتا بلکہ وزن اسلئے مجبوراً رکھنا پڑتا ہے کہ وہ گھسنے نہ پائے کیونکہ گو نعلوں کا سم پر سے بار بار اُتارنا بہ نسبت بلا نعل رکھنے کے کم خطرناک ہوتا ہے۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ جتنا بھاری نعل ہوگا اُسی قدر کم گھسیگا۔ بلکہ خلاف اس کے ممکن ہے کہ بھاری نعل کا دباؤ اسطرح منقسم رہے کہ ہر طرف سے جلد گھس جاوے جبکہ اُس سے نصف وزن کا نعل اگر مناسبت سے بنا ہوا ہو تو بہت عرصہ تک لگا رہ سکتا ہے۔ اور یہ عام طور پر دیکھنے میں بھی آیا ہے کہ بعض گھسے ہوئے نعل اُتر جانے کے بعد

بھی بعض نئے نعلوں سے زیادہ وزنی ہوتے ہیں جو اُسی گھوڑے کو لگائے جانے پر سابقہ بھاری نعلوں کی نسبت زیادہ عرصہ تک قایم رہتے ہیں۔ جب کسی گھوڑے کے نعل جلد جلد گھس جاتے ہوں تو نعلبند کو صرف یہہ ہی نہیں سمجھنا چاہیئے کہ نعل کا وزن بڑھانا ضروری ہے بلکہ یہ بھی کوشش کرنا چاہیئے کہ شاید نعل کی شکل بدلنے سے لوہے کے وزن کو مختلف طریق سے پھیلا کر اُسے زیادہ عرصہ تک قائم رکھ سکیں۔ مثلاً تھکے ماندے گھوڑوں کے نعل اچھے تیز و فربہ گھوڑوں کی نسبت جلد گھس جاتے ہیں۔ ایسے ہی جو گھوڑے متواتر پھسلتے رہتے ہیں اُن کے نعل بھی مضبوطی سے قدم جما کر چلنے والے گھوڑونکی نسبت جلد گھس جاتے ہیں اور یہہ مندرجہ بالا ہر دو صورتیں بہت کچھ بھاری نعلوں کے باعث ہو سکتی ہیں کیونکہ بھاری نعل کے وزن سے ٹانگ تھک جاتی ہے اور چوڑے و چپیٹے نعلوں سے پاؤں پھسل جاتے ہیں۔ بعض گھوڑوں کے نعل کا کوئی خاص حصہ زیادہ گھس جایا کرتا ہے (عموماً ٹو کی طرف یا بجانب ایڑی) لہذا ایسی صورت میں بھی نعل کو موٹا کر کے وزن بڑھا دینے کی نسبت گھسے ہوئے حصّہ کو رگڑ کے مقام سے بچا کر اوپر کو لوٹ دینے سے اچھّی طرح محفوظ کر سکتے ہیں۔ علاوہ بریں بھاری اور وزنی نعل کے مستحکم رکھنے کے لئے زیادہ اور لمبی پرنگیں درکار ہوتی ہیں جو درحقیقت خراب بات ہے۔ گو اکثر یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ وزنی نعل سے ہلکے کی نسبت گھوڑا اچھّا چلتا ہے کیونکہ بھاری نعل پاؤں کو اچھّی طرح محفوظ رکھتے ہوئے جنبش وغیرہ سے بچائے رکھتا ہے۔ اگر اچھّا چلنے کی اصطلاح سے صرف یہ ہی مُراد ہے کہ جانور اپنے پاؤں کو ذرا زیادہ اُٹھائے جس سے

گھٹنے کو بھی کچھ زیادہ خم دینا پڑے گا تو میں بھی اس سے متفق ہوں اور یہ اس وجہ سے نہیں ہوتا کہ گھوڑا کم جنبش معلوم کرنے کے باعث کسیقدر زیادہ آزادانہ چلا کرتا ہے بلکہ قدرتی اختیار کے باعث ہوتا ہے یعنی گھوڑے کے پیروں پر جو وزن جا پڑتا ہے اُسے اُٹھا کر ہلکا کرنے کی غرض سے جانور کو اپنے بازو کے عضلات سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے۔ ایسا ہی قدم نکالنے کے لئے جبکہ گھوڑوں کے پیروں سے گولیوں اور چھیچھڑوں کی تھیلیاں باندھی جاتی ہیں تو تب بھی وے اسیطرح بازو کے عضلات سے زیادہ کام لیا کرتے ہیں۔ تندرست پاؤں میں تو جنبش کے بچاؤ کے لئے مصنوعی امداد درکار نہیں ہوتی مگر جب خراب نعلبندی سے پاؤں مجروح ہو جاتا ہے۔ تو بعض وقت وزنی اور خاص شکل کے نعل لگا دینے سے آرام ملجاتا ہے۔

ذیل میں اوسط وزن ہر قسم کے ایک نعل کا دیا جاتا ہے جو اُٹھی اونچے گھوڑوں کو لگائے جاتے ہیں۔

گھوڑدوڑ کے جانور کے لئے۔	۲ سے ۴ آونس تک
ہیکس یعنی کرائے کی گاڑی و ٹمٹم وغیرہ کے اور شکاری گھوڑوں کو	۱۵ سے ۱۸ آونس تک
امیروں کی سواری گاڑی کے گھوڑوں کو	۲۰ سے ۳۰ آونس تک
آمنی بس یعنی جو بھیہ گاڑی کے گھوڑے کو	۳ سے ۳½ پونڈ تک
ڈرے یعنی بوجھ کھینچنے والے گھوڑے کو	۴ سے ۵ پونڈ تک۔

نعل کی موٹائی اور چوڑائی۔ اِس غرض کیلئے کہ نعل ضروری مقدار تک ہی گھسیں۔ اُن کی موٹائی چوڑائی زیادہ کی جاتی ہے اور اگر ہم ایک

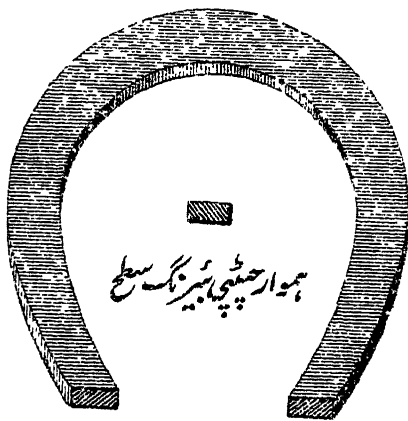
نفع ونقصانات کو تھوڑا بھی مدنظر رکھیں تو ہمکو ایسے نعلوں کے فوائد فرداً فرداً
اچھی طرح معلوم ہو سکتے ہیں۔ مثلاً میں کہہ سکتا ہوں کہ کسی تندرست پاؤں میں صرف
اوسے ڈھکنے کے لئے یا حفاظت سول کے لئے چوڑا نعل لگانا بالکل ضروری نہیں
ہوتا مگر معیوب سول کو کبھی کبھی محفوظ رکھنا پڑتا ہے مگر تندرست کو کبھی نہیں۔
لہذا چوڑے نعل کی بابت جو کہا جاتا ہے کہ اس سے پیر محفوظ رہتا ہے وغیرہ وغیرہ
تم ایسی بات پر مطلق خیال نہ کرو۔ بلکہ یہ دھیان رکھو کہ نعل صرف اسقدر چوڑا
ہو جو پیر کی قدرتی بیرنگ سطح پر ٹھیک منطبق آجاوے تاکہ صرف اسی مقام
یا سطح پر نعل لگے جو قدرت نے بوجھ سہارنے کے لئے مفید اور ضروری بنائی ہے
اگر نعل کی چوڑائی زیادہ بھی ہو تو تاوقتیکہ اوسکی فالتو جگہ میں ایسے مقامات نہ
بننے پاویں کہ جن میں کنکریاں وغیرہ گھس سکیں زیادہ چوڑا نعل بھی نقصان
دہ نہیں ہوتا کیونکہ مجوف سول اور نعل کے درمیان کنکریاں وغیرہ گھس
جائینگی تو ان کے دباؤ سے تکلیف پہونچیگی۔ ایسا ہی موٹے نعل کے باعث
پیر زمین سے اُٹھا رہیگا جس سے فراگ پر بوجھ نہ پڑکر ضرور نقصان پہنچیگا
نیز ایسے نعل کے گہرے سوراخوں کے پُر کرنے کے لئے بڑی بڑی پریکلیں
درکار ہونگی جس کی سمت کا خیال رکھنا بعض وقت مشکل امر ہوتا ہے۔
بغرض استفادہ نعلوں کی چوڑائی مختلف رکھ سکتے ہیں یعنے زیادہ
رگڑ لگنے کے مقام پر سطح آہنی کو بڑھا سکتے ہیں مگر ایڑیوں کی جانب سطح نعل
بہت ہی تنگ ہونی چاہیئے تاکہ فراگ یعنی پتلی کو توڑ یا مضروب نہ کردیوے
نیز یہ بھی کہ نعل سطح دیوار سے بہت زیادہ آگے کو نہ نکلا رہے۔ نعل کی موٹائی
میں کوئی اختلاف نہ رکھا جاوے تاوقتیکہ شاید کوارٹرس پر اسے کچھ ہلکا نہ
کرنا پڑے مگر ایڑی اور ٹو کی جانب اسکی موٹائی بالکل یکساں ہونی چاہیئے۔

تاکہ یکساں دباؤ پڑتا رہے۔ یاد رہے کہ اگر ٹو کی جانب سے نعل زیادہ موٹا ہوگا تو پچھلی پنسوں پر زیادہ کھچاوٹ پڑے گی اور اگر ایڑیوں کی جانب زیادہ موٹائی ہوگی تو پاسٹرن پسد ہی رہنگی۔

سطح نعل ۔ نعل میں دو سطحیں قابل غور ہوتی ہیں۔ ایک وہ جو پاؤں کو چھوتی رہتی ہے۔ دوسری وہ جو زمین کو لگتی ہے۔ ان ہر دو سطحوں کی شکل بہت مختلف ہو سکتی ہے گو یہ ضرور ہے کہ زمین پر رہنے والی سطح کی نسبت پاؤں کے لگنے والی سطح میں تبدیلی وغیرہ کرنا چنداں ضروری نہیں ہوتا کیونکہ زمین پر رہنے والی سطح زیادہ ضروری ہوتی ہے۔ نعل کی پیر کو چھونے والی سطح گھوڑے کے پاؤں کی ضروریات کے مطابق طیار کرنی چاہیئے اور کسی دیگر وجہ سے اس میں ہرگز دخل اندازی نہ کرنی چاہیئے۔ البتہ زمین کو لگنے والی سطح نعل میں مختلف تغیرات حسب منشاء مالک یا جیسے گھوڑے کی نعلبندی کیجاوے اسکے مطابق یا نیز خاص قسم کی سڑکوں کے لئے خاص طرح کی بنائی جاسکتی ہے

پاؤں کو چھونے والی سطح نعل ۔ یہ ظاہر ہے کہ نعل کی وہ سطح جس پر سُم لگتا ہے بالکل ہموار اور باقاعدہ بنائی جاوے یعنے یہ کہ اس میں اونچائی نیچائی یا جوف اور کنارے وغیرہ اٹھے نہ رہیں۔ مجھے ان صریح امور کے بیان کرنے کی ضرورت اسلئے ہوئی کہ بڑے شہروں میں جو سستی نعلبندی کرائی جاتی ہے اس میں عام طور پر صرف یہ ہی ایک نقص عظیم واقع ہوتا ہے جبکہ پرانے پتلے اور چوڑے لوہے کے پتریوں کے نعل بنائے جاتے ہیں تو ان کی ایک سمت خراب رہجاتی ہے جسے اخفا کرنے کی غرض سے نعلبند لوگ پاؤں کی جانب کرکے لگا دیتے ہیں تاکہ یہ نعل کا عیب کسی نقصان کے ظہور پذیر ہونے تک ظاہر نہ ہو سکے نعلبند لوگ مندرجہ ذیل تین

شکل نمبر ۱۸

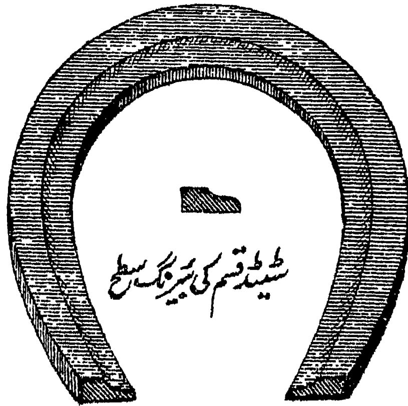


چار قسم کی سطحیں پاؤں کی جانب کر کے باندھا کرتے ہیں جن میں سے بعض قسم کی سطح تو واقعی بہت ہی معیوب ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک قسم کی صاف اور چپٹی سطح ہوتی ہے اور تمام ننگ نعلوں کی شکاری نعلوں کی × × × × × × اور بعض قسم کے بھاری اور زیادہ چوڑے نعلوں کی بھی ایسی ہی سطح بنائی جاتی ہے اور جملہ تندرست و محراب وار سول کے سُمونکی نعلبندی کے لئے یہ قسم نہایت موزوں ہوتی ہے۔ تمام پچھلے پیرونکی نعلوں کی سطح یا چپٹی ہونی چاہیئے بلکہ بعض اگلے پیروں کے نعلوں میں بھی ایسی ہی سطح مفید پائی جاتی ہے کیونکہ اسپر تمام قدرتی بیرنگ سطح کا دباؤ آجانے سے ضرور ہے کہ تھوڑی سی بیرنگ سطح کا زور پڑنے کی نسبت پاؤں کو زیادہ مستحکم اور استوار رکھے گا۔ اگلے پیروں کی سول بہت کر کے محراب وار ہو جاتی ہے مگر پچھلے پیروں کی ایسی نہیں ہوتی بلکہ بعض وقت تو وہ چپٹے اور کبھی مجوّف ہوتی ہیں۔ اگر کوئی نعل جملہ پیروں کی نعلبندی کے لئے مطلوب ہو (یعنی مجوّف اور چپٹے سول کے لئے بھی اور درستی سے بنے ہوئے سول کے لئے بھی) تو چوڑی اور چپٹی سطح نعل کا دباؤ سول پر ناہموار طریق سے پڑ کر اوسے اکثر مجروح کر دیگا۔

لہٰذا اس غرض کے لئے کہ پانچ فیصدی سے کم پیروں میں بھی یہ نقصان

لاحق نہ ہو اور مختلف شکلوں کے نعلوں کا ذخیرہ رکھنے کی تکلیف بھی نہ اٹھانی پڑے۔ اگلی نعلوں کی چپٹی سطح پا کے بجائے ایک ڈھالدار (bevelled اور سیٹیڈ (seated) سطح بنائی جاتی ہے۔ (دیکھو شکل نمبر ۴۲)

شکل نمبر ۴۲



نعل کی یہ شکل بہت مستعمل ہے۔ اس میں نعل کے بیرونی محیط سے ملی ہوئی ایک قلیل العرض چپٹی سطح ہوتی ہے جو دیوار پا کی چوڑائی کے قریباً برابر ہوتی ہے اور اس کے اندر ایک ہموار سطح ہوتی ہے تاکہ چپٹے سول پر کسی قسم کا دباؤ نہ پڑے۔ یہ سٹیٹڈ سطح بالکل ضرر رساں تو نہیں لیکن اس سے دیوار پا تک بوجھ اٹھانے والی سطح (بیرنگ) محدود ہو جاتی ہے اور جو مزید سطح بوجھ کے برداشت کرنے والی سول کے کنارے سے ملتی ہے۔ اسکو کام میں نہیں لا سکتے۔ اگر تمام نعل ایک ہی قسم کے بنانے مقصود ہوں تو کوئی اور قسم ایسی عام طور سے فائدہ مند اور بے ضرر نہیں جیسے کہ اس شکل کی سطح پا والی نعل ہوتے ہیں گو یہ صاف ظاہر ہے کہ جب پاؤں مجوف شکل کا ہو تو نعل کی نصف سطح پا کو بھی جوف دار بنانا کچھ مفید نہیں ہوتا۔ (دیکھو شکل نمبر ۳۹) نعلوں پر سطح پا کی دو اور شکلیں بھی ہوتی ہیں جن میں سے ایک سطح بیرونی کنارہ نعل سے اندرونی کنارہ تک مانند کنارہ پیچ کے باقاعدہ طور پر ڈھال دار ہوتی ہے دوسرے میں ڈھال بہ سمت مخالف ہوتی ہے

یعنی اندرونی کنارہ سے بیرونی کنارہ کی طرف۔ دوسری قسم تو اکثر استعمال میں نہیں آتی۔ اور یہ محض اسی پاؤں کو جس میں یہ لگائی جاوے پھیلانے یا چوڑا کرنے کی غرض سے ایجاد کی گئی تھی اور بعض کا یہ خیال معلوم ہوتا ہے۔ کہ پاؤں کا سکڑنا ایک قوی عمل ہے۔ اور اسے ہم صرف زور سے ہی روک سکتے ہیں نیز یہ کہ پاؤں کا پھیلاؤ پاؤں کے دونوں طرفوں کو لگاتار زور سے الگ الگ کھینچے رکھنے کی تجویز سے ہی مناسب طور پر ہو سکتا ہے۔ ایسے نعل لگانے کا نتیجہ عام طور سے یہی

شکل نمبر ۴۳



ہوتا ہے۔ کہ گھوڑا لنگڑا ہو جاتا ہے۔ اور جو نقصان کہ پاؤں کو بغیر نعل کے رکھنے سے ہوتا ہے وہی اس میں بھی عائد ہوتا ہے جو سطح پا کنارۂ پرپیچ کی طرح نیچے اور اندر کی طرف کو ڈھالدار ہوتی ہے۔ وہ دوسری قسم کی سطح پا سے عین مخالف طریقہ میں عمل کرتی ہے۔ دیوار پا نعل کے بیرونی کنارہ پر نہیں لگی ہوئی ہوتی لہذا یہ اسکی اندر کی طرف ہوتی ہے جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ ہر قدم پر گھوڑے کا سم پرپیچ کی شکل والی مجوف سطح "بیرنگ" سے دیتا رہتا ہے۔ سطح کی یہ شکل (دیکھو شکل نمبر ۴۴) اکثر اوقات دیکھی جاتی ہے جو ہمیشہ نقصان دہ اور غیر ضروری ہوا کرتی ہے۔ نہایت ہی محدب سول کے لئے بھی جب کبھی نعل بنایا جاوے تو باہر کی طرف ایک سطح بیرنگ کا چھوڑ دینا ممکن ہے جو قلیل العرض لیکن ہموار رہوتی ہے۔ اور جو پاؤں کو بھینچنے کے بغیر بوجھ کو برداشت کرے گی ایڑیوں کے مقام پر تمام نعلوں کی سطح پا چپٹی

ہو۔ بیٹھی ہوئی نہ ہو۔ تاکہ دیوار سم اور بار کے انجام پر سطح بیرنگ کا پختہ لگاؤ حاصل

شکل نمبر ۴۴



ہو جاسکے ایڑیوں کے جانب کوئی پاؤں محدب نہیں ہوتا۔ اس لئے نامساوی دباؤ کو رفع کرنے کے لئے نعلوں کی ایڑیاں کو ٹھیا دینے سے کسی بوجھ اٹھانے والی سطح بیرنگ کے ضائع کرنے کی وجہ نہیں ہے شکل نمبر ۴۵ میں نعل کا ابھرا ہوا حصہ کسی قدر زیادہ کرکے دکھلایا گیا ہے۔

سطح بجانب زمین جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ اس کے اقسام بیشمار ہیں۔ بعض

شکل نمبر ۴۵



اوقات یہ سیدھی سادی چپٹی سطح ہوتی ہے جس میں صرف میخوں کے واسطے سوراخ ہوتے ہیں یا کچھ جوف بنایا ہوا ہوتا ہے جس سے نہ صرف میخوں کے لئے جگہ ملتی ہے بلکہ اس سے زمین پر بھی کچھ گرفت حاصل ہو جاتی ہے جب کسی نعل میں گہراؤ یا جوف ڈالا جاوے۔ تو نالی بنائی جاتی ہے جو اتنی گہری ہوتی ہے کہ میخ کا سرا اس میں اچھی طرح بیٹھ جائے۔ اور اتنی چوڑی ہو۔ کہ مناسب

میں اندر چلی جائے یا اگر کوئی اچھا کاریگر گہراؤ کو نعل کے ٹو تک گرد اگرد بنا دے تو صفائی تو حاصل ہو جاتی ہے مگر جب کوئی کلپ نکال لیا جاوے۔ تو لوہا اتنا گھٹ جاتا ہے۔ کہ اس میں گھساؤ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اگر صرف ایک انچ تک

شکل نمبر ۴۶



ٹو کی طرف سے نعل میں گہراؤ نہ ڈالا جاوے۔ تو زیادہ گھساؤ کی جگہ پر وہ ٹھوس لوہا اچھا کام دیتا ہے۔ دیکھو شکل نمبر ۴۶ مجوف شکل کے نعل میں جس کو اکثر شکاری نعل بھی کہا جاتا ہے زمین کے رخ کی سطح اس سطح سے کہ جس کا ابھی ذکر کیا گیا ہے۔ بہت مختلف ہوتی ہے۔ اور اس کے اندرونی طرف سے لوہے کو ایک دم ہی ڈھالدار کر دیا جاتا ہے (دیکھو شکل نمبر ۴۷) یہ نعل پاؤں کی سطح کی طرف سے قلیل العرض اور چپٹا ہوتا ہے اور خاص طور سے ایسا بنایا جاتا ہے کہ سم پر اچھی طرح سے اس کی گرفت ہو جاوے اور پاؤں پہ مضبوطی سے لگ جاوے۔

شکل نمبر ۴۷



راڈ وے نعل شکل نمبر ۴۸ میں دو متوازی جوف اور سطح جانب زمین پر تین بلند

سطحیں بنائی جاتی ہیں۔ باہر کی جوف میں تو پرگیں لگائی جاتی ہیں۔ اور اندر کی نالی سے ایک تو نعل ہلکا ہو جاتا ہے اور دوسرے پاؤں پر گرفت اچھی ہو جاتی ہے۔ بہت سی بلند سطحوں یا نالیوں کی وجہ سے بھی نعل اُترنے سے باز نہیں رہتا بلکہ لوہے کے لگاتار چپٹی سطح نہ ہونے کے باعث اور سطح کے اِن نشیب و فراز کے باعث بھی جن میں ریت اور مٹی بھر جایا کرتی ہے وہ گر جا سکتا ہے۔ چار جوفوں کے نعل میں بھی نہ اُترنے کی ایسی ہی خاصیت ہوتی ہے جیسے کہ تین نالیوں والے میں اور ایک جوف والا نعل بھی ویسا ہی اچھا ہے جیسا کہ تین نالیوں والے۔ البتہ یہ اُسی قدر رگھساؤ کا مقابلہ نہیں کرسکتا جیسے کہ سابق مذکورہ نعل کر سکتے ہیں۔

شکل نمبر ۴۸



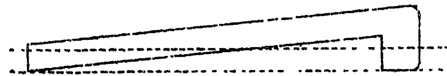
کاکن۔ نعل کے سرے کو جب ایڑی کی طرف نیچے کو موڑ دیا جاوے تو اُسے کاکن کہتے ہیں۔ کاکن بہت وقت پچھلے نعلوں پر مگر ملک کے بعض حصوں میں اگلے نعلوں پر بھی لگائے جاتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے پاؤں پر نہائت آسانی سے اور نہائت عمدہ طور سے گرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر یہ خیال صرف اُس وقت صحیح ہے۔ جب کہ گھوڑا نرم زمین پر چل رہا ہو۔ یا ایسے پختہ بازاروں میں جن کے فرش کے پتھروں کی ہر قطار میں ایک دوسرے سے کچھ فاصلہ چھوڑا گیا ہو اسفالٹ وال یا لکڑی کے فرش پر اِن کا کچھ فائدہ نہیں اور دُور سے بنائی ہوئی

کنکر کی سڑک پر بھی چنداں مفید نہیں ہوتے زمانۂ حال کی ہلکی گاڑیوں اور ہموار سڑکوں پر کاکن بالکل فضول ہیں۔ مگر ان سے بہتر ذریعے پاؤں کی گرفت کے واسطے کام میں لائے جا سکتے ہیں یہ امر مسلمہ ہے کہ جب نعل نئے اور کاکن نمایاں ہوتے ہیں تو گھوڑے بغیر پھسلنے کے اپنا کام کر سکتے ہیں۔ لیکن جب کاکن گھس جاتے ہیں تو پھر وہ ویسی اطمینان اور حفاظت سے نہیں چل سکتے۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کاکن ضروری ہیں کیونکہ یہ یاد رہے کہ گھوڑے اپنے آپ کو حالات کے مطابق بنا لیا کرتے ہیں۔ لیکن جب کسی مصنوعی مدد پر بھروسہ کرنا سیکھ جاتے ہیں تو پھر تا مروجہ مصنوعی مدد کے رفع ہونے پر کچھ عرصہ کے لئے وہ ضرور بے بس ہو جاتے ہیں۔ کچھ وقت تک تو کاکن گھوڑے کو مدد دیتے ہیں۔ لیکن جب وہ گھس جاتے ہیں۔ تو گھوڑا اس حالت سے بھی گیا گذرا ہو جاتا ہے۔ جس حالت میں کہ اس کو اس کی امداد کی عادت ہی نہ پڑتی۔ بیشک نرم زمین خاصکر گھاس پر بہ نسبت کسی اور تجویز کے کاکن سے زیادہ گرفت حاصل ہو سکتی ہے برخلاف اس کے ان کا مدامی استعمال فراگ کو بیرنگ سے باہر کی طرف کو اٹھا کر اسکے ضائع ہونے کا باعث ہوتا ہے اور اس طرح سے عمل لغزش جو پھسلنے کی رکاوٹ کا قدرتی بچاؤ ہے۔ خراب ہو جاتا ہے۔ پچھلے سموں پر ہموار نعل لگانے سے فراگ صحیح وسالم اور نمایاں ہو جاتے ہیں اور تمام ہلکے گھوڑوں میں پاؤں کی پختہ گرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ بلکہ فٹن یا گاڑی کے گھوڑوں سے بھی (اس زمانہ میں جبکہ گاڑیوں پر عمدہ کام کرنے والے فٹ بریک لگ گئے ہیں) بغیر کاکن کے اچھا کام لیا جا سکتا ہے۔ دیہاتی راستوں پر خاصکر جبکہ پہاڑی مقام ہو یا بوجھ بھاری ہو۔ تو کاکن ضروری ہو سکتے ہیں لیکن ان کے استعمال کا جو نقصان ہے وہ حتی الوسع کم ہی اٹھانا چاہئیے۔

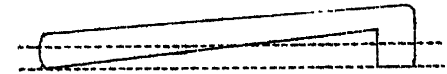
کا کن کا بلندی کا اثر نعل کے گھسنے پر پڑتا ہے۔ مثلاً ایڑی جتنی اٹھی ہوئی ہوگی اُتنا ہی ٹو پر سے نعل گھِس جائے گا۔ بہت سے نعل ٹو پر سے تو گھِس جاتے ہیں مگر دوسرے حِصّوں پر اُس وقت تک گھساؤ کا کچھ بھی اثر ظاہر نہیں ہوتا اور یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے نعل کون سے بنائے جاویں کہ وہ سب سے زیادہ دیرپا بھی ہوں۔ اور وزن بھی اُس کا نہ بڑھے شکل نمبر ۴۹ میں تین نمونے ظاہر کئے گئے ہیں جن میں خطوط نقطہ دار گھساؤ کا اثر ظاہر کرتے ہیں۔ خاکہ الف میں نعل ساری کے ساری ایڑی سے ٹو تک یکساں موٹائی کی ہے۔ اور گھساؤ کا خط ظاہر کرتا ہے کہ جب نعل گھِس جاتا ہے تب بھی لوہے کی بہت سی مقدار باقی رہ جاتی ہے۔ خاکہ ب میں نعل کے کوارٹر پتلے اور ٹو موٹا بنایا گیا ہے پس ٹو کسی زیادتی وزن سے (لیکن لوہے کی بہتر تقسیم سے) اس مقام کو زیادہ پائداری کا انتظام ہو جاتا ہے جہاں اس کی زیادہ ضرورت ہے خاکہ ج میں خاکہ ب کے مشابہ ایک نعل بتلائی گئی ہے لیکن مختلف قطع کی یعنی ٹو ذرا سا اوپر کی طرف مڑا ہوا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ لوہے کا زیادہ حصہ گھساؤ کے لئے حاصل ہو

نقطہ دار لکیریں گھساؤ کے اثر دکھلاتی ہیں

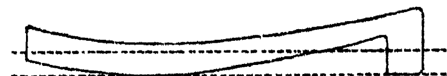
(ا)



(ب)



(ج)



شکل نمبر ۴۹

جاتا ہے۔ جو گھوڑے نعلوں کو بہت جلدی سے گھسا دیتے ہیں۔ اور روئیں لوم یا دو ہفتہ میں ہی ٹو کے چھلکے اڑا دیتے ہیں ان کے لئے اس قطع کا نعل پائداری میں بہت سا اضافہ کر دیتا ہے۔ نیز بدیں وجہ وہ پاؤں پر سے بہت سا حصہ نعل اُکھاڑنے کی خرابی سے بچے رہتے ہیں۔ اور وزن میں بھی کوئی زیادتی ہونے نہیں پاتی۔ بغیر کاکن کے گھساؤ اور بھی مساوی طور پر منقسم ہو جاتا ہے اور باقی نعل کی نسبت ٹو کا حصہ بھی غیر متناسب طور پر نہیں گھستا۔

کاکن سے ٹانگ اور پاؤں اپنے مناسب مقام سے کسی قدر باہر کو نکل جاتے ہیں۔ بہت ہی اونچا کاکن نہ صرف قابل اعتراض ہے بلکہ غیر ضروری بھی ہوتا ہے۔ پکڑ یا ٹھہراؤ حاصل کرنے کے لئے کسی بڑی بلندی کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ حد سے زیادہ اونچائی عموماً گھساؤ کی خاطر بنا دی جاتی ہے۔ لیکن یہ غرض چوڑائی اور عرض کو زیادہ کرنے سے بھی ویسے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ لہذا میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ جب کاکن استعمال کئے جاویں۔ تو وہ نیچے مربع اور چوڑے چوڑے ہونے چاہئیں۔ پاؤں کے نیچے جتنا آگے کو کاکن رکھ دیا جائیگا اتنی ہی ایڑی اُٹھ جاتی ہے۔ اِس لئے کاکن کے ساتھ ہمیشہ لمبا نعل ہونا چاہیئے۔ کاکن جتنا پیچھے کی طرف رکھا جاتا ہے۔ اتنا ہی وہ پاؤں کی قدرتی حالت میں کم خلل انداز ہوتا ہے شکل نمبر ۵۰۔

دو کاکن۔ ان میں جو نیچا اور چوکور ہے اچھا مفید ہے



شکل نمبر ۵۰

کاکن سے گھوڑے کو مقابل کے پاؤں اُٹھا کر چلنے کی عادت پڑ جانے کا

استعمال ہوتا ہے اور جتنا اونچا اور نوکدار کاکِن ہوتا ہے۔ اُتنا ہی نقصان پہنچتا ہے۔ اس ضرر کو رفع کرنے کے واسطے نعل کی اندرونی ایڑی میں اکثر کاکِن نہیں ہوتا۔ لیکن ایڑی پر کے لوہے کو تنگ اور اونچا کر کے بیرونی ایڑی سے ہموار بنا دیا جاتا ہے۔ اس طرح ایڑی کی صورت خانہ کی شکل کی سی ہو جاتی ہے مگر یہ کوئی مناسب شکل نعل کی نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں اندرونی ایڑی پر برفانی جوتی کی شکل بن جاتی ہے جو لغزش کی معاون ہوتی ہے۔ اور باہر کی طرف ایک پکڑ سی بن جاتی ہے (جو جتنی مرتبہ زمین سے لگتی ہے ہر دفعہ پاؤں کو مروڑ دیتی ہے) اگر کاکِن ہی استعمال کرنے ہوں۔ تو وہ یکساں اُنچائی کے اور نعل کی دونوں ایڑیوں پر لگائے جاتے ہیں۔ سکاٹ لینڈ اور شمالی حصّہ انگلینڈ میں بھاری گھوڑوں کے آگے اور پیچھے نعل لگانے میں نہ صرف کاکِن ہی استعمال کرتے ہیں۔ بلکہ ٹوپیں بھی لگا دیتے ہیں۔ اور مالکوں کا بیان ہے کہ گھوڑے بغیر ان کے کام نہیں کر سکتے لیکن جب ہم جنوبی حصّہ انگلینڈ میں گھوڑوں کو بغیر کاکِن اور ٹوپیں کے کام کرتے دیکھتے ہیں۔ تو ان کے اس بیان پر ہمارا یقین نہیں رہتا۔ البتہ یہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ شمال کے تقریباً تمام تختہ فرش والے بازاروں میں پتھروں کی قطاروں کے درمیان کچھ فاصلہ ہوتا ہے جس میں ٹوپیں کے لئے ایک مضبوط روکنے والی سطح مل جاتی ہے۔ نیز میں یہ بھی یقین کرتا ہوں۔ کہ شمالی حصّہ میں بہ نسبت جنوبی حصّہ کے گھوڑے اوسطاً زیادہ بوجھ اُٹھاتے ہیں۔ ٹوپیں کے حق میں ہم ایک بات ضرور تسلیم کر سکتے ہیں کہ وہ بمعہ کاکِن کے پاؤں کی قدرتی حالت کو قائم رکھتے ہوئے نعل کو بھی ہموار رکھتے ہیں۔ بڑے بڑے بوجھل گھوڑوں کے واسطے ٹوپیں کے ذریعہ ہلکا نعل استعمال کرنیکا موقعہ مل جاتا ہے۔ کیونکہ ایڑیوں اور ٹو کے درمیان جو لوہے کا حصّہ ہوتا ہے۔ اُسکے لئے گھساؤ کے مقابلے کے

واسطے موٹا ہونے کی ضرورت نہیں صرف یہ اتنا مضبوط ہونا چاہیئے کہ برداشت کرے چنانچہ اس طرح بہت کم لوہا درکار ہوتا ہے۔

شمال کا بھاری ڈریسے گھوڑا جس کو کاکن اور ٹوبیں والے نعل لگائے گئے ہوں کبھی ڈلکی نہیں ڈالا جاتا۔ لنڈن میں تمام گھوڑوں کو ڈلکی ڈال دیتے ہیں جس سے بیہ توفی منتظمان خیال کی جاسکتی ہے۔

کاکن کے برخلاف میں ایک اور اعتراض بیان کرتا ہوں یعنے ان سے گھوڑوں میں "کٹ" کرنے کی عادت پیدا ہوجاتی ہے۔ لیکن جب کاکن دور کردیئے جائیں اور صرف ہموار نعل استعمال کیا جائے تو بہت سے گھوڑوں کی کٹ کرنے کی عادت بند ہوجاتی ہے۔

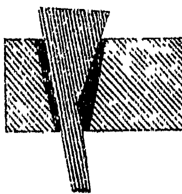
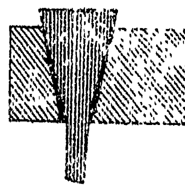
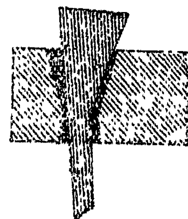
پریکیں اور اُن کے سوراخ۔ ان دونوں کا بیان ایک ہی جگہ ضروری ہے کیونکہ وہ ایک دوسرے سے لازم وملزوم ہیں۔

پہلے نعل چپٹے سروالی پریگوں سے لگائے جاتے تھے اور غالباً بڑی مدت کے بعد خانہ دار سروالی میخوں کا خیال کیا گیا۔ جب پریگ سوراخ نعل میں اچھی طرح بیٹھ جاوے تو جب تک کہ وہ خود گھس کر ایک پیسے کی موٹائی کے برابر نہ رہجاوے نعل برابر قائم رہے گا لیکن جب صرف اُس کا پہلو ہی نعل میں داخل ہوتا ہے۔ تو سرے کے جلدی گھس جانے سے نعل بھی ڈھیلا ہوجاتا ہے گذشتہ بیس سال کے عرصہ میں نعلوں کے پریگوں کی تجارت میں کلوں کے ایجاد ہونے کے باعث بڑی تبدیلی واقع ہوگئی ہے یعنی اب تو تمام مشین کی بنی ہوئی میخیں استعمال کی جاتی ہیں بلکہ تین یا چار اعلےٰ نمونے تو قریباً ویسے ہی کمال پہ پہنچ گئے ہیں جیسے کہ سب سے بڑھ کر عمدہ ہاتھ کی بنائی ہوئی میخیں ہوتی تھیں نیز عملی طور سے کوئی نقص بھی ان میں نہیں پایا جاتا۔ اور چونکہ ٹھوکنے کے واسطے ان کی نوکیں پہلے

ہی سے بنی ہوئی طیار ہوتی ہیں لہذا انکا رکھنا نہیں ان سے محنت اور وقت کی کفایت بھی ہو جاتی ہے نیز کئی ناپ کی نمبر ۲ سے نمبر ۱۶ تک کی ہوتی ہیں خراب بنی ہوئیوں سے بڑھ کر اور کچھ بھی گراں قیمت نہیں جن سے پاؤں کو بھی نقصان پہنچتا ہے اور نعل بھی ضائع ہو جاتے ہیں اچھی بنی ہوئیں خوش اسلوب ہوتی ہیں مگر گردن اور نیچے کی ہونی چاہئیں جن کا سر ایڑی پر حد سے زیادہ چوڑا نہ ہونا چاہئے ورنہ یہ صورت ہو گی کہ سر کی طرف سے نعل میں آ جائیگا جیسا کہ شکل نمبر ۱۵ کے درمیان والے شکل میں بتایا گیا ہے اور سب سے چھوٹی نعل کا رہے گا اور میخ کی گرفت جاتی رہے گی اور نعل ڈھیلا ہو جائیگا۔ نہ کہ ایسا ہو کہ میخ کی گردن بھی حد سے زیادہ موٹی نہ ہو کیونکہ ایسی صورت میں ناخن کا بیشتر پاؤں پھٹ جاتا تو دیوار توڑ ڈالتی ہے یا دیوار پا کو توڑ ڈالتی ہے۔ ساق میخ بھی بہت چھوٹی یا بہت موٹی نہ ہونی چاہیئے اور نوک نہ تو بہت لمبی ہو۔ اور نہ بہت نوکدار۔

نعلوں میں سوراخ بنانے کے دو طریقے ہیں۔ اول بذریعہ فلرنگ۔ دوئم بذریعہ سٹیمپنگ ٹمپ والی نعل وہ ہوتی ہے جس میں میخوں کے سوراخ صرف کچھ فاصلوں پر بنائے ہوئے ہوتے ہیں جس سے میخ کے سر شکل کے عین

شکل نمبر ۱۵

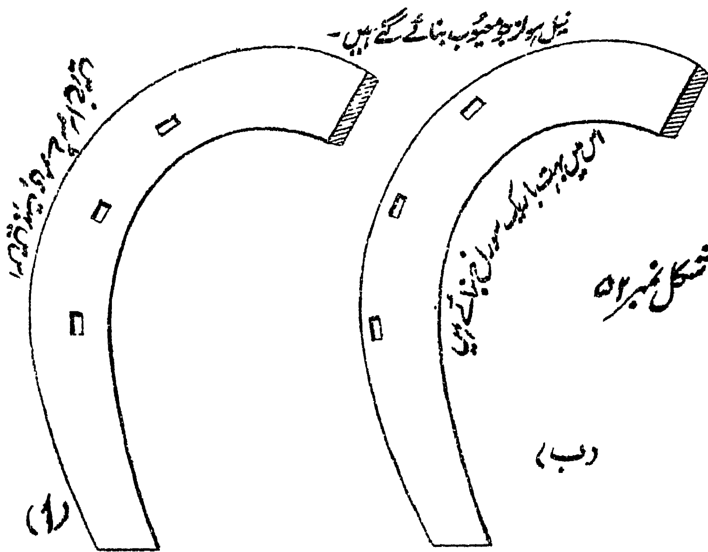
اچھے اور خراب بنے ہوئے سوراخ نعل

مطابق چوکور ڈھالدار سوراخ بن جاتے ہیں۔ فلرنگ والی نعل وہ ہوتی ہے جس

میں محیط کے گرد ایک نالی یا جوف بنا یا ہوا ہوتا ہے اور اس نالی میں میخ کے سوراخ نکالے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ دونوں عمل اگر اچھی طرح سے کئے جاویں تو نعل یکساں حفاظت اور آسانی سے سم میں ٹھیک جانے کے قابل ہو جاتی ہے خواہ سٹمپنگ اور خواہ فلرنگ کا عمل کیا جاوے چند اور ضروری امور میخوں کے سوراخوں کی نسبت یاد رکھنا چاہئیں یعنی دیوار پا ساری کی ساری یکساں موٹائی کی نہیں ہوتی بلکہ ایڑیوں کی طرف سے پتلی ہوتی ہے علاوہ ایسے ہی پاؤں کا اندرونی طرف بھی بیرونی طرف کی نسبت زیادہ پتلا اور سیدھا ہوتا ہے پس میخوں کے واسطے نہایت ہی محفوظ جگہ پاؤں کا نصف حصہ ہے لیکن اگر اس موقعہ پر سینگ اچھی حالت میں نہ ہو۔ تو ذرا پیچھے کی طرف بھی لگا سکتے ہیں ایڑیوں کے نزدیک میخیں لگانے میں یہی خطرہ ہے کہ وہاں پتلے سینگ میں میخ ٹھوکنے کا نقصان عائد ہوتا ہے۔ پھیلاؤ میں خلل انداز ہونے کا خطرہ رکھنا کوئی ضروری بات نہیں ہے۔

نعل کے بیرونی کنارہ سے میخوں کے سوراخوں کا فاصلہ دیوار پا کے سینگ کی موٹائی پر منحصر ہوتا ہے۔ پس یہ فاصلہ چھوٹے کی نسبت بڑے نعلوں میں زیادہ ہونا چاہئیے۔ نیز ایک ہی نعل میں ایڑی کی نسبت ٹو کی طرف کنارۂ نعل سے زیادہ فاصلہ رکھنا چاہئیے۔ جب سارے سوراخ نعل محیط کے نزدیک بنائے جاویں (شکل نمبر ۲ ب) تو ان کو باریک کہتے ہیں۔ اور جب کنارہ سے دور بنائے جاویں (۲ د) تو ان کو موٹے کہتے ہیں جب سوراخ بہت ہی باریک ہوں تو میخ سینگ کو پھاڑ ڈالتی ہے۔ اور دیوار پا میں بہت اونچائی تک ٹھوکنی پڑتی ہے تاکہ اچھی طرح قائم ہو جاوے مگر جب سوراخ بہت موٹے ہوتے ہیں تو ٹھوکتے وقت میخ نازک حصہ پا کے قریب جا کر اسے نہایت ضرر پہنچاتی ہے موٹے اور

باریک سوراخوں میں میخ لگانے کی خرابیاں زیادہ تر نعل لگانے کے طریقہ پر منحصر ہوتی

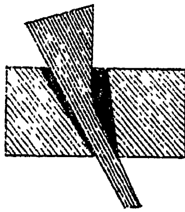


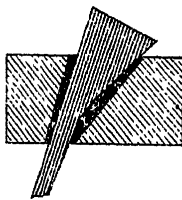
ہیں۔ مثلاً جب نعل پورے پاؤں تک لگایا جاتا ہے یعنی جبکہ نعل کا بیرونی محیط دیوار پا کے محیط سے بڑا ہوتا ہے۔ تو موٹے سوراخ نہائت ہی اچھے موقعہ پر قائم ہوجاتے ہیں مگر جبکہ نعل نزدیک دیوار پا کے لگائے جاویں۔ یعنے جب ان کا بیرونی کنارہ دیوار پا کے کنارہ کے اندر واقع ہو تو پاؤں کے لحاظ سے باریک سوراخ نہائت اچھے موقعہ پر آ لگتے ہیں۔ یہ بیان کرنا ضروری نہیں۔ کہ نعل کا جانا سوراخوں کے موقعہ پر منحصر نہیں ہونا چاہئیے بلکہ یہ کہ سوراخ مناسب جگہ میں بنائے جاویں۔ تاکہ نعل لگانے کا عمل صرف پاؤں کی ضروریات کے مطابق وقوع میں آوے۔

ہر سوراخ جب مناسب مقام پر بنایا جاوے۔ یعنی نہ بہت موٹا اور نہ بہت باریک تو نعل کے بیچ سیدھا بنانا چاہیئے اندر یا باہر کو خم دار نہ ہو سوائے ٹو کے مقام کے جہاں کہ دیوار پا کے ڈھال کے مطابق تھوڑا سا اندر کو موڑ دیا جاتا

ہے - جب آلۂ فکر استعمال کیا جاتا ہے - تو نالی جو بنائی جائے چوڑی ہونی چاہئے جس سے نعلبند کو میخ کی سمت ٹھیک رکھنے میں زیادہ قدرت حاصل ہو جاتی ہے ورنہ اگر میخ کا سوراخ زیادہ اندر کو موڑا ہوا ہوگا تو وہ اُسی سمت میں جائیگی اور پاؤں کو زخمی کردیگی اگر سوراخ باہر کو موڑا ہوا ہوگا تو میخ سینگ کو کافی طور سے پکڑ نہیں سکے گی -

تشکل نمبر ۵۴





نیل ہول زاندر اور باہر کو پھرے ہوئے

پریگ کے سوراخ کا موقعہ اور سمت اُس کے نعل میں سے گذرنے اور سُم میں داخل ہونے کے مطابق ہوتا ہے جو آدمی پریگ لگایا کرتا ہے اُسی پر عموماً گھوڑے کو لنگڑا کر دینے کا الزام لگایا جاتا ہے - لیکن یہ زیادہ قرین انصاف ہوگا - کہ جس نے میخوں کے سوراخ بنائے ہیں یا جس نے نعل کو بنایا ہے اور اُسی طرح گھوڑے کا دُرستی سے چلنا مشکل یا ناممکن کر دیا ہے - اُس پر یہ الزام لگایا جاوے -

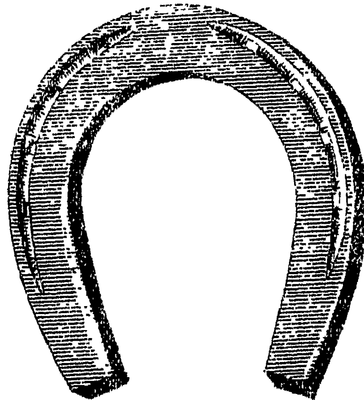
ہر سوراخ دوسرے سے حتی اُلامکان دور رہنا چاہئیے - یعنی ایک انچہ سے لیکر ڈیڑھ انچہ کا ان میں فاصلہ ہو - جب دو اگلے پاؤں کے سوراخ بہت پیچھے کی طرف بنائے جاتے ہیں - تو سارے قریب قریب ہو کر اکٹھے ہو جاتے ہیں یا آخری سوراخ بہت پیچھے ایڑی کی طرف جا پڑتے ہیں -

چھوٹے نعلوں کے واسطے چار یا پانچ سوراخ کافی ہوتے ہیں - درمیانہ قد کے نعلوں میں پانچ سے لیکر سات تک اور بڑے بوجھل گھوڑوں کی بھاری

نعلوں میں آٹھ ہونے نہ چاہئیں نعل کے تناسب سے سوراخوں کی تعداد کو زیادہ کرنا ہمیشہ ضروری نہیں ہوتا ہے کیونکہ جیسے نعل کا وزن بڑھ جاتا ہے ۔ اسی طرح میخ کا قد بھی بڑھ جاتا ہے اور ایک خاص قسم کی مضبوط میخ مزید میخوں کے بجائے استعمال کی جاسکتی ہے ۔ جتنی کم میخیں کسی سم میں لگیں اتنا ہی بہتر ہوتا ہے لیکن چونکہ مناسب طور سے لگائی ہوئی پرینگ سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور جیسے نعل کا کھویا جانا ایک بھاری نقصان ہوتا ہے لہذا ضرورت سے ایک زیادہ میخ لگالینا بہ نسبت ایک کم لگانے کے بہتر ہے ۔

کل سے طیار کئے ہوئے نعل ۔ نعلبندی فی الحقیقت ایک ایسا فن ہے جس کے مناسب طور پر عمل میں لانے کے واسطے خاص لیاقت کی ضرورت ہے اور تمام کاریگری کے پیشوں میں سے یہ نہایت محنت والا پیشہ ہے ۔ قاعدہ ہے کہ جس چیز سے عملی محنت کم ہو سکے اس سے کاریگر کی دانائی اور صنعت قابلیتیں ترقی پذیر ہوجاتی ہیں ۔ اور جہاں کہیں یا جس کسی عمل میں مشین سے کام لیکر نعلبند کی دستی محنت

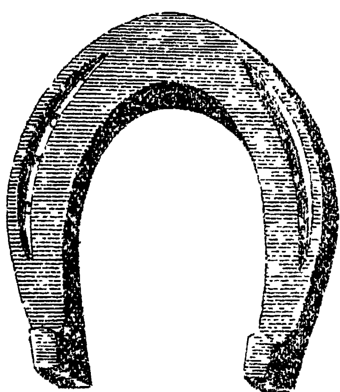
شکل نمبر ۲۸



کو کم کردیا گیا ہے ۔ اس کو بھی ترقی سے تعبیر کرسکتے ہیں مشین نے نعل سازی کی محنت دو طرح سے کم کردی ہے ۔ اوّل سلاخوں کی صورت میں نالی دار

اور مولڈ یعنی ڈھالدار لوہا مہیا کر دینے سے جسمیں صرف نعل کے مطابق کی لمبائی کاٹ کر اور موڑ کر بنا لینے کی کمی رہ جاتی ہے اور دوسرے بنے بنائے طیار نعل صرف پاؤں ہی پر لگانیے والے بنا دینے سے - لیکن مشین سے ابھی ایسا اچھا اور پائیدار و خوبصورت نعل نہیں بنایا گیا جیسا کہ ایک نہایت عمدہ کاریگر ہاتھ سے بنا سکتا ہے کیونکہ تمام عملی کاموں کے واسطے ویسے عمدہ نعل بہت سی مشکلوں

شکل نمبر ۵۵



پچھلا نعل ساختۂ کل

سے بنا سکتے ہیں - اور اس میں ایک یہ بھی فائدہ ہے - کہ سب نعل ایک جیسے ہوتے ہیں - خراب کاریگر برے نعل بناتے ہیں - لیکن جب مشین ایک دفعہ اچھا نمونہ طیار کر لیتی ہے - تو پھر بار بار ویسا ہی بناتی ہے - اس لئے مناسب نمونہ کی مشین کے بنائے ہوئے نعل سوائے نہایت عمدہ ہاتھ کے بنے ہوئے نعل کے دیگروں سے زیادہ اچھے ہوتے ہیں - کفایت البتہ ایسی چیزیں ہوتی ہے جو مشین سے بنتی ہے اور تمام بڑے بڑے کارخانے جن کے پاس اپنے نعلبند ہیں وہ بنے بنائے نعلوں کے خریدنے میں بڑی کفایت پاتے ہیں جن حالتوں میں کہ نعل بغیر آگ کے لگانا پڑتا ہے جیسے کہ کوئلہ کی کانوں میں یا جنگ کے موقعہ پر فوجوں میں تو مشین کی بنی ہوئی چیز میں یہ فائدہ ہوتا ہے - کہ اس کی شکل باقاعدہ ہوتی ہے اور ٹھیک ہموار بشیر تنگ سطح رکھتی ہے -

چھوٹے چھوٹے دوکانوں میں جہاں صرف ایک آدمی کام کیا کرتا ہے وہاں

مشین کے بنائے ہوئے نعل یا طیار شدہ لوہے کے سلاخ سے بڑا آرام رہتا ہے مثلاً طیار شدہ سلاخیں سطح پا کی طرف سے بیٹھی ہوئیں اور زمینی سطح کی طرف سے ایک یا دو جوف رکھنے والی خرید سکتے ہیں بہت ہی کم سلاخیں جو لوگوں - شکاریوں یا ہلکے کرایہ کے گھوڑوں کے نعل بنانے کے لئے مناسب ہوتی ہیں - آجکل بڑی کثرت سے مستعمل ہیں - اور ایک خاص سلاخ جو سطح پا کی

شکل نمبر ۵۶



سکشن آف رولڈ سلاخ آہن

طرف سے بیٹھی اور زمین کے رخ مجوف ہوتی ہے حاصل ہو سکتی ہے جس میں سے صرف مطلوبہ لمبائی کاٹ کر اور موڑ کر اول درجہ کی شکاری نعل بن سکتی ہے - طیار شدہ سلاخیں اور مشین کے بنے ہوئے نعلوں کی خوبی کا فیصلہ ان کی شکل سے اور اس لوہے سے کرنا چاہیئے جو انکی ساخت میں استعمال کیا گیا ہو جن میں بعض ایک دوسرے سے اچھے بھی ہوتے ہیں - لیکن سب کو تجارتی توہمات کی ایک کثیر مقدار کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے - جن کی کوئی بنیاد نہیں سوائے پچھلے نعلوں کے ہم دیکھتے ہیں کہ مشین کی بنائی ہوئی چیزوں میں وہ کمال ابھی حاصل نہیں ہوا -

شکل نمبر ۵۷



آہنی سلاخ کا ہلکا نمونہ

چھٹی فصل

نعلوں کے امتحان کرنیکے بیان میں

عملی طور پر گھوڑے کے لئے نہایت مناسب شکل کے نعل کے بارے میں نعلبند سے شاذ و نادر ہی مشورہ لیا جاتا ہے۔ رواج یہ ہے کہ جس قسم کا نعل گھوڑے کو پہلے لگایا جاتا ہو ویسا ہی پھر لگا دیا جاتا ہے۔ اور کسی قسم کی تبدیلی کے بارے میں رائے زنی کا صرف اُسی وقت اقدام کیا جاتا ہے جبکہ مالک دریافت کرے اور جب تک کہ کوئی معقول وجہ نہو۔ تب تک جو طریق نعل لگانے کا مناسب اور قابل اطمینان معلوم ہو چکا ہو اُس میں کوئی تبدیلی کرنا بیوقوفی بھی ہے۔ ویسی ہی بے وقوفی یہ ہے کہ جو آدمی اس فن کی بابت کچھ خبر نہیں رکھتا ہو اور نعلبند کو کسی قسم کا حکم دے اور اس حکم کے برخلاف کرنے یا تعمیل نہ کئے جانے کو مخالفت یا بغاوت کے مانند جرم قرار دے۔ بہت سی حالتوں میں نعلبند کو نعلوں اور طریق نعلبندی کی زیادہ واقفیت ہوتی ہے بہ نسبت مالک کے۔ اور ناواقف آدمی کے لئے اُس کے برخلاف حکم دینا محض اپنی خام خیالی کا اظہار کرنا ہوتا ہے۔

جب کوئی مناسب قسم کے نعل کا انتخاب کاریگر پر چھوڑ دیا جاوے تو وہ

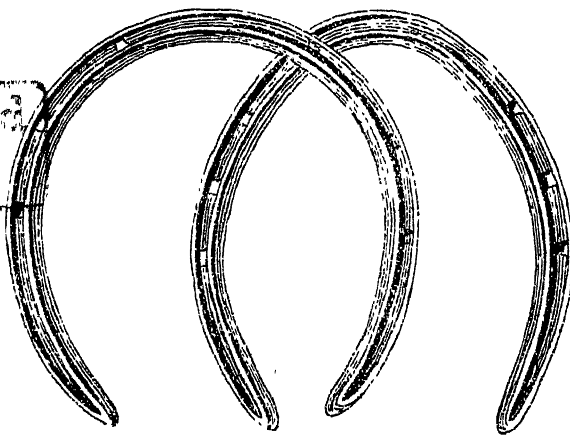
گھوڑے کے کام کی قسم۔ پاؤں کی شکل اور پرانے نعلوں کے گھساؤ کی بابت غور کیا کرتا ہے۔ پرانے نعلوں سے نہ صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آیا گھوڑے کو ہلکے نعل لگتے ہیں یا بھاری بلکہ یہ بھی کہ نعل کے کونسے حصے زیادہ گھستے ہیں اور اس طرح سے زیادہ یا بے قاعدہ گھساؤ کا وہ خود انتظام کرلیتا ہے۔ پاؤں کی شکل سے بھی نہ صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نعل کیں قدامت کی درکار ہے۔ بلکہ یہ کہ کونسی خاص کمزوری یا طاقت کا روکنا ضروری ہے۔ مثلاً ک ایڑیوں اور گھٹنوں کی حالت کا مقابلہ کرنا بھی ضروری ہے جن سے "برشنگ اوُوَر ریچنگ" یا "سپیڈی کٹنگ" دیکھو سرجری صفحہ ۱۳۱ کی علامات معلوم ہوسکتی ہیں ان تمام علامات کے مطابق گھوڑے کے حسب حال نعل منتخب کیا جاتا ہے تاکہ وہ مطلوبہ قسم کا کام بخوبی دے سکے۔ مشہور بات ہے کہ گھوڑوں کی مختلف اقسام کے لئے ایسے خاص نعل استعمال کئے جاتے ہیں جن سے خاص خاص فوائد ذیل مقصود ہوتے ہیں۔

گھوڑ دوڑ کا گھوڑا۔ جب سدھایا جا رہا ہو۔ تو اُس کو ایک بہت ہلکا نعل لگایا جاسکتا ہے لیکن گھاس پر اُس کے لئے کسی نہایت ہی ہلکی قسم کی نعل کی ضرورت ہوتی ہے جس سے اُس کا سُم بھی محفوظ رہے اور پاؤں کی گرفت بھی اچھی حاصل ہوجاوے۔ معمولی گھوڑ دوڑ والی پلیٹ شکل نمبر ۵۸ ان ضروریات کا کام دے سکتی ہے جو ایک مشین میں بنائی جاسکتی ہے یا خاص قسم کی بنی ہوئی سلاخوں سے جن میں پہلے سے نالی بنائی ہوتی ہے جن میں سے صرف مطلوبہ لمبائی کاٹ کر اُس کو موڑ لینا ضروری ہوتا ہے۔ یہ پلیٹ تقریباً ½ انچ چوڑی اور ⅛ انچ موٹی ہوتی ہے۔ سطح پا چپٹی ہوتی ہے اور سطح جانب زمین "نلی دار" اور مجوف ہوتی ہے۔ سب سے اچھی سلاخیں نرم فولاد کی بنی ہوئی

ہوتی ہیں۔

سامنے کی پلیٹیں قریب قریب اور چھوٹی لگائی جاتی ہیں۔ تاکہ دوسرے پاؤں کے ساتھ مس کرنے کا احتمال نہ رہے۔ میخیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں جو عام حالت کی نسبت کسی قدر نیچے کی طرف لگائی جاسکتی ہیں۔ تاکہ نعل کی مضبوطی بڑھ جائے پچھلے نعل ایڑی کی طرف سے نیچے کی طرف موڑ دی جاسکتی ہیں۔ تاکہ دو چھوٹے

شکل نمبر ۵۸



گھوڑدوڑ کی پلیٹیں۔ اگلے اور پچھلے نعل

چھوٹے کاکن بن جاویں۔ یا اگر مناسب سمجھا جاوے تو صرف ایک باہر کیطرف کا سرا موڑ دیا جاوے۔

سٹیپل چیز (بلندی پھاندنے) کی پلیٹیں بھی اسی نمونہ کی بنائی جاتی ہیں۔ مگر زیادہ مضبوط تاکہ راستے میں رکاوٹوں کے ساتھ ٹکرا کر وہ مڑ نہ جایا کریں شکاری نعلوں میں تین چار ہفتوں تک کام دینے کے واسطے کافی پائداری ہونی چاہئے پاؤں پر وہ اچھی مضبوطی سے لگی ہوئی ہوں۔ اُن سے گرفت پا اچھی حاصل ہو اور جب گھوڑا سرپٹ جا رہا ہو یا پھاند رہا ہو تو وہ اس کے دوسرے پاؤں اور

اعضا میں خلل انداز بھی نہوں سب سے اچھی شکل اگلے اور پچھلے نعلوں کی

شکل نمبر ۵۹



شکاری نعل اگلے پاؤں کا

وہ کم چوڑائی والا مجوف نمونہ ہے جو تقریباً ہر جگہ شکاری اضلاع میں استعمال کیا

شکل نمبر ۶۰

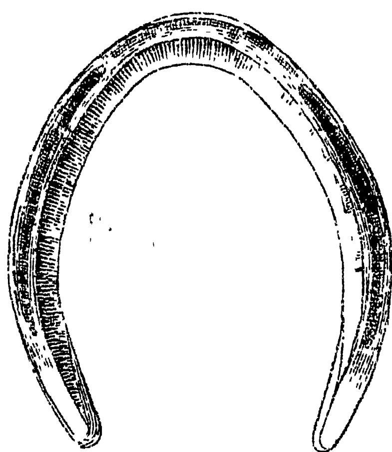


پچھلے پاؤں کا شکاری نعل

جاتا ہے - یہ سطح پا کی طرف سے چپٹا ہوتا ہے اور اسی طرح سے اُس کے اوپر والی

کے درمیان پتھر کنکر وغیرہ بھی نہیں گھس سکتے۔ اگلے نعل کی سطح زمین کی طرف سے گہراؤ دار اور مجوّف ہوتی ہے۔ اس میں چھپی ہیں ایک ٹو کلپ لگی ہوئی ہوتی ہے جو نزدیک نزدیک اور چھوٹا لگایا جاتا ہے شکاریوں کے نعل اکثر بہت ہی چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور ایڑیاں سوہن سے رگڑ کر سرمہ کی پنسل کی مانند باریک نوکدار بنا دی جاتی ہیں اگر نعل نزدیک لگا یا جاوے اور سطح بیئرنگ سے ½ انچ چھوٹا ہو تو بس اور کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اگر ایڑیوں کی نوکیں بھی پاؤں کی ایڑیوں کے جھکاؤ کے برابر سوہن سے رگڑ کر ڈھالدار کر دی جاویں۔ تو پوری پوری حفاظت اور سب سے اچھی سطح بیئرنگ حاصل ہو جاتی ہے پچھلا نعل

شکل نمبر ۱۶



دوسری قسم کے پچھلے پاؤں کے شکاری نعل

بھی سطح زمین کی طرف سے گہراؤ دار اور مجوّف ہوتا ہے۔ اگر گھوڑے میں "برشنگ" یعنی نیور لگنے کی بری عادت نہ ہو۔ تو نعل میں دو چھوٹے مربع کاکن بنا دیئے جا سکتے ہیں اسی طرح اگر اگلے پاؤں کی ایڑی پر پچھلے پاؤں آن پڑتے

ہوں تو اُس کے بچاؤ کے لئے بھی مجوف شکل تقریباً کافی ہوتی ہے۔ لیکن بعض اوقات گھوڑے پھاندنے کے وقت پچھلی نعل کے ٹُو کے ساتھ اگلے پاؤں کے پچھلے عضلہ کو ضرب پہنچا دیتے ہیں۔ سب سے بڑھکر بچاؤ حاصل کرنے کے لئے شکاری نعل کا پچھلا ٹُو گول کر دینا چاہیئے اور اُس میں دو ٹُو کلپ لگا دینے چاہئیں (دیکھو شکل نمبر ۶۱) ایک بہت آسان کام کی لوہے کی سلاخ آجکل بکتی ہے۔ جو اوپر کی سطح پر سے گول کی ہوئی ہوتی ہے۔ اس میں صرف کناروں پر "فلرنگ" کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ٹُو کو بالکل نہیں چھیڑتے۔ اس سے شکاریوں کے لئے ایک نہائت مکمل قسم کا نعل بن جاتا ہے۔

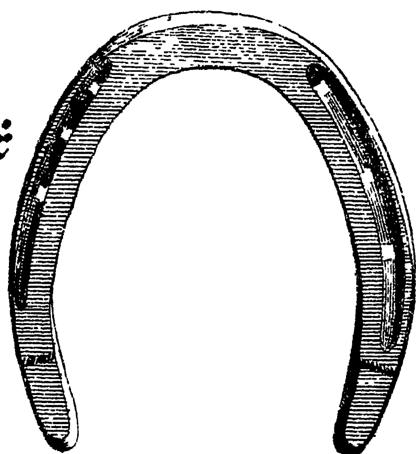
کرایہ کے گھوڑے۔ چونکہ وہ سخت سڑکوں پر چلتے ہیں۔ اس لئے اس کی نعل شکاریوں کی نسبت بھاری لیکن ویسے ہی شکل کی بنانی چاہیئے۔ سامنے کی طرف مجوف شکل ہونے کی بھی ویسی ضرورت نہیں ہوتی۔ لہذا ایک کم چوڑے دوہری نالی دار (رو ڈوے) نعل استعمال کی جا سکتی ہے۔ پاؤں کے ایک دوسرے پر آپڑنے کا بھی ویسا خطرہ نہیں ہوتا پس ایک زیادہ چوڑی چپٹی نعل پچھلے پاؤں پر استعمال کر سکتے ہیں۔ اور کلپ ٹُو پر لگایا جا سکتا ہے معمولی سواری کے کام میں اس امر کے لئے کوئی خاص تدبیر کرنی بھی ضروری نہیں کہ اگلے نعل پچھلے نعل سے ٹکر کھا کر ٹوٹ نہ جاویں۔ لہذا ایسے گھوڑوں کے نعل لمبے لگائے جا سکتے ہیں اور جن کی ایڑیاں کاٹ کر زیادہ نوکدار بنا دی جا سکتی ہیں۔ سخت زمین پر کاکین وہ گرفت نہیں کر سکتے جیسے کہ گھاس پر لہذا ان کے پچھلے نعلوں پر کاکین لگانے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہوتی بلکہ میرا خیال ہے کہ مُربع ٹُو والی پچھلی نعل ایسے گھوڑے پر زیب دے گی۔ مگر جب گھوڑے کو نیو رلگتا ہو تو اُسے استعمال نہ کرنا چاہیئے (شکل نمبر ۶۲ و ۶۳)۔

شکل نمبر ۶۲



اگلے پاؤں کا نعل جو کرایہ کی چوپہیہ گاڑی کے گھوڑے میں لگتا ہے

شکل نمبر ۶۳

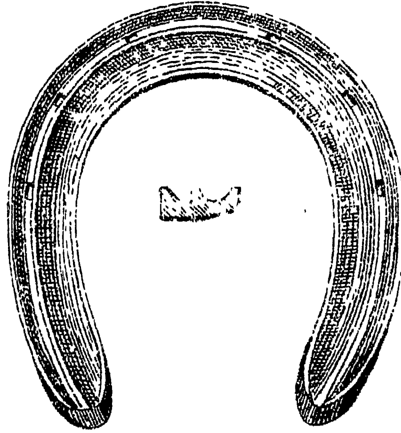


پچھلا نعل چوپہیہ گاڑی کے گھوڑوں کیلئے

گاڑی کے گھوڑے۔جن قلیل العرض ہلکی نعلوں کا ہم ذکر کرتے آئے ہیں وہ گاڑی کے کام کے واسطے کافی پائدار نہیں ہوتیں۔اگلی نعلوں کے واسطے دوہری نالی والے نعل کی نسبت جن کو روڈوے نعل کہتے ہیں اور کوئی شکل اچھی نہیں ہے (دیکھو شکل نمبر ۶۴) سلاخ میں نالیاں بنائی ہوئی ہوتی ہیں اور اس سلئے لوہار آسانی سے اکیلا یا صرف ایک لڑکے کی مدد سے نعل بنا سکتا ہے۔ اس نعل سے گرفت اچھی حاصل ہوجاتی ہے اور یہ ہلکی اور پائدار بھی ہوتی ہے

سطح پا کے سشیڈ ہونے کے باعث چپٹے پاؤں پر اس کا استعمال کرنا مضائقہ

شکل نمبر ۶۴

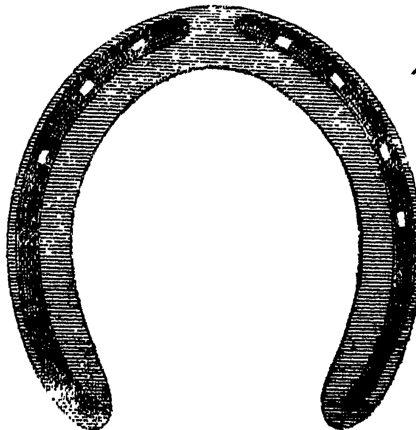


راؤڈوے نعل
اگلے پاؤں کا

نہیں رکھتا۔

گاڑی کے گھوڑوں کے لئے پچھلے نعلوں پر کاکین لگانے کی کوئی ضرورت نہیں تاوقتیکہ وہ بہت بھاری گاڑیوں میں نہ جوتے جاویں جب کاکین لگائی جاویں تو ہر ایڑی پر ایک ہی لگانا نہائت اچھا ہے۔کلپ ٹو پر ہونا چاہیئے

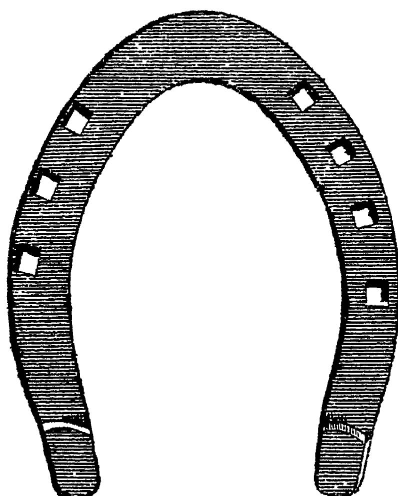
شکل نمبر ۶۵



گاڑی کے گھوڑے کا
اگلا نعل

اور اگر کام کی خصوصیت کے باعث نعل کے اپنی اصلی جگہ سے سرکنے کا احتمال ہو تو باہر کی طرف ایک چوتھائی کلپ لگا دینا چاہیئے گر اس کی شاذونادر ہی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ہمیشہ بدصورت معلوم ہوا کرتا ہے۔ جب کاکن استعمال کئے جاویں تو

شکل نمبر ۶۶



گاڑی کے گھوڑے کا پچھلا نعل

پچھلے نعل کو "فلرنگ" کرنے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ اس حالت میں میخوں کے سوراخ بذریعہ آلہ سٹیمپ لگائے جا سکتے ہیں۔ یہ عمل ایک تو آسانی سے ہو جاتا ہے دوسرے نعل ذرا زیادہ دیرپا ہو جاتی ہے۔

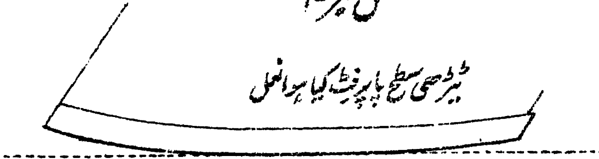
ساتویں فصل

نعلوں کا فِٹ کرنا اور لگانا

جب پاؤں کے واسطے مناسب قسم کا نعل منتخب اور گھوڑے کے خاص قسم کام کے مطابق ہو جاوے اور نعل لگانے کے لئے پاؤں بھی طیار ہو جائے تو ہم نعلبند کے فن کے اس ضروری حصے پر پہنچتے ہیں جس کو نعل کا فِٹ کرنا یا جانا کہتے ہیں۔ خواہ نعل کی شکل بھی تجویز کر لی جاوے اور خواہ پاؤں بھی اس کے واسطے طیار کر لیا جاوے مگر جب تک دونوں مناسب طور سے فِٹ نہ ہو جاویں تب تک گھوڑے کو اچھی نعلوں کا فائدہ کما حقہ حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ یقینی طور سے نقصان ہو سکتا ہے گھوڑوں کے مالک کو نعلوں کے بٹھانے کی نسبت شاذ ہی کچھ واقفیت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ اس بات کو سمجھ نہیں سکتا۔ کیونکہ پاؤں اور نعلوں کے متعلق اس کی بعض ہدایات محض ناقابل عمل ہوتی ہیں۔ میں نے کسی پہلی فصل میں بیان کیا ہے کہ پاؤں کو نعلبندی کے واسطے کس طرح طیار کرنا چاہیئے اور نعل کے واسطے کونسی سطح بیئرنگ رکھنی چاہیئے۔ میں نے یہ بھی بتلایا ہے کہ کونسی شکلیں نعل کی اچھی ہیں غرض ہر حالت میں قدرتی حالت پر عمل کرنا حتی الوسع مدنظر رکھنا چاہیئے۔ لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم واقعی علامات سے بھی انحراف کریں اور ہمیں فائدہ حاصل ہو۔ اور تمام اغراض

اور ضروریات بھی پوری ہو جاویں۔ اگر ہم نعل پاؤں کو دیکھیں جو گھس کر

شکل نمبر ۶۷

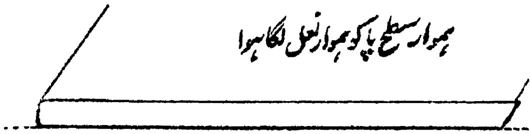


ٹیڑھی سطح پا پر فٹ کیا ہوا نعل

مناسب مقدار کا بن گیا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ سطح بیئرنگ ہموار نہیں ہوتی یعنی یہ ٹو اور ایڑیوں کی طرف سے بہ نسبت اور جگہوں کے زیادہ گھسی ہوئی ہوتی ہے اگر ہم کسی پرانے نعل کی سطح جانب زمین کو دیکھیں تو بھی ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ سطح ہموار نہیں ہے۔ ٹو اور ایڑی پر زیادہ گھساؤ نظر آتا ہے جس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم مصنوعی سطح بیئرنگ کو بھی اسی ڈھنگ کا بناویں اور پھر نعل کو اس پر ترتیب دیں جیسا کہ شکل نمبر ۶۰ میں ہے یا کیا ہمکو سطح ہموار بنانی چاہیئے ہے اور اسپر ہموار نعل لگانا چاہیئے جیسا کہ شکل نمبر ۷۰ میں ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ جو کچھ ہمیں گھسے ہوئے پاؤں یا گھسے ہوئے نعل سے معلوم ہوتا ہے اسی کے مطابق عمل کرنے سے اعلے قسم کی ترتیب حاصل ہوسکے گی۔ لیکن اسپر عمل کرنا مشکل ہے اور نعل کے بٹھاؤ کی زیادہ درستی دونوں سطحوں کو ہموار کرنے سے بڑی آسانی سے حاصل ہو جاتی ہے اگر ضروری ہو تو نعل کی سطح جانب زمین گھساؤ کے قدرتی خط کے مطابق بنائی جاسکتی ہے۔ اور سطح پا کو ہموار ہی رکھا جاسکتا ہے۔ نعلبند خواہ کوئی شکل اختیار کرے مگر نعل چاروں طرف سے یکساں بیٹھ جاوے اور ساری سطح بیئرنگ پر پاؤں اور نعل کا ملاپ بالکل ٹھیک ہونا چاہیئے اگر فرض کرلیا جاوے کہ اچھی طرح سے تیار کئے ہوئے پاؤں کی سطح ہموار

کر لی گئی ہے۔ تو پھر نعل کا فِٹ کرنا بالکل آسان ہو جائیگا۔ بشرطیکہ لوہارکاریگر

شکل نمبر ۶۸



اچھا ہو اور معمولی سمجھ کی ہدایات پر بھی کاربند رہے۔

دو باتوں کا پورا کرنا ضروری ہے (۱) نعل کو صاف سطح پا پر بٹھانا (۲) نعل کو دیوار پا ئم کے محیط پر فٹ کرنا۔ بہت سے نو آموز اچھا لگا ہوا نعل اُسی کو سمجھ لیتے ہیں جو سُم کے بیرونی خط پر چاروں طرف سے یکساں ہو۔ لیکن جس کو اس عمل کی خبر ہے وہ تو جانتا ہے کہ سطح کو فٹ کرنا بھی ویسا ہی مشکل اور ضروری ہے نعل کا کناروں کے ساتھ فِٹ کرنا۔ پہلے نعل کا پاؤں سے مقابلہ کیا جاتا ہے۔ پھر اُسے گرم کرتے ہیں اور ایڑیاں کاٹ دی جاتی یا موڑ دی جاتی ہیں تاکہ لمبائی مناسب رہ جاوے نعل کا ہر ایک حصہ (یعنی شاخ) دیوار پا کے کنارے کنارے فِٹ کیا جاتا ہے۔ اور مُبتدی کو اس امر سے آگاہ کر دینا ضروری ہے کہ پاؤں کے اندرونی اور بیرونی کنارے یکساں نہیں ہوتے۔ بیرونی کنارہ زیادہ گول اور اُبھرا ہوا ہوتا ہے اور نعل کی شکل ایسی ہونی چاہیئے۔ کہ ٹھیک ٹھیک دیوار پا کے رُخ کے مُطابق ہو۔ نعل کی بیرونی شاخ بھی ہمیشہ ایسی ہی نمایاں ہونی چاہیئے جیسا کہ سُم کا بیرونی کنارہ یہ شاخ کبھی اندر کی طرف نہیں ہونی چاہیئے اور اندرونی شاخ دیوار پا سے بڑھی ہوئی نہو ورنہ مُقابل کی ٹانگ پر اس سے ضرب لگے گی۔ اچھی طرح سے فِٹ کی ہوئی نعل وہ ہے۔ جو پاؤں پر پوری

پوری فِٹ ہوجاوے۔ جسے کلوز فٹنگ کہتے ہیں یعنی نعل کو کسی قدر دیوار پاءٔ کے محیط کے اندر کی طرف سے آنا مُضر ہوتا ہے کیونکہ اِس سے دیوار پا کے سب سے عُمدہ اور نہائت مضبوط سطح بیرنگ ضائع یا بیکار رہو جاتی ہے۔ اور نعلبند کو موقعہ ملجاتا ہے کہ جتنا کچھ سینگ نعل سے آگے بڑھا ہوا ہو اُسے ریت کر ایک مُصفّا شکل کا بنا کر دکھلا دے۔ عُمدہ شکل والے پاؤں پر نعل ٹو سے لیکر ایڑی تک بیرونی خط کے کنارے کنارے لگنا چاہیئے۔ لیکن جہاں پاؤں کی ایڑیاں اندر کو مڑی ہوئی ہوں وہاں نعل کو ایڑیوں کی طرف سے چوڑا لگانا فائدہ مند ہوتا ہے۔ یہ ضروری ہے۔ کہ نعل کی سطح پا ایڑیوں پر ہموار ہو اگر یہ ترچھی ہوں جیسا کہ اکثر سٹیڈ نعلوں میں ہوتا ہے۔ تو فٹ کرنے میں ایک شدید نقص پیدا ہوجاتا ہے۔ کیونکہ ایڑیوں پر ہموار سطح بیرنگ نہیں ہوتی۔

جو نعل بہت ہی چوڑی لگائی جاوے۔ اُسپر مقابل کے پاؤں کے آپڑنے کا احتمال ہوتا ہے یا اُس سے گھوڑا مُقابل کے فٹلاک کے جوڑ کو مضروب کر لیتا ہے نعل پر دوسرے پاؤں کے آپڑنے کا بچاؤ کرنے کے واسطے جبکہ یہ دیوار پا سے آگے بڑھی ہوئی ہو۔ اوپر کا کنارہ یا تو بذریعہ ہتھوڑے کے یا ریتی کے گول کر دینا چاہئے۔ جہاں دیوار پا کا کچھ حصّہ ٹوٹ کر گر گیا ہو۔ وہاں پوری فِٹ کی ہوئی نعل کو سُم ڈھانپ نہیں سکتا۔ اور ایک تیز کنارہ یا حاشیہ نظر آتا رہتا ہے جو بدنما معلوم ہُوا کرتا ہے۔ اور اِس سے ایک پُشتہ یا ٹیکنی سی بن جاتی ہے جس پر مُقابل کا پاؤں یا کسی دوسرے گھوڑے کا پاؤں پڑ سکتا ہے اور نعل کو توڑ کر الگ کر دیتا ہے۔ نعل کو میخیں لگانے سے پہلے یہ بڑھا ہوا کنارہ گول کر دینا چاہیئے اور وہی توجہ اِن نعلوں کے انجاموں پر دینی چاہیئے جو ایڑیوں پہ چوڑی کر کے لگائی جاتی ہیں۔ مثلاً بھاری چھکڑے کے گھوڑوں کے نعل بھاری گھوڑوں کے

کھڑے ہونے کے لئے مضبوط بنیاد ہونی چاہیئے - اور چونکہ وہ تیز نہیں چلائے جاتے اس لئے ایڑیوں پر نعلوں کو اندرون دیوار لگانے کی ویسی ضرورت نہیں - ایڑیاں جتنی کم چوڑی ہوں گی اتنی ہی نعل کے پچھلے حصے میں مضبوطی یا استحکام کم حاصل ہو گا اسلئے ایسے نعل چوڑے لگائے جانے چاہئیں جن کا بڑھا ہوا اوپر کا کنارہ یا تو گول کر دیا جاوے یا کنارۂ صندوق کی مانند اوپر کو اٹھا دینا چاہیئے - جو زریعہ ہتھوڑے کے کیا جا سکتا ہے اور ریتی سے رگڑ کر صاف کر دیا جاتا ہے - جب کا کین استعمال کئے جاویں تو اُس وقت اور بھی زیادہ ضروری ہوتا ہے کہ ایڑیوں پر سے نعل چوڑے لگائے جاویں - اور بعد میں اوپر کا کنارہ کو ارڑ سے لیکر پچھلی طرف تک گول کر دیا جاوے -

بشرطیکہ میخوں کے سوراخ مناسب طور سے لگائے ہوئے ہوں تو جب نعل کا بیرونی کنارہ سُم کے محیط پر صفائی سے فِٹ ہو جائے گا تو وہ ٹھیک موقعہ پر آجاتے ہیں مگر جب میخوں کے سوراخ بیرونی کنارۂ نعل کے بہت ہی نزدیک یا بہت ہی دُور بنا دیئے جاتے ہیں - یعنی جب وہ بہت ہی "فائن" یا بہت ہی "کورس" ہوتے ہیں - تو جیسی حالت ہو گی اُس کے مطابق نعل کو بھی دیوار یا کے اندر کی طرف یا عین کنارہ سے ملا کر لگا دینے سے اُن کے مقام کی اصلاح ہو سکتی ہے - جب کوئی نعلبند کسی دوسرے کے بنائے ہوئے نعلوں کو فِٹ کرتا ہے - تو ممکن ہے کہ وہ اس بات کو نظر انداز کر جاوے - کیونکہ ہم سب عادت کے غلام ہیں - جو آدمی اپنی روزانہ پریکٹس میں محیط پا کے اندر کی طرف نعل لگاتا ہے اور میخیں "فائین" یعنی باریک لگاتا ہے - تو جب اُسے "کورس" یعنے موٹے سوراخوں والے نعل کو فِٹ کرنا ہوتا ہے تو اُسے اپنا یہ قاعدہ بھی بدلنا پڑتا ہے - ایڑیوں کی طرف سے نعل کی لمبائی کا خیال کرنا اس سے بھی زیادہ ضروری ہے جتنا کہ عام طور پر اس کا خیال

کیا جاتا ہے ۔ بطور قاعدہ کلیہ کے شکاری گھوڑوں میں یہ نعل ایڑی کی طرف سے بہت ہی چھوٹے لگائے جاتے ہیں ۔ اور بہت سے چھکڑے کے گھوڑوں کو حد سے زیادہ لمبے نعل لگائے جاتے ہیں گو لمبے سامنے کے نعل پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اول تو پچھلے نعل کے اس پر آ پڑنے کا احتمال ہوتا ہے ۔ اور دوسرے ممکن ہے کہ جب گھوڑا لیٹ جاوے تو اس سے کہنی کو صدمہ پہنچے ۔ لمبی پچھلی نعل ان دونوں نقصوں سے بری ہے ۔ اور چونکہ عموماً اس میں ایک کاکن ہوتا ہے ۔ اس لئے یہ نہائت ہی عمدہ شکل اختیار کرنے کے قابل ہے ۔

شکل نمبر ۶۹

نعل جو بجانب ایڑی کوتاہ فٹ کیا گیا ہے

سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کے سوائے اگلے نعلوں کے فٹ کرنے میں لوہا عموماً سینگ کے انجام سے تھوڑا سا پیچھے کی طرف بڑھا ہوا ہونا چاہیئے (دیکھو شکل نمبر ۶۸) لیکن سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں میں نعل کا انجام سینگ کے اختتام کے عین اندر اور ایک ترچھے انجام پر ختم ہونا چاہیئے (دیکھو شکل نمبر ۶۹) لیکن اگر لوہا سینگ کے عین مطابق فٹ کیا جاوے تو اس سے زیادہ کم کرنا کچھ فائدہ مند نہیں ہوتا ۔ جب نعل سم کی لمبائی کے عین برابر ہوں تو ان کے اتر جانے کی بھی وجہ ہوتی ہے کہ وہ کافی "کلوز" طور پر یعنے نزدیک لا کر فٹ نہیں کئے جاتے ۔ اور بہت اکثر یہ اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ دیدہ و دانستہ اور غلطی سے ایسے بنائے جاتے ہیں ۔ کہ سم اور لوہے کے درمیان فاصلہ

رہ جاتا ہے اور ایسی برائے نام "ریزو" ایڑی سے وہ خرابی ہوتی ہے - جس کا تدارک نہیں ہو سکتا -

سطح پر نعل کا فٹ کرنا - یہ کہدینا تو ایک بڑی سادہ ہدایت ہے کہ نعل کی سطح بئیرنگ پاؤں کی سطح بئیرنگ کے عین مطابق ہونی چاہئیے - لیکن اس پر عمل کرنا آسان نہیں ہے - جب پاؤں کی نچلی سطح کا سُم پتلا ہوتا ہے - تو کوئی ناہموار دباؤ مثلاً وہ دباؤ جو سیدھا ایک ہی مقام پر پڑے بہت جلد صدمہ تکلیف اور لنگڑاپن کا باعث ہو جاتا ہے - جب سینگ کی اچھی موٹی سطح موجود ہو تو ناہموار دباؤ کم نقصان پہنچاتے ہیں - کیونکہ سینگ انکو ایک فراخ سطح پر تقسیم کر دیتا ہے - اچھی کاریگری اس میں ظاہر ہوتی ہے کہ کوئی غیر مساوی دباؤ نہ رہے - اور نعل اس طرح سے فٹ کیا جاوے کہ اُس سے کوئی ضرر نہ پہنچے - کم چوڑے نعل میں جو صرف دیوار ہی کی چوڑائی کے برابر ہوتا ہے - پاؤں کے نازک حصے کو کوئی غیر مساوی دباؤ نہیں پہنچتا - لیکن ایسا نعل کم ہی استعمال کیا جاتا ہے - کیونکہ یہ ایسا ہلکا ہوتا ہے کہ کافی عرصہ تک گھساؤ کے قابل نہیں ہوتا - چوڑا نعل جس کی سطح پاچپٹی ہو - تمام مجوّف پاؤں پر آسانی سے فٹ ہو جاتا ہے - یعنے ہمارے پچھلے پاؤں پر اور بہت سے اگلے پیروں پر تمام سطح بئیرنگ کا استعمال کرنے کے لئے نعل ٹو سے لیکر ایڑی تک ہموار بیٹھنا چاہئیے - یعنے نعل کی چپٹی سطح پاؤں کی ساری سطح بئیرنگ پر ہموار طور سے لگ جاوے -

دو مقام ایسے ہیں جہاں غیر مساوی دباؤ اکثر نقصان پہنچاتا ہے - ایک ٹو اور دوسری ایڑی پاؤں کے طیار کرنے میں ٹو کے پاس کی دیوار یا عدم توجہی کے باعث سول کی سطح سے تھوڑی سی نیچی یا نعل بنانے میں ٹو کے پاس کا اندرونی کنارہ بیرونی کنارہ سے اونچا ہو سکتا ہے - اور ہر ایک حالت میں سول پر عین

اُس جگہ غیر مساوی دباؤ پڑتا ہے ۔جہاں کہ نعل کا پچھلا کنارہ بٹھایا جاتا ہے ۔گرم نعل کے فٹ کرنے میں جہاں کہیں سُم پر نا واجب دباؤ نمایاں ہو اُس کے لئے ہدایت کی جاتی ہے ۔کہ اِس مقام کا دباؤ دور کرنے کے واسطے یا تو نعل کی سطح کو یا پاؤں کی سطح کو بدل لینا چاہیئے مضبوط پاؤں پر تھوڑا سا سینگ دور کرنے کے واسطے چاقو استعمال کیا جا سکتا ہے ۔مگر کمزور پاؤں پر نعل میں ہی تبدیلی ہونی چاہیئے ۔

ایڑی کے مقام پر غیر مساوی دباؤ دیوار پا اور "بار" کے درمیانی تلوے کے زاوئے پر ہی اکثر وقوع ہوتا ہے ۔جہاں اس سے وہ مرض ہو جاتا ہے ۔ جسے "کورن" کہتے ہیں ۔مگر گھوڑے کے اِس مرض کو انسانوں کے اسی نام والے مرض سے کوئی تعلق یا مشابہت نہیں ہے ۔یہ صرف سینگ کے نیچے نازک حصّہ یا پر ایک زخم سا ہوتا ہے ۔دیکھو صفحہ ۴۳ جراحی اسپان ۔

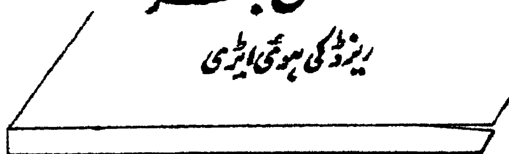
ایڑی کا زخمی ہونا یعنے "کارن" کا بن جانا حد سے زیادہ چھوٹے نعل کے لگانے سے پیدا ہوتا ہے خاصکر جبکہ اُسے بہت ہی کلوز یعنی نزدیک لگایا جاوے یہ ایک ٹھیک لگی ہوئی نعل سے بھی پیدا ہو سکتا ہے جو بہت ہی زیادہ دیر تک پاؤں پر لگا رہکر دیوار کے اُوپر کی نامناسب سطح بیئرنگ سے سرک کر تلوے یا سُول کی نامناسب سطح بیئرنگ پر جا لگا ہو ۔اچھے بنے ہوئے نعل کے استعمال سے بھی ایڑی اس حالت میں زخمی ہو جاتی ہے ۔جبکہ سُم کی طیّاری میں نقص رہ گیا ہو تو ایسی عام ہدایات سے کہ "آلہ ریت سے ایڑیوں کو گھسا کر ہموار کر لو لیکن کبھی سول کو مت تراشو" نقصان ہو جانا ممکن ہے ۔مضبوط پاؤں پر جس کا سول زیادہ بڑھا ہوا ہو ہموار سطح کا بنا لینا اور اُسپر نعل کا فٹ کر لینا آسان ہے لیکن سول کا سینگ ہموار نہیں رہتا اور جوں جوں اس کے بڑھاؤ سے چھلکے پیدا ہوتے جاتے ہیں ۔ویسے ہی "بار" اور دیوار پا کا درمیانی حصّہ اُٹھتا جاتا ہے ۔اگر یہ بات

کی موسم ہو تو یہ پھول جاتا ہے ۔ اور تب اگر نعل سے اسے جکڑ دیا جاوے تو یہ
پتھر کا ہی کام دیتا ہے ۔ اور اپنے غیر مساوی دباؤ سے نازک حصّوں کو زخمی کر دیتا
ہے ۔ یہ ہمیشہ محفوظ تدبیر ہے ۔ اور اس سے کبھی ضرر نہیں پہنچتا ۔ کہ سُول کے
اس حصّہ کی اتنی سطح بذریعہ ڈرائنگ نائف چھیل دی جاوے کہ سول پر نعل سے
کوئی غیر مساوی دباؤ نہ پڑے ۔

نعل سطح پا سے جتنی ٹھیک فِٹ ہو جاوے ۔ اتنی ہی بذریعہ میخوں کے قائم
رہتی ہے ۔ نیز اس بات کا کم خطرہ ہوتا ہے کہ اُس کا کوئی حصّہ پاؤں کے کسی محدود
حصّہ پر کوئی ناواجب دباؤ ڈالے گا ۔ ٹھیک ٹھیک فٹ کرنے سے تمام بوجھ
اور دباؤ سُم کی ساری سطح پر یکساں طور سے تقسیم ہو جاتا ہے ۔ اور اس طرح سے
نعل قریباً ایسا معلوم ہونے لگتا ہے ۔ کہ سُم ہی بڑھ کر اگلی طرف لوہے کا بن گیا
ہے ۔ یعنے اس ترتیب سے گھساؤ کا روکنا مطلوب ہوتا ہے نہ کہ قدرتی عمل میں
خلل ڈالنا ۔ ایک حالت میں ہموار نعل لگانے کے خلاف بھی کیا جاتا ہے ۔ جو
قابل غور ہے ۔ کیونکہ یہ عمل اتفاقیہ یا غفلت سے نہیں ہوتا بلکہ ایسی تجویز عمداً
ہی عمل میں لائی جاتی ہے ۔ اس میں پاؤں سے ایک انچ یا ڈیڑھ انچ کے
برابر نعل کے انجام کی سطح بشبر نگ نیچے کو سرکا دی جاتی ہے (دیکھو شکل نمبر ۷۰) اور
فاصلہ اتنا ہوتا ہے کہ نعل اور پاؤں کے درمیان ایڑی کی جانب چاقو کا پھل
یا ایک پنسل بھی بعض اوقات رکھی جا سکے ۔ یہ ایک نہایت ہی بُرا عمل ہے ۔ جو
قیاسی طور پر نعلبندی میں داخل کر دیا گیا ہے اور جو لوگ یہ عمل کرتے ہیں ۔ وہ
کہتے ہیں ۔ کہ ایڑیاں دباؤ کی برداشت نہیں کر سکتیں جس پر میرا جواب یہ ہے
کہ مناسب قسم کا دباؤ تو وہ سارا برداشت کر سکتی بلکہ کو ارٹر یا اطراف نعل سے
بھی بہت بڑھکر ۔ لیکن اس عمل سے بھی ایڑیاں دباؤ سے بچ نہیں جاتیں ۔ اگر

تم کسی اسی طرح سے لگائے ہوئے نعل کو ایک ماہ تک کام دے چکنے کے بعد

شکل نمبر ۷



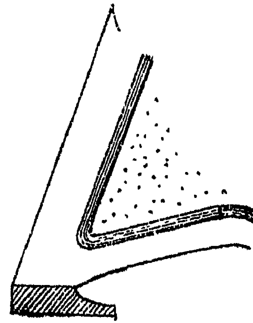
دیکھو تو بعض اوقات اُسے صاف کردہ اور چمکدار بنی ہوئی دیکھو گے اور بعض اوقات ایک گہری نالی اُس میں گھسنے سے بنجاتی ہے نیز پاؤں کو اُٹھا کر نعل وسم کے درمیان لکڑی کا چپٹا ٹکڑا داخل کرنے سے بھی اس کی سطح بیئرنگ کو جانچ سکتے ہو۔ اور پھر اس پاؤں کو ڈھیلا چھوڑ کر اور مقابل کا پاؤں اُٹھا کر تمہیں معلوم ہوگا کہ سطح بیئرنگ ایسی ہے کہ لکڑی کا ٹکڑہ نہیں نکالا جاسکتا۔ پس اس طرح سے ایڑیوں کا دباؤ رفع نہیں ہوتا بلکہ بجائے لگاتار باقاعدہ بیئرنگ کے اُس سے ہر قدم پر پاؤں کے پچھلے حصّہ کو نیچے کی طرف حرکت کرنے کا موقعہ ملجاتا ہے جو خلاف قاعدہ قدرت ہے۔ اور جو ہموار سطح پر بے نعل پاؤں میں کبھی واقع نہیں ہوتی ایسی ایڑی کبھی اس سے بھی زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے یعنی بہت ساری عمدہ سطح بیئرنگ کو ضائع کردیتی اور دباؤ ایک ہی مقام پر اکٹھا کردیتی ہے یا یہ کہو کہ جہاں نعل اور پاؤں کو ارشر پر ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس سے اچھی سطح بیئرنگ ضائع ہوجاتی ہے جہاں اس کا ہونا ضروری تھا اور اطراف پر بھی زائد بوجھ ناہموار طور سے ڈال دیتی ہے جو دیوار پا کے نہایت ہی کمزور حصّے ہیں الغرض ایسی ایڑی میں ایک بھی فائدہ نہیں۔ بلکہ اس میں وہ تمام نقصانات ہیں جو بیوقوفانہ کاریگری کا نتیجہ ہوا کرتے ہیں۔

چپٹے پاؤں کے واسطے چوڑے نعل جن میں سطح پا چپٹی ہو مُضر ہوتے ہیں۔

کیونکہ سول پر ناہموار دباؤ پڑنے کا احتمال ہوتا ہے۔ لہذا ایسے پاؤں کے لئے سطح پا کی زیادہ محفوظ شکل وہ ہے جس کے بیرونی کنارے کے گرد ایک

شکل نمبر ۱۷

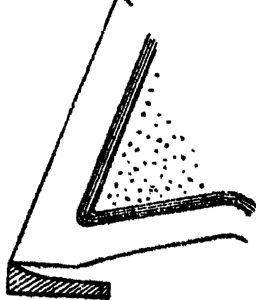
سٹینڈرڈ نعل کا تراش



ہموار تنگ سطح بئیرنگ ہوتی ہے جہاں سے ایک جھکی ہوئی یا بیولڈ سطح شروع ہو کر نعل اندر کی طرف چلا جاتا ہے۔ دیکھو شکل نمبر ۱۷۔ اس شکل کی نعل تقریباً ہر قسم پاؤں پر فٹ کر سکتے ہیں چپٹی سول پر ضرر کا بچاؤ کرنے کے لئے نعلوں کا بٹھا دینا ضروری ہے لیکن یہ عمل کرتے ہوئے دیوار پا کے واسطے ایک ہموار سطح بئیرنگ ضرور چھوڑ دینی چاہیئے۔ جب کوئی نعل ایک طرف سے دوسری طرف کو اس طرح (سیٹ کی ہوئی) بٹھائی ہوئی ہو۔ کہ ایک پرچ کی شکل کی سطح بن جاوے تو پاؤں کو نقصان پہنچتا ہے ایسی نعل میں کوئی ہموار سطح بئیرنگ نہیں ہوتی اور

شکل نمبر ۲۷

پیالے کے نعل کا تراش



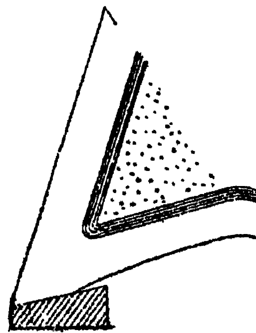
گھوڑے کے بوجھ سے دیوار پا ایک سطح غیر مستوی پر دیکر پاؤں کے اس طرح جھکی لئے جانے یا دبنے کا باعث ہوتی ہے کہ اس سے جلد ہی لنگڑا پن پیدا ہو جاتا ہے دیکھو شکل نمبر ۲۷، چند سال گذرے کہ اس قسم نعل حد سے زیادہ مروّج تھے اور ان کو اور بھی زیادہ نقصان دہ بنانے کے لئے پاؤں کو مرکز سے لیکر محیط تک مانند پرچ کے تراش کر

بنا لیا جاتا تھا۔ اور اس طرح دونوں خراب کی ہوئی چیزوں یعنی پاؤں اور نعل کو جوڑ دیا جاتا تھا۔ ان کے ملاپ کی سطحیں دو تنگ کنارے سی ہوتی تھیں جنکو ہوشیار سے ہوشیار کاریگر بھی بغیر گھوڑے کو صدمہ پہنچانے کے فٹ نہ کر سکتا تھا۔

شکل نمبر ۲، میں ایک جھکی ہوئی سطح والی نعل ایک پاؤں کو لگائی گئی ہے جس کی سطح بئیرنگ اتنی چوڑی ہے کہ جتنی دیوار پا کی۔ لیکن ملاپ صرف کناروں پر ہے۔ جہاں کا سینگ دب جائے گا اور سم دبکر اندر کو مڑ جائے گا۔ کیونکہ گھوڑے کا بوجھ پاؤں کو پیالے کی شکل والے نعل میں زور سے داخل کر دیتا ہے۔ جب پاؤں کی سطح بئیرنگ بجائے دیوار پا کے برابر چوڑا ہونے کے صرف ایک پتلی سی بلند دھاری کی طرح ہوتی ہے تو سینگ بہت جلدی خراب ہو جاتا ہے یعنی بند اُٹھ جانے سے نعل ڈھیلا ہو جاتا ہے۔

شکل نمبر ۳، میں ایک اور نعل کا تراش دکھلایا گیا ہے۔ جس میں بجائے ہموار سطح کے ایک جھکی ہوئی سطح ہوتی ہے۔ لیکن جھکاؤ اندر سے باہر کیطرف کو ہوتا ہے۔ اس نعل کا اثر نعل سابق الذکر کے بالکل برعکس ہوتا ہے یعنی دیوار پا زور سے باہر کو نکالی جاتی ہے۔ جو اگر ساری کی ساری دباؤ کو نہ برداشت کرے تو جو حصہ ملا ہوا ہوتا ہے وہ ٹوٹ جائیگا۔ جب نعل کی ایڑیوں پر سطح بئیرنگ کی یہ شکل اختیار کی جاتی ہے تو سم کے دونو کنارے بڑے زور سے الگ

شکل نمبر ۳
باہر کو نکلی ہوئی سطح بیئرنگ

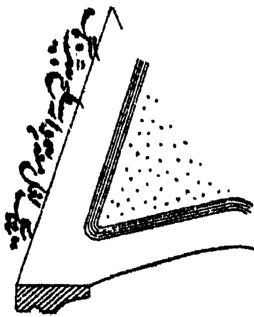


الگ ہو جاتے ہیں - اور یہ پاؤں کو پھیلانے کا ایک عمدہ ذریعہ سمجھا گیا ہے - لیکن زور سے پھیلانا غیر ضروری بھی ہے اور خوفناک بھی -

اگر نعل کو ہمیشہ یہ سمجھا جاوے کہ یہ اصلی قدرتی سُم کو ہی بڑھا کر ایک زیادہ سخت اور زیادہ پائدار چیز کا بنایا گیا ہے - تو یہ ظاہر ہے - کہ سب سے زیادہ استحکام پاؤں اور نعل کی اتنی چوڑی سطح بئیرنگ سے حاصل ہو سکتا ہے جتنی کہ بلحاظ آسانی اور حفاظت گھوڑے کے مناسب ہو سکتی ہے -

شکل نمبر ۴ ، میں ایک ایسی نعل کا سکشن یا تراش دکھلایا گیا ہے - جو اپنی سطح پا کی ساری وسعت کے اوپر لگ سکتا ہے -

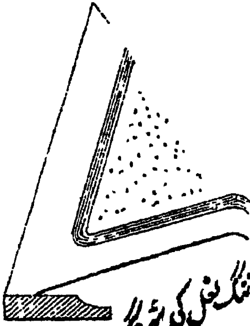
شکل نمبر ۴



شکل نمبر ۵ ، میں ایک نعل دکھلایا گیا ہے جس کی سطح بئیرنگ شکل نمبر ۴ ، کے نعل کے برابر چوڑی ہے لیکن جس میں آدھی بئیرنگ بہ سبب پاؤں کے حد سے زیادہ تنگ ہونے کے ضائع ہو جاتی ہے شکل نمبر ۶ ، میں پاؤں پر کی ایک نہایت عمدہ سطح بئیرنگ نظر آتی ہے - جو دیوار پا کی چوڑائی سے قریباً دگنی ہے - اور ایک چپٹی سطح پا والی نعل دکھائی دیتی ہے - جو ساری سطح بئیرنگ کو کام میں لانے کے قابل ہے - تمام پچھلی نعلوں کو فٹ کرنے کی وضع یہی ہے - اور یہ وضع تمام اگلے نعلوں میں بھی اگر اچھے پیروں پر اختیار کی جاوے تو مفید پائی جائے گی -

نعلوں کا گھسنا - نئے نعل لگانے سے پہلے اچھا نعلبند ہمیشہ پُرانی نعلوں کے گھساؤ کی خاص وضع پر غور کیا کرتا ہے - جب کوئی گھوڑا اپنی نعل کو ہر جگہ سے

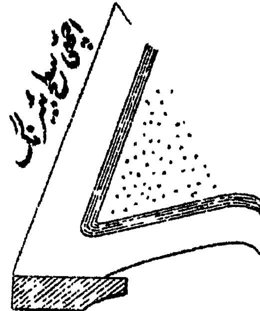
شکل نمبر ۷۵



یکساں گھِستا ہے۔ تو یہ اس بات کی شہادت ہے کہ اُس کے پاؤں کا تناسُب اچھا ہے۔ اور نعل کی وضع مناسب ہے۔ بہت سے نعلوں پر گھساؤ کی بیقاعدگی دیکھی جاتی ہے۔ اور اس کے سبب کا سُراغ بعض اوقات تو گھوڑے کے ناقص قدم میں نکلتا ہے اور بعض دفعہ نعل یا پاؤں کی کسی خرابی میں۔

جو گھوڑا اپنی ایڑیوں کے بل چلتا ہے۔ (جس کی یہ عادت عموماً لمبی نائیٹں سے پیدا ہو جاتی ہے) وہ باقی نعل سے بالکل غیر مناسب طور پر ایڑیوں کو گھسا

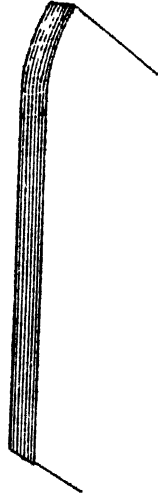
شکل نمبر ۷۶



ڈالتا ہے۔ جس گھساؤ کی وجہ سے نعل بند ایڑیوں کی طرف سے نعل کو زیادہ موٹا بنا دیتا ہے۔ مگر یہ نہائت ہی بُری بات ہے۔ ایڑیوں کی طرف سے سُموں کو اتنا نیچے کر دینا چاہیئے۔ جتنا کہ حفاظت کے لحاظ سے مُناسب ہے۔ اور نعل کو پاؤں کی سطح بیئرنگ سے کسی قدر لمبی فِٹ کرنی چاہیئے۔ جب کسی نعل کے اوپر زیادہ گھساؤ معلوم پڑے تو اُس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ کاکِن حد سے زیادہ اونچے ہیں۔ اور اگر ایسا ہو تو اُن کی بلندی کم کر دینی چاہیئے اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ سُم کا ٹو بہت ہی لمبا ہو اور یہ گھوڑے کے ناقص قدم کا نتیجہ بھی ہو سکتا ہے۔ بہرحال ٹو پر کے لوہے کو اس غرض کے لئے کہ نعل زیادہ

مدت تک چل جائے - ہرگز زیادہ نہیں کرنا چاہیئے - بلکہ نعل کا ٹو خط گھساؤ سے اوپر کی طرف کو موڑ دینا چاہیئے - یا دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ نعل اس طرح لگایا جاوے - کہ اسکی سطح پاپُچ انفے نعلوں کی گھسی ہوئی سطح کے مُشابہ ہو - اس میں ضروری ہوتا ہے کہ سُم نیچا کر دیا جاوے مگر اس عام طریقہ میں نہیں کہ ٹو سے لیکر ہیل یعنی ایڑی تک ایک ہموار سطح بئیرنگ رہے - بلکہ سُم کو ٹو پر سے اِتنا کم کر دیا جاوے جتنا کہ نعل کو اوپر کی طرف موڑنے کے واسطے ضروری ہے - دیکھیئے شکل نمبر ٧٧ -

شکل نمبر ٧٧



جب نعل کی ایک جانب دوسری کی نسبت زیادہ گھسی ہوئی ہو تو سُم کو اُس طرف سے گھسا دینا چاہیئے جدھر گھساؤ زیادہ نظر آتا ہے اور نعل بھی کسی قدر زیادہ بڑھا ہوا لگانا چاہیئے -

نعلوں کے مناسب عرصہ تک پائدار رہنے اور بہت دفعہ بار بار نعل لگانے سے بچنے کے واسطے یہ اچھا ہے کہ نعل کی چوڑائی کو زیادہ کیا جاوے نہ کہ موٹائی کو خاصکر اُن حالتوں میں جہاں کہ گھساؤ زیادہ تر ایک ہی مقام پر ہوتا ہے -

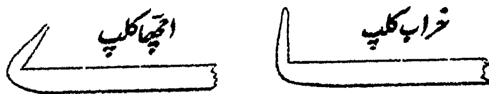
کلپ وہ پتلی پتلی نوکیں ہیں - جو نعلوں کے بیرونی کنارہ سے اوپر کو لگائی ہوئی ہوتی ہیں تاکہ پاؤں کے ساتھ اپنے مقام پر زیادہ مضبوطی سے لگی رہے -

پہاڑی چھکڑوں کے گھوڑوں میں بعض اوقات بڑے بڑے کلپ ہوتے ہیں۔ جن سے اس خیال کی تائید ہوتی ہے۔ کہ لوہاران کو پاؤں پر نعلوں کے قائم رکھنے کے واسطے میخوں کا مددگار سمجھتا ہے مگر ان کا یہ مدعا کبھی نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ ان کا کام صرف یہی ہے کہ نعل کو ایک طرف سرکنے نہ دیں۔ یہ کلپ تنگ اور اونچا بھی نہ ہو۔ بلکہ نیچا اور چوڑا ہونا چاہیئے۔ تاکہ دیوار پا کے نیچے کنارے پر بیٹھ جاوے۔ اور نیچے کلپ سے اس وقت بہت خطرہ ہوتا ہے۔ جبکہ نعلیں ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ اور گھوڑا انہیں گھسیٹتا رہتا ہے۔ عام طور سے کلپ کا موقع ٹو ہے۔ لیکن بعض اوقات دو کلپ بھی ہوتے ہیں۔ یعنے ٹو کے ہر دو طرف ایک کلپ بعض نعلوں کی بیرونی طرف پر ایک کلپ بنایا ہوا ہوتا ہے۔ تاکہ نعل اندر کی طرف کو نہ ہٹ جاوے اور یہ اکثر پچھلے نعلوں پر ضروری ہوتا ہے۔ ٹو پر ایک کلپ کا ہونا نعل کو ٹھیک طور سے فٹ کرنے میں کچھ مدد دیتا ہے۔ جو نیز پہلی میخوں کے لگانے کے وقت نعل کو اس کی جگہ پر قائم بھی رکھتا ہے۔ امریکہ میں کلپ استعمال نہیں کئے جاتے۔ اور جب امریکہ کی کل ساختہ نعل پہلے پہل لنڈن میں استعمال کئے گئے۔ تو ان کو بغیر کلپ کے لگایا گیا تھا۔ میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں۔ کہ یہ نعل اپنی جگہ سے کچھ بہت نہیں سرکتے تھے لیکن اب ان سب میں کلپ لگائے جاتے ہیں۔ چنانچہ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ کاریگر ان میں فائدہ خیال کرتے ہیں۔ سب سے بڑی خرابی جو کلپ لگانے سے پیدا ہوتی ہے وہ بے طور سے فٹ کرنے میں ہے یعنے جبکہ نعلبند چاقو کے ساتھ دیوار پا میں ایک بڑا سا سوراخ کر دیتا ہے تاکہ اس میں کلپ کو بٹھا دے۔ چونکہ کلپ چپٹا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ گول سُرخ کی دیوار پا میں فٹ نہیں ہو سکتا لیکن صرف یہ ضروری ہے۔ کہ گول سُرخ کو ریتی سے گھسا کر چپٹا کر لیا جاوے۔ تاکہ کلپ اس پر بیٹھ جاوے

یہ خیال ضرور رکھنا چاہیئے کہ انجام کنارہ پر سینگ ایسا نمایاں نہ رہے کہ اُسے دیوار پا کے پاس لگانے میں کلپ کا ناوا جب دباؤ اُس پر پڑتا رہے کلپ کو زور سے ٹھونک کر گھوڑے کو لنگڑا کر دینا کوئی مشکل نہیں خاصکر جبکہ اُس کے پیچھے کا سینگ اس قدر کاٹ دیا جاوے کہ صرف تھوڑی سی حفاظت کرنے والی تہ رہجاوے کلپ کو صرف اُسی قدر ٹھوکنا چاہیئے کہ دیوار پا کے ساتھ مضبوطی سے چمٹ جاوے۔ ناتجربہ کار کاریگر کلپ بنانے میں نعل کی سطح پا کو خراب کر سکتا ہے اگر وہ ڈوپر لوہے کی سطح بیئرنگ میں ایک بلندی سی بنا دے جس سے پتلے یا چپٹے پاؤں کی صورت میں لنگڑا پن پیدا ہو سکتا ہے۔

اگر لوہار نعل کے خط پر کلپ کو عمودی بنا دے تو اس سے بھی ایک بہت بھدی شکل اور خراب نتیجہ ہوتا ہے پس کلپ نعل کے پیچھے کی طرف اُتنا ہی جھکا ہوا ہونا چاہیئے جتنا کہ دیوار پا کے وہ سطح ہے جس پر اُسے لگایا جاتا ہے۔ دو

شکل نمبر ۹۷   شکل نمبر ۹۸



شکلیں نمبر ۹۸ و ۹۷ اوپر ظاہر کرتی ہیں کہ اس سے کیا مراد ہے۔

نعل کا گرم یا سرد حالت میں فٹ کرنا۔ جب کسی انجنیر یا بڑھئی کو دو سطحوں کا بڑی صحت سے ملانا ہوتا ہے۔ تو وہ کوئی نہ کوئی رنگدار شے استعمال کرتا ہے تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ کہاں وہ سطحیں ملی ہوئی ہیں اور کہاں نہیں جب کوئی نعلبند نعل کو گھوڑے کے پاؤں پر فٹ کرتا ہے۔ تو وہ اُس کی درستی کو اس طرح آزماتا ہے کہ نعل کو سینگ کے ساتھ مدھم سی سُرخ حرارت پر لگاتا ہے جس سے

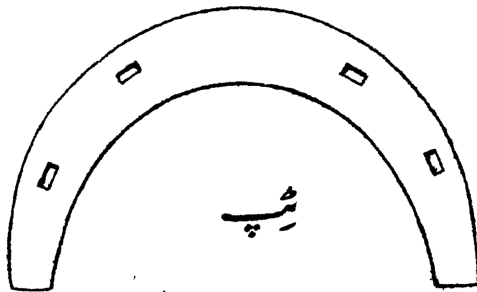
ٹھیک ٹھیک سطح ہائے بیرنگ معلوم ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ اُس مقام کا سُم سیاہ ہو جائیگا جہانکہ نعل پاؤں سے ملتا ہے۔ اگر نعل ٹھیک طور سے فٹ ہوتا ہوا معلوم نہ ہو۔ تو وہ پھر اُسے آہرن پر لیجا کر درست کرتا ہے اور پھر کچھ وقفہ کے لئے سُم کو لگا تار اور ملاپ کی سطح کا ملاحظہ کرتا ہے۔ غرض اس عمل کا اُس وقت تک تکرار کیا جاتا ہے جب تک کہ کافی طور سے صحت یا درستی حاصل نہ ہو جاوے۔ اور پھر نعل کو میخیں لگانے کے واسطے ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔ چونکہ حرارت کے حق میں سینگ ایک جسم غیر موصل کے مانند ہے لہذا اگرم گرم نعل لگانے کے عمل سے سُم کے اندر کی نازک بناوٹوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ بشرطیکہ یہ عمل حد سے بڑھ کر نہ کیا جاوے اگر سینگ بہت پتلا ہو۔ تو نعل کو بہت دیر تک اُس پر رکھنے سے اُس کی گرمی سے نہائت خطرناک نقصان پہنچتا ہے۔ اور سُم کے جھلسنے کا صدمہ جسے اصطلاح میں برنٹ سول کہتے ہیں اکثر بے احتیاطی سے عائد ہوتا ہے۔ لہذا اگر نعل کی شکل کو پاؤں پر فٹ کرنے کے لئے بدلنا ہو۔ تو اگر اُسے نعل پر رکھنے کے وقت ہر دفعہ سرد کیا جاوے تو ضروری تغیر و تبدیل کرنے کے واسطے اُسے ہر دفعہ گرم کرنا پڑے گا جس سے وقت بہت ضائع ہو جائیگا پس سول کو جلا دینے کے بغیر بھی نعل کو گرم گرم فٹ کرنے کے بے احتیاط عمل سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہذا جو نعل ٹھیک طور سے فِٹ نہ ہوتا ہو اُسے گرم کر کے سُم پر اُس وقت تک رکھنا چاہیئے کہ وہ سینگ میں بیٹھ جاوے اور اس طرح سے سُم اور نعل کی سطحوں میں پورا پورا تعلق ہو جاوے۔ اس عمل کو بجا طور سے پاؤں کا نعل پر فٹ کرنا کہہ سکتے ہیں۔ اور یہ نہ صرف سینگ کو برباد کر دیتا ہے بلکہ پاؤں کو بھی نقصان پہنچاتا ہے کیونکہ یہ ایک ہموار نعل کو بھی گویا مناسب طور سے فِٹ کیا ہوا دکھلا دیتا ہے۔ جب گرم گرم نعل لگانے کا عمل بطرز احسن نہ کہ بطرز نامناسب کیا جاوے

یعنی جب یہ صرف اس بات کو دریافت کرنے کے لئے کیا جاوے کہ کہاں نعل فٹ ہوتا ہے نہ کہ اس کو فٹ ہوا ہوا ظاہر کرے۔ تو میں خیال کرتا ہوں کہ سرد حالت میں فٹ کرنے کی نسبت اُس میں بہت فائدے ہیں۔ چنانچہ بعض سُموں اور بعض نعلوں میں بغیر گرم کرنے کے بھی عُمدہ طور سے فٹ کرنا ممکن ہوتا ہے مثلاً جب کسی نعل میں اُسے پاؤں کے ساتھ ٹھیک ٹھیک بنانے کے لئے بہت سی تبدیلی کی ضرورت ہو۔ تو ہوشیار سے ہوشیار کاریگر نعلبند بھی سرد نعل کے ساتھ اپنا کام کما حقہ دُرست نہیں کر سکے گا گو حتی الوسع وہ قریباً فٹ تو کر لیتا ہے اور جب سُم مضبوط ہو۔ تو نقصان بھی نہایت کم ہوتا ہے۔ مگر سب سے اچھا کام وہ ہے۔ جس میں فٹ ہونے کی سب سے بڑھ کر دُرستی پائی جاوے حالانکہ اس نئے قسم کے کام کا نتیجہ یہی ہوتا ہے۔ کہ یا تو دباؤ غیر مساوی پڑا کرتا ہے یا نعل ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ جو نعل اچھی طرح فٹ نہ کیا گیا ہو۔ اُس کو قائم رکھنے کے واسطے بہت سی میخیں درکار رہتی ہیں اور تجربہ سے معلوم ہو چکا ہے۔ کہ گرم گرم فٹ کی ہوئی نعلوں میں ڈھیلی ہو گئی ہوئی یا گُم شدہ نعلوں کی اوسط بہ نسبت سرد فٹ کئے ہوئے نعلوں کے بہت کم ہے سینگ کے ریشوں کے کناروں کا خفیف سا جل جانا جو گرم گرم فٹ کرنے سے پیدا ہوتا ہے کبھی ضرر رساں معلوم نہیں ہوا۔ بلکہ اس میں بادی النظر میں کچھ فوائد ہی ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ نہ جلی ہوئی ہونے کی نسبت جلی ہوئی حالت میں سُم بہت کم نمی کو جذب کرتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ سُم کچھ عرصہ کے واسطے نرم ہو جاتا اور پھیل جاتا ہے۔ جس سے میخیں زیادہ آسانی سے ٹھونکی جا سکتی ہیں۔ اور پھر یہ سکڑ جاتا ہے اور نعلوں کو زیادہ مضبوطی سے پکڑے رکھتا ہے۔ گرم گرم فٹ کرنے میں صرف اس عمل کو نا واجب طور پر کرنے سے اعتراض ہو سکتا ہے جس کے فوائد یہ ہیں کہ فٹ

کرنے میں زیادہ درستی ہوتی ہے۔ نعل کے پاؤں پر قائم رہنے کی نسبت زیادہ اطمینان ہوتا ہے۔ اور نعل بندی کے عمل میں بھی زیادہ آسانی ہو جاتی ہے شائد یہ بات بیان کرنا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ جب نعل کو سرد حالت میں فٹ کرنے کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ تو مشین کے بنے ہوئے نعل سب سے اچھے ہوتے ہیں کیونکہ وہ شکل میں زیادہ باقاعدہ ہوتے ہیں اور ہاتھ سے بنائے ہوئے نعلوں کی نسبت بہت دفعہ پاؤں کی سطح پر ہموار بھی ہو جاتے ہیں۔ فوج کے پالتو گھوڑے جو کام میں لگے رہتے ہیں۔ اور وہ سٹڈ کے گھوڑے جو کوئلے کی کانوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ وہی شائد ایسے جانور ہیں۔ جن پر نعلوں کو سرد حالت میں فٹ کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

ٹپ۔ چھوٹے نعل جو پاؤں کے صرف اگلے حصے کی حفاظت کے واسطے لگائے جاتے ہیں۔ انکو ٹپ کہتے ہیں جو گھاس اور نرم سڑکوں پر سم کے ناواجب گھساؤ کو روکنے کے واسطے بالکل کافی ہوتے ہیں سخت سڑکوں پر بھی خشک موسم میں ٹپ سم کی حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن برسات میں سینگ نرم ہو جاتا ہے

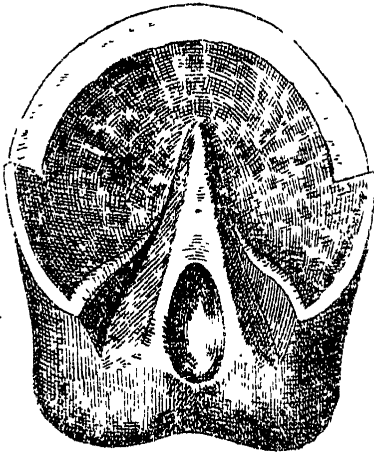
شکل نمبر ۸۰



اور تب وہ حصہ سخت سطح سڑک کے ساتھ مل کر جلدی سے گھس جائیگا بلکہ ممکن ہے کہ لنگ بھی ہو تو ترح میں آئے نعلوں کی نسبت ٹپ کے استعمال کرنے میں زیادہ احتیاط درکار ہوتی ہے کیونکہ وہ صرف ٹو کو گھسنے سے بچاتے ہیں اور جب پاؤں پر بہت زیادہ دیر تک لگے رہتے ہیں تو ان سے سینگ ٹو کی

طرف بالکل غیر مناسب طور سے بڑھ جاتا ہے ٹپ کے فِٹ کرنے میں اِس بات کی احتیاط رکھنی چاہیئے ۔ کہ گھوڑے کو کھڑے ہونے کے لئے ہموار سطح مل جاوے پاؤں کی پچھلی غیر محفوظ سطح ٹپ کی سطح زمین کے ساتھ ہموار ہونی چاہیئے دو دیکھو شکل نمبر ۲۰ (الف) اگر پاؤں پر سینگ کافی ہے ۔ تو سطح صرف اتنا کام کرنے سے

شکل نمبر ۱۸

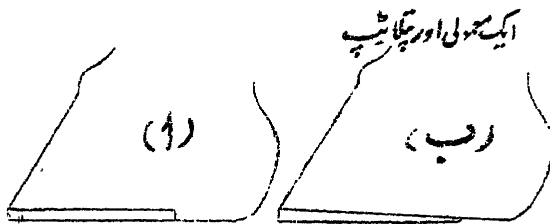


ٹپ کے لئے تیار کردہ پاؤں ۔

بآسانی ہموار ہو جاتی ہے کہ بڑھی ہوئی دیوار پا کو صرف اس قدر دور کر دیا جاوے ۔ جہاں تک کہ ٹپ کی لمبائی ہے ۔ اور پیچھے کی طرف سے سینگ کو ویسے ہی رہنے دیا جاوے ۔ لیکن جہاں کافی زائد سینگ نہیں ہے ۔ وہاں یہ طریقہ استعمال نہیں کیا جا سکتا ۔ اور وہاں ہم ایک ایسا ٹپ استعمال کرتے ہیں جو اُس کے ہر دو انجام کی طرف کو پتلا کر کے گاؤ دُم کر دیا جاتا ہے ۔ (دو دیکھو شکل نمبر ۲۰ ۔ ب) اگر تھوڑا سا سُم پاؤں کے اگلے نصف حصے کی طرف سے آلہ ریتی کے چند رگڑوں کے ذریعہ ترچھے طور پر گھسایا جا سکتا ہو ۔ تو یہ پتلا کیا ہوا ٹپ زمین پر ہموار سطح حاصل کرنے کے واسطے زیادہ آسانی سے فِٹ ہو سکے گا ۔ جب ایک ماہ تک گھوڑا اس شکل کا ٹپ استعمال کر چکے ۔ تو یہ اکثر ممکن ہوتا ہے ۔ کہ سارا ٹپ یکساں موٹائی کا استعمال کر کے اُسے ایڑیوں کی طرف کی سطح کے ہموار

شکل نمبر ۸۲

ایک معمولی اور چپٹا ٹپ



کر دیا جاوے۔

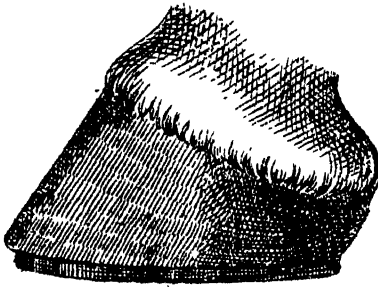
ٹپ سے گھاس پر تو پاؤں کی گرفت اچھی حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن ایسے سخت صاف سڑکوں اور برف پر بہ نسبت لمبی نعلوں کے چلنے میں زیادہ پختگی حاصل ہو جاتی ہے ٹپ کے دو بڑے فائدے ہیں۔ اول تو وہ ہلکے ہوتے ہیں اور دوسرے اُن سے پاؤں کے پچھلے حصے کو حرکت اور قدم میں نہائیت آزادی حاصل ہو جاتی ہے۔ مزمن لنگ کی بعض حالتوں میں ٹپ کے استعمال اور باقاعدہ کام لینے سے ہی صحت ہو جاتی ہے۔ جبکہ اور سب قسم کے علاج بے سود ثابت ہو چکے ہوں۔

طریقۂ شارلیئر نعلبندی کا وہ طریقہ ہے۔ جو چند سال پہلے گھوڑوں کے مالکان کو بہت ہی پسند آیا تھا۔ کئی اور طریقوں کی مانند اِس طریقہ میں بھی فائدے اور نقصان ہیں۔ یعنی اس میں اُس کے کئی بدگمان دشمن اور کئی ناعاقبت اندیش دوست بھی ہیں۔ یعنے جس اصول پر کہ یہ مبنی ہے اُس کو یوں بیان کر سکتے ہیں کہتے ہیں کہ دیوار پا کا نچلا کنارہ ہی سُم کی بوجھ برداشت کرنے والی ساخت ہے۔ اور چونکہ نعل کا مطلب صرف یہی ہوتا ہے کہ ناواجب گھساؤ نہ ہو۔ اس لئے ایک چھوٹا سا پترہ دیوار پا کے نچلے کنارہ کا اُتار لیا جاوے۔ اور اُس کے بجائے اُتنا ہی بڑا نعل کا پترہ لگا دیا جاوے تو اس طرح سے ہم ساتھ ہی

وہ تمام حصّے بھی جنہیں ہم بالکل
قدرتی حالت میں چھوڑ دیتے
ہیں محفوظ کرلیں گے۔ یعنے
سول و فراگ اور بارز کو بھی
اور گو یہ سارا عمل نہائیت ہی
سادہ اور مدلّل معلوم ہوتا ہے۔
لیکن یہ ثابت کرلینا بھی آسان
ہے کہ ظاہر ہی میں یہ ایسا معلوم
ہوتا ہے۔ واقعی درست نہیں

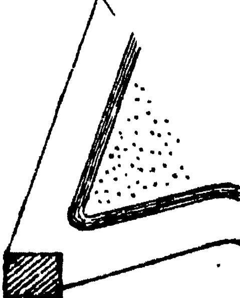
شکل نمبر ۱۸

دیوار سُم کا ٹکڑا کاٹ کر سارلیٹر نعل کے لئے جوف بنایا ہے



چنانچہ پہلے میں یہ بتلاتا ہوں۔ کہ صرف دیوار پا ہی قدرتی طور سے بوجھ برداشت
کرنے والی ساخت سُم کی نہیں ہے۔ بلکہ دیوار پا اور تلوہ بھی جہاں کہ وہ دیوار سے
ملا ہوا ہے۔ اس قسم کی ساخت ہے۔ دوسرے میں اس بات سے انکار کرتا
ہوں کہ طریقہ شارلیٹر بالضرور سُم کے دوسرے حصّوں کو بالکل قدرتی حفاظت پر
چھوڑ دیتا ہے۔ نعل کو لگانے کیواسطے
سول سے دیوار پا کو کاٹنے میں سول کے
قدرتی عمل میں بڑا بھاری خلل واقع ہوتا
ہے اور دیوار پا پر کی بیئرنگ جو سول کے
محراب پر جزوی طور سے منقسم ہوتی چاہیئے
تھی دیوار تک ہی محدود رہ جاتی ہے۔
اس بات کا دعوے کیا جاتا ہے کہ جب

شکل نمبر ۱۹



پاؤں کو بڑھنے کا موقعہ مِل چکا ہو تو سول نعل کے ساتھ ہموار پایا جائے گا۔ اور

اس طرح سے براہ راست بوجہ کے برداشت کرنے کے عمل میں حصّہ لیتا
ہوا معلوم ہوگا۔ مگر میں نے شارلیئر کے طریقہ پر خاص کاریگروں کے نعل لگائے
ہوئے دیکھے ہیں جن میں کبھی آج تک کسی پچھلے پاؤں کے سول کو نعل لگائے
جانے کے تین یوم بعد نعل سے ہموار نہیں پایا البتہ صرف ایک دفعہ اگلے
پاؤں کے سول کو ایک ہفتہ کے گھساؤ کے بعد نعل سے ہموار پایا ہے
مجھ سے اکثر بطور معذرت کہا جاتا ہے کہ "خیر جناب یہ بالکل گھستا تو نہیں
مگر نعل کی سطح سے $\frac{1}{8}$ انچ سے زیادہ نیچا نہیں ہوتا" مانا کہ ایسا ہی ہے یعنے
یہ قریباً گھس جاتا ہے۔ لیکن اگر درحقیقت گھستا نہیں ہے۔ تو اصول کو
کیا ہو جاتا ہے۔ سول براہ راست گھستا نہیں اور بغیر تنگ سطح دیوار یا نک محدود
ہے دربارہ فراک کے یہ ہے کہ طریقہ شارلیئر سے اتنی ہی موٹائی والے
کسی دیگر نعل کی نسبت کوئی زیادہ استعمال نہیں بڑھ جاتا تا وقتیکہ بجائے
تندرست اور مضبوط سینگ پر لگائے جانے کے اسکو خطرناک طور سے
سُم میں لگا دیا جاوے حتیٰ کہ اس کا کنارہ نازک حصّۂ پاؤں کے بہت
نزدیک پہنچ جاوے۔ بعض اوقات طریقہ شارلیئر کے نعل کو بٹھانے یا
نیچے اتار دینے کے معنوں کو ٹھیک طور سے معلوم کر لینا بہت مشکل
ہوتا ہے یعنی کسی وقت تو ہم کو یہ یقین ہو جاتا ہے۔ کہ نعل کو تو نیچے نہیں
بٹھایا گیا ہے بلکہ سول کو بڑھنے دیا گیا ہے۔ پس اگر یہ معنی ہیں تو بہت ہی
کم اعتراض مذکورہ طریقہ پر کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس حالت میں نعل مضبوط
سینگ پر اسی لیول میں ہوتی ہے جتنی کہ کوئی اور تنگ نعل ہو سکتی ہے
لیکن تب بھی بہ نسبت کسی اور طریقہ کے فراک کو وہ بغیر تنگ نہیں حاصل
ہوتا اور سول پر سینگ کی زائد پیدائش کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ مگر جب

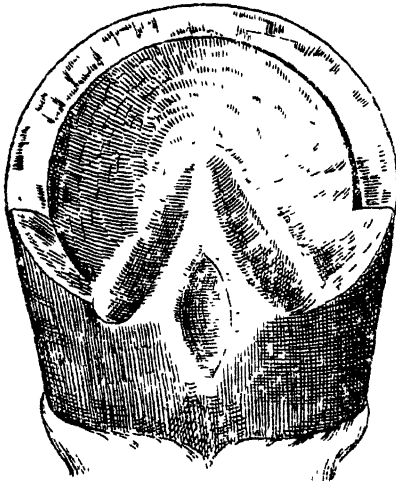
نعل کو در حقیقت پیچھے بٹھایا جاوے۔ تو بیشک فراگ پر زیادہ دباؤ پڑتا ہے یعنی اُسی دیوار پا کے ساتھ بوجھ کے برداشت کرنے کے اوّل درجہ کے کام میں حصہ لینا پڑتا ہے بجائے اس کے کہ ایسے نعل میں وہ بوجھ لینے میں دوسرے درجہ پر ہوتی۔ جیسا کہ قدرتی حالت میں ہونا چاہئے اور یہ نقصان اُس نعل کے باعث ہوتا ہے جو نازک حصہ کے اس قدر پاس لگائی گئی ہے کہ اگر اوپر اور اندر کا کنارہ نعل کا بیولڈ یعنی ڈھالدار نہ کیا جاوے تو فوراً لنگڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔

جب پہلے پہل شارلیئر قسم کی نعل استعمال میں لائے گئے تھے۔ تو ان کو سارے پاؤں پہ لگایا جاتا تھا۔ لیکن معلوم ہوا۔ کہ جب یہ گھس کر پتلے ہو جاتے ہیں تو ایڑیاں پھیل جاتی ہیں جس سے مقابل کی ٹانگ کو صدمہ پہنچتا ہے یا وہ ٹانگ اُس پہ آ پڑتی ہے۔ اب شارلیئر قسم کا نعل صرف سطح پا کے اگلے حصہ کے گرد بطور رِم کے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اس لئے اُس میں کچھ وہ فوائد پیدا ہو جاتے ہیں جو پینے رِم کے باب میں اوپر بیان کئے ہیں۔ یہ بڑی ہلکی نعل ہوتی ہے اور صرف چھوٹی چھوٹی میخیں اُسکو سخت طور سے قایم کرنے کے واسطے درکار ہوتی ہیں۔ لیکن چونکہ نعل صرف دیوار پا کی چوڑائی کے برابر ہوتی ہے لہذا میخوں کو مطلق دیوار پا ہی میں ٹھکنا پڑتا ہے اور اُن کی جائے وقوع پہ وہی اعتراض

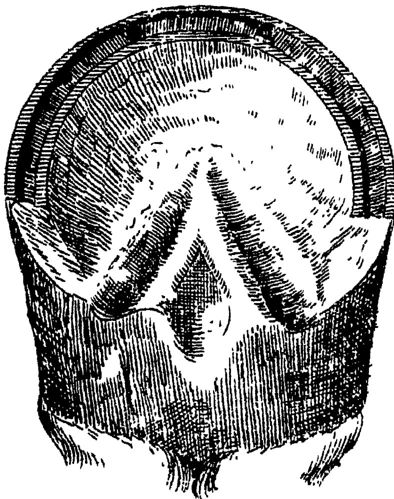
شکل نمبر ۸۵



شکل نمبر ۶ کوتاہ شارلیئر کیلئے طیار شدہ پاؤں



شکل نمبر ۷ کوتاہ شارلیئر نعل لگا ہوا



ہو سکتا ہے جو تمام قسم کے نہایت
فائن میخوں کے لگانے پر کیا
جاتا ہے۔ شارلیئر نعل کے
نقصانات یہ ہیں کہ اوّل انہیں
بہت ہی گہرا قسم میں نازک
حصّہ یعنی کوبکٹ تک دبا دیا
جاتا ہے (دوئم) اسکی بیئرنگ
محدود ہوتی ہے (سوئم) اس
میں باریک (فائن) میخوں
کے سوراخ ہوتے ہیں اور فوائد
اس کے یہ ہیں کہ ایک تو یہہ
ہلکا ہوتا ہے اور دوسرے
اس سے پاؤں کے پچھلے حصّے
کو آزادی حاصل ہو جاتی ہے
گو یہ دونوں فائدے ایک کم
چوڑے پٹے سے بھی حاصل
ہو سکتے ہیں جس کو گہرا نہ دبایا
جاوے مگر ایک بڑا نمایاں
اثر جو شارلیئر نعل کے استعمال سے ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ گھوڑے کے
قدم میں تبدیلی ہو جاتی ہے اور گھٹنے کا تمام عمل بحال ہو جاتا ہے اور
بعض گھوڑے تو یقیناً ڈر ڈر کر پاؤں رکھنے لگتے ہیں اور بعضوں میں

ایک نیچا شوٹ کرنیوالا اقدم ہو جاتا ہے۔ جو در حقیقت عمدہ اور آزادو رفتار کے بنسبت ہمارے خیال میں بہتر نہیں ہوتا۔

نعلوں میں پیریگ لگانا۔ گذشتہ چند سالوں سے نعلوں کے پیریگ بذریعہ مشین کے بنانے میں بڑی ترقی ہوئی ہے۔ اچھی میخ بنانے کیواسطے اوّل ضروری چیز سب سے عمدہ قسم کا لوہا ہوتا ہے۔ شکل میں میخ پتلی خانہ کے مشابہ ہو اور اُسکی چوڑائی موٹائی سے دوگنی ہونی چاہئے۔

روزمرّہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے واسطے دس مختلف سائز کی میخیں درکار ہوتی ہیں جو عین ضرورت سے زیادہ لمبی یا موٹی نہیں ہونی چاہئیں اور ایک سے زیادہ سائز کی میخیں ایک ہی سُم کے واسطے اکثر درکار ہوا کرتی ہیں۔ ہر میخ سے ایک سُوراخ بنجاتا ہے۔ لہذا یہ سوراخ جتنا چھوٹا ہو اُتنا ہی سُم کے واسطے مُفید ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ ضروری ہے کہ نعل سُم کے ساتھ مضبوطی سے لگ جاوے اور یہ امر محض بڑی میخوں کے استعمال پر منحصر نہیں۔ اور اگر کسی مضبوط میخ سے دیوار پا پھٹ جاوے تو یہ اُس میخ کی بنسبت مضبوط نہیں ہوتی۔ جو اگرچہ کمزور ہو مگر مضبوط دیوار پا میں لگائی جاوے۔ نعل کا گم ہو جانا شاذ و نادر ہی کمزور میخ کے استعمال سے منسُوب کیا جا سکتا ہے گو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یا تو نعل ٹھیک طور سے فِٹ نہیں کرتی۔ یا میخوں کے سوراخوں کی شکل سمت یا قدامت درُست نہیں ہوتی۔

ہاتھ کی بنی ہوئی میخوں کو سمت مناسب میں سینگ کی دیوار کے اندر گھُسنے کے قابل بنانے کے لئے طیّاری کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اور یہ تیاری جسکو نوک بنانا کہتے ہیں۔ صرف دیوار پا کی شکل اور حالت کا اندازہ

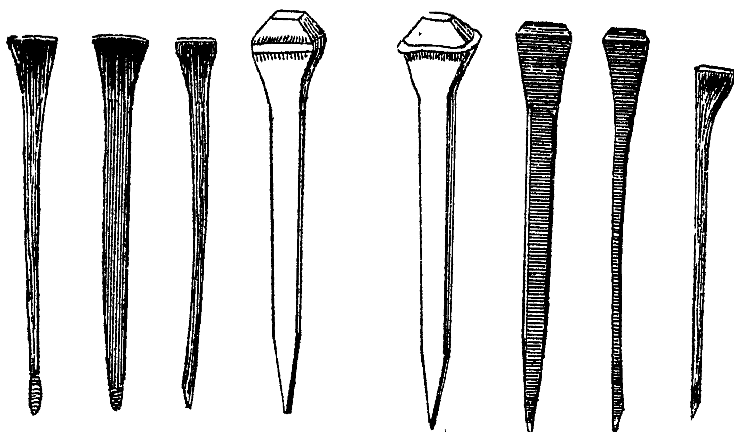
لگانے سے ہی تسلی بخش بنائی جا سکتی ہے میخیں صاف اور باقاعدہ طور سے بنائی ہوئی ہونی چاہئیں لیکن زائد از ضرورت اُن کو ہتھوڑے سے کوٹنا نہیں چاہئے کیونکہ اور حالات اگر درست ہوں تو جسقدر وہ نرم ہونگی اُتنے ہی اچھے ہونگے اس لحاظ سے اِن کا کوٹا جانا کسیقدر دیوار پا کی سختی پر منحصر ہوتا ہے۔

چونکہ میخ کو سینبگ کے اندر سیدھی دکھ خمدار سمت میں جانا ضروری ہے اسلئے اسکا اندرونی پہلو یعنی وہ حصہ جو ہتھوں کی طرف ہوتا ہے کسیقدر باہر کیطرف خمدار ہونا چاہئے۔ تاکہ اُس کا پہلے سے ہی انتظام کر لیا جاوے کہ میخیں جو عموماً ہمیشہ دیوار پا کے اندر خمدار ہو کر گذرتی ہیں اور اس طرح سے نہ صرف مضبوط ہی نہیں رہتیں۔ بلکہ سُم اور دیگر نازک ساختوں کو بھی ضرر پہنچا سکتی ہیں اب سیدھی گذریں نوک پر چھوٹی سی مثلثی سطح ہونی چاہئے۔ جو ساق میخ کی اصل سمت پر ترچھے

شکل نمبر ۸۸

پریگیں ساختہ کل

پریگیں ہاتھ سے بنی ہوئی



خراب پریگیں جن کا سراور تنا ناقص بنے ہیں۔

اچھی پریگ

طور سے لگائی ہوئی ہو (دیکھو شکل ۸۸) چھوٹی نوک سے میخ دیوار پا پر بہت نیچے جا کر نکلتی ہے۔ مگر ترچھی نوک دور تک اندر چلی جاتی اور زیادہ اوپر کی طرف نکلتی ہے نوک بنانے میں خوبیاں اختراع کرنے کی نسبت کوئی قاعدہ کلیہ نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ دیوار پا کی مختلف شکلوں اور کسیقدر مختلف موٹائی کی میخوں کے لئے نوک کی لمبائی مختلف ہوا کرتی ہے۔

نوک کبھی خمدار نہیں ہونی چاہئے نیز اُسکی بیرونی جانب ہمیشہ سیدھی ہونی چاہئے اور نوک اگرچہ تیز ہو مگر پتلی نہ ہو۔ اور اسکا حد سے زیادہ باریک ہونا تو بالکل ہی نامناسب ہے۔ آجکل تو مشین کی بنائی ہوئی میخیں جو بڑی اچھی طرح سے صاف چکنی کی ہوئی اور ٹھونکنے کے واسطے بالکل طیار ہوتی ہیں۔ عموماً بلا استثناء استعمال کیجاتی ہیں۔ وہ شکل میں نہایت ہی باقاعدہ ارزاں اور آسانی سے ٹھکنے کے قابل ہوتی ہیں۔ اگرچہ پرانی قطع کی میخ سے کم سخت ہوتی ہیں۔

نعل پر میخ لگانا

نعل کو جما دینے سے پہلے نعلبند ایک دفعہ اور اسے اُسکے مقام پر لگا کر دیکھتا ہے کہ آیا یہ ٹھیک طور سے فیٹ اور ہر صورت سے مناسب ہے یا نہیں جہاں تک کہ میخوں کے نعل پر لگا دینے کا تعلق ہے۔ نعل اُسی وقت فیٹ سمجھی جاتی ہے جبکہ اوّل تو تمام میخوں کے سوراخ خط سفید کے مقام پر عین ٹھیک واقع ہوں۔ دوسرے جبکہ ہر ایک سوراخ دیوار پا کے اُس حصہ کی سمت کے مناسب لحاظ سے لگا لاگیا ہو۔ جس پر کہ وہ واقع ہوتا ہے۔ اگر اس امر میں کچھ غلطی معلوم پڑے تو میخیں لگانا شروع کرنے سے پہلے اُسکو درست کر لینا چاہئے میخوں کے

لگانے سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ نعل سُم کے ساتھ مضبوطی اور پائداری سے لگ جاوے۔ اور اس سے سینگ کو صدمہ بھی حتی الوسع کم پہونچے اور نازک ساختوں میں کوئی زخم یا دباؤ نہ پہنچے چونکہ ہر ایک میخ بوجہ خانہ دار ہونے کے نعل کو اُس طرف سرکا دیا کرتی ہے جس طرف کہ نوک کا رُخ ہوتا ہے۔ لہذا نوک کو حتی الوسع سوراخ میخ کے مرکز ہی میں رکھنا چاہئے جس سے نعل کا پہلو کیطرف سرک جانا کم واقع ہوتا ہے۔ جب دو یا تین میخیں لگ جاتی ہیں۔ تو پھر ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہوتا کیونکہ سینگ پھر میخ کے زور سے دبتا جاتا ہے۔ جب پہلی میخ ٹھونکنے کے بعد خفیف سی کسر مقام نعل میں پڑ جاوے۔ تو اُس کا تدارک مقابل کی میخ کو ذرا بغور لگانے سے ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن جب دو یا زیادہ میخیں لگ چکیں یا نعل بہت سرک گیا ہو تو میخوں کو نکال کر پھر لگا دینا چاہئے۔

یہ امر کوئی چنداں غور طلب نہیں کہ کونسی میخ پہلے لگانی چاہئے۔ اگرچہ قاعدہ یہ ہے کہ ٹو پیر کی دونو میخوں میں سے ایک سے شروع کر دیا جاتا ہے اور پھر اُس مقام سے لیکر برابر میخیں لگاتے جاتے ہیں۔

دیوار پا کو محفوظ رکھنے اور ذی حس حصوں کو ضرر سے بچانے کی غرض سے میخیں صرف اتنی اونچائی تک ٹھونکنی چاہئیں کہ وہ مضبوط سینگ کو پکڑ لیں ہلکی نعلوں کیواسطے ۳/۴ انچ سے لیکر ایک انچ تک اور بھاری نعلوں کے لئے ۱/۴ ۱ انچ سے ۳/۴ ۱ انچ تک کی اونچائی کافی ہوتی ہے یہ اونچائی نعل کے اوپر کے کنارے سے محسوب ہونی چاہئے۔ بہت سے نعلبند زیادہ کاریگری دکھانے یا زیادہ مضبوطی حاصل کرنے کے خیال سے میخوں کو جہاں تک ہوسکے اونچا ٹھونک کر پہنچا دیتے ہیں۔ اور سُم یا نعل کی قطع کا خیال ہی نہیں رکھتے یہ بڑی بھاری غلطی ہے کیونکہ قطع نظر نشگافوں اور بانیڈ ٹنگ کے خطرہ کے سُم میں جلد ہی میخوں کے اتنے

راستے بن جاتے ہیں کہ کچھ عرصہ کے بعد سُم کا ٹھوس حصہ مشکل سے ہی نظر آتا ہے۔ بیشمار موٹی یا اونچی ٹھونکی ہوئی میخوں سے سُم جس قدر کم پھٹا ہوا یا ضرر رسیدہ ہوا اُسیقدر ایک اچھی طرح سے فٹ کی ہوئی نعل کی گرفت اچھی ہوگی نعلبند کی خاص کاریگری اُس وقت معلوم ہوتی ہے۔ جبکہ سُم میں بہت کم یا مطلق کوئی پرانے سوراخ نہ پائے جاویں۔

ٹھونکنے کیوقت میخ اُنگلیوں میں حتی الوسع ملبی پکڑی جاتی ہے۔ تاکہ یہہ مناسب سمت میں چلی جاوے۔ دو بڑے آثار جو اِس غرض کیلئے معلوم ہوتے ہیں۔ اوّل تو وہ طریقہ ہے جس سے میخ آگے بڑھتی ہے۔ یعنے اسکے بڑھنے سے جو احتساس کاریگر کے ہاتھ میں پیدا ہوتا ہے اور دوسرے جو آواز اس سے نکلتی ہے۔ ہتھوڑے کی ہر ضرب اتنی کافی ہونی چاہئے۔ کہ میخ $\frac{3}{16}$ انچ سے لیکر $\frac{1}{4}$ انچ تک آگے چلی جائے پھر جونہی کہ آواز زیادہ صاف ہو جاوے اور میخ مشکل سے ہلنے لگے نعلبند کو معلوم ہو جاتا ہے کہ نوکِ میخ دیوار پا کی بیرونی سخت غلاف میں داخل ہو گئی ہے اور اِسلئے مناسب سمت میں آگئی ہے اس کے ایک لمحہ بعد وہ اپنے بائیں ہاتھ کی دوسری اور تیسری اُنگلیوں کے ذریعے سے جو دیوار پا پہ ہلکے سے ہوتی ہوتی ہیں معلوم کر لیتا ہے کہ میخ کس مقام پر نکلے گی۔ پھر وہ میخ کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور اچھی طرح سے اُسے ٹھونک کر بیٹھا دیتا ہے۔ اِس میں جو زور لگانا پڑتا ہے وہ سینگ کی سختی اور میخ کے سائز پر منحصر ہوتا ہے۔

جو میخیں $\frac{3}{4}$ انچ اندر داخل ہو جاویں۔ اور پھر بھی باآسانی اندر جارہی ہوں یا جانور اُس کے لگنے سے بدکتا ہو۔ تو فوراً نکال لینی چاہئیں نیز میخ جب ٹھیک طور سے بیٹھ جاوے تو فوراً اُس کی نوک کو اوپر سے موڑ دینا چاہئے۔

اگر دو طرف کی میخیں دیوار پا میں ایک ہی بلندی پر معلوم ہوں تو خوشنما معلوم ہوا کرتی ہیں جو اچھی کاریگری کا ایک نشان بھی ہے۔ اگرچہ یہ امر کسی وجہ سے نہایت ضروری نہیں البتہ یہ بہت زیادہ ضروری ہے کہ وہ ایسی طرح سے ٹھونکی جاویں کہ سُم کو صدمہ نہ پہنچاویں۔ اگر ۲ سے زیادہ میخیں یکساں بلندی تک ٹھونکی جاویں تو ضرر عائد ہونا ممکن ہے۔ کیونکہ اس حالت میں میخیں یا تو پاس پاس کو گذرینگی۔ جب تمام میخیں ٹھک جاویں۔ تو سُم کو بائیں ہاتھ سے تھام کر چند زور کے ضربوں سے اُن کے سر میخوں کے سوراخوں میں مضبوطی کر کے بٹھائے جاتے ہیں۔ اس طرح سے نعل سُم کے ساتھ مضبوطی سے جم جاتی ہے جو کہ مندرجہ بالا شرطوں میں سے یہ تیسری شرط ہے۔ میخیں جب مضبوطی سے ٹھک جاویں۔ تو موڑی ہوئی نوکوں کے نیچے سنسی کو رکھتے ہیں اور ہر ایک پر باری باری سے ہلکی ہلکی چوٹیں لگا کر اُنکو مکمل طور سے موڑ کر سُم کے ساتھ اچھی طرح سے پیوست کر دی جاتی ہیں۔ یہ عمل اسواسطے نہیں کیا جاتا کہ میخیں زیادہ مضبوطی سے سُم میں لگ جائیں۔ بلکہ اس غرض سے کہ نوکیں کاٹ دینے اور گرہ لگا دینے میں آسانی ہو۔ میخ جو سُم میں سے نکلتی ہے اُس سے بیرونی غلاف دیوار پا کا کسیقدر اُٹھ جاتا ہے اور اسلئے گرہ لگانے کیواسطے میخ کی نوک سینگ کے پاس سے کاٹ دیجاتی ہے جس سے اُسکے چھوٹا ہو جانیکا اندیشہ مطلق نہیں ہوتا جہاں تک ہو سکے میخوں کے مروڑنے یا دیگر ایسی حرکات سے جس سے میخیں ڈھیلی ہو جاویں۔ احتراز کرنا چاہئے۔

نوکوں کو کاٹ ڈالنے کے بعد میخ کے بظاہر کھلے ہوئے حصے کے نیچے کا سینگ ریتی سے تھوڑا سا رگڑ کر نالی کی صورت میں بنا دیا جاتا ہے۔ اور میخ کا انجام یا تو پورا طاقت ور رہنے دیا جاتا ہے یا صرف خفیف سا پتلا کر دیا جاتا ہے پھر

گرہیں موڑ دی جاتی ہیں۔ جسکے لئے ہتھوڑے کے ضربات چند اور ہلکی ہونی چاہئیں۔ یہ کافی ہے کہ گرہ کا موڑ اتنا ہی گہرا ہے جتنی کہ میخ چوڑی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں گرہ کے ظاہر کرنیوالا حصہ مربع ہونا چاہئے۔ آخیر میں اگر کوئی سینگ نعل کے کنارے سے بڑھا ہوا ہو تو ریتی سے رگڑ دینا چاہئے اور سم کے کنارے کو نعل کے اوپرے حصہ اور سم کے نچلے کنارے کے درمیان ریتی کا کنارہ داخل کرکے تھوڑا سا گول کر دینا چاہئے۔ اگرچہ اس عمل کی ضرورت بصورت نعل کے مناسب طرح پر فٹ کئے جانے کے صرف ٹو کے اندر کیطرف ہوتی ہے کسی حالت میں مقبطو سینگ کا وہ حصہ جو گر ہوں کے اوپر ہے۔ رگڑنا نہیں چاہئے اسکے بعد سم کو رکھ دیا جاتا ہے اگر خواہش ہو تو پرانے سوراخوں کو موم سے بند کر دیا جاتا ہے یا حسب معمول بذریعہ برش مرہم لگا دیجاتی ہے۔ اور گھوڑے کو قدم اور دلکی چلایا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ وہ کس طرح چلتا ہے جو سم بہت سی میخوں سے خراب ہو جاویں۔ یا اُن کا سم کمزور ہو۔ انکی نعلوں میں میخوں کے سوراخ مناسب طور سے ایسے مقابل بنائے جانے چاہئیں۔ کہ سب سے زیادہ مضبوط حصوں کا فایدہ اُٹھایا جا سکے۔ اس پیش بندی سے۔ اور اوپنچے کلپ لگانے سے خراب پیروں پر بھی عموماً نعل لگائے جا سکتے ہیں۔ خاص حالتوں میں بار کلپ (جس سے اطراف یا ٹو کے برخلاف بار پر گرفت حاصل ہوتی ہے) لگانے سے کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ جب نعل پاؤں پر ٹھیک طور سے فٹ ہو جاوے۔ تو اُسکو بذریعہ آلۂ فائل کے درست کر دیا جاتا ہے جس سے کلپ اور ایڑیوں کے گرد اور نعل کے کناروں پر فائل کے چند رگڑوں سے ہتھوڑے کے اچھے سے اچھے کام میں کچھ بہتری ہو جاتی ہے۔ بہت ہی ادنٰے درجے کا کام بھی اچھی طرح فائل کرنے سے عام ملاحظہ میں اچھا ثابت ہو جاتا ہے نعل کو

فائل کرنے کیواسطے اوسے آہنی شکنجہ میں رکھا جاتا ہے اور ہلکی نعلوں کی شکل مڑ تڑ کر خراب ہو جاتی ہے۔ پس اگر ایسی خرابی واقع ہو جاوے تو نہایت ضروری ہے کہ نعل کو میخیں لگانے سے پیشتر ایک دفعہ پھر فٹ کر لیا جاوے۔

جب لوہار نعل کو اچھی طرح فٹ کر لے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ نعل پر میخیں لگنے سے پہلے ڈور بین یعنے نعلبند پاؤں میں کوئی تبدیلی کر دے۔ بہت سی حالتوں میں جلے ہوئے سُم کا کوئی ٹکڑہ دور کرنے کے واسطے ٹو کے اگلے حصہ کو ریتی سے ذرا رگڑ سکتے ہیں۔ لیکن کسی حالت میں بھی زیادہ نہ رگڑنا چاہئے۔ یہ ظاہر ہے کہ ٹو سے کسی مضبوط حصہ سیٹنگ کو دور کرنے سے جب کہ فٹ کرنے کا عمل پورا ہو چکا ہو۔ نعل کو پاؤں پر زیادہ پیچھے کیطرف لگ جانے کا موقعہ ملجاتا ہے اور اس طرح سے فٹ کی درستی ضایع ہو جاتی ہے۔ اور میخوں کے سوراخوں کا دیوار پا کے ساتھ تناسب بھی بدل جاتا ہے۔ جو ممکن ہے کہ خطرناک ہو۔

فٹ کی ہوئی اور گرم کی ہوئی نعل کو جب ڈور بین پاؤں پر رکھے تو اُسے ساری سطح بیرنگ پر یکساں طور سے بیٹھ جانا چاہئے نعل کے کنارے دیوار پا کے محیط سے پیچھے ہونے چاہئیں۔ ایڑیاں مُناسب لمبائی کی ہوں اور میخوں کے سوراخ ایسے مقام پر ہوں۔ کہ میخیں بلا ضرر تندرست سُم میں جا لگیں۔ کوئی سوراخ میخ اس سفید خط پر نہ ہونا چاہئے جو دیوار پا اور سول کے الحاق کو ظاہر کرتا ہے۔

جب ڈور بین نعل کے فٹ ہونے کی نسبت تسلّی کر لیتا ہے۔ تو وہ مناسب قسم کی میخیں منتخب کرتا ہے اگر میخوں کے سوراخ پاؤں کے متناسب ہوں تو کوئی مشکل نہیں ہوتی لیکن جب وہ بہت ہی بڑے یا بہت ہی چھوٹے ہوں تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس طرح سے میخ کا سر میخ کے سوراخ میں

فٹ کیا جاوے اُس وقت جبکہ ایسی ساق میخ سُم میں داخل ہوتی ہے جس سے سینگ بھی نہیں پھٹتا ہے اور بند بھی مضبوط لگجاتا ہے۔ اگر میخ کا سر سوراخ کے لئے بہت ہی چھوٹا ہو تو میخ مضبوطی سے نہیں پھنستی۔ اور اگر سر بہت بڑا ہو۔ تو یہ اُبھرا ہوا رہتا ہے اور جب گھس کر اڑ جائے۔ تو نعل کی پکڑ نہیں رہتی بہت ہی پتلی دیوار پا ہونے کی حالت کے سوا ایسی میخ کا انتخاب کرنا زیادہ اچھا ہے۔ جو میخ کے سوراخ کو بھر کر ذرا اُبھری رہتی ہے۔ بہ نسبت اسکے جو کم رہتی ہے۔ فلر یا سیمیٹ سے اچھی طرح بنائے ہوئے سوراخوں میں میخ کا سرا ہمیشہ ذرا سا اُبھرا ہوا رہنا چاہئے جبکہ میخ اچھی طرح ٹھونک دیجاوے۔

میخ کا ٹھونکنا ایک ایسا نازک عمل ہے کہ صرف مشق سے ہی اچھی طرح آسکتا ہو اور جیسا کہ اوپر بھی مذکور ہوا۔

سُم کے بیچ میں اسکی سمت کا مدار اسکی نوک اور نعلبند کی اُنگلیوں پر ہوتا ہے جسکی سمت ہتھوڑے کے لگنے کی آواز اور احتساس سے جو اُس میں سے گذرتا ہے معلوم ہو جاتی ہے۔ اور اسکا نکلنا اسکے ظاہر ہونے سے پیشتر بائیں ہاتھ کی اُنگلیوں سے محسوس کرنا چاہئے۔ اِن عملی اشاروں سے نعلبند جانتا ہے کہ کہاں اسکی میخ جا رہی ہے اور وہ مُناسب بلندی پر اسکی نوک کو نکال سکتا ہے اگرچہ ایک ہوشیار کاریگر میخ کو بحفاظت تمام دیوار پا میں بہت بلندی تک داخل کر سکتا ہے۔ مگر ایسا کرنے میں خطرہ ہوتا ہے اور کوئی فایدہ نہیں ہے۔ برخلاف اسکے کافی طور پر گرفت نہ کرنے سے ایک نقصان بھی ہو جاتا ہے یعنی دیوار پا کو پھاڑ دینے کا زیادہ احتمال رہتا ہے اور نعل کی مضبوطی کم ہو جاتی ہے اس قدر ٹو پر کی میخیں ایڑی کی میخوں سے ذرا زیادہ بلندی تک ٹھونکی جاسکتی ہیں جب تمام میخیں ایک ہی بلندی پر ہوتی ہیں۔ تو ایک عمدہ شکل بنجاتی ہے لیکن

ہیں آگے سے لے کر پیچھے کی طرف ذرا بلندی سے کم کرنے کو ترجیح دیتا ہوں
یعنے پہلی ٹو کی میخ سے آخری ایڑی کی میخ تک بلندی کم کرتے جانا چاہئے۔ پہلی
میخ کے ٹھونکنے میں نعل کو اپنے مقام سے پاؤں کے آرپار حرکت دینے کا میلان
ہوتا ہے۔ اس کا بچاؤ کرنا چاہئے اور پہلی میخ کے بعد دوسری میخ مقابل کیطرف
ٹھونکنی چاہئے تاکہ یہ میلان رک جاوے۔ اگر ضروری ہو تو ہتھوڑے سے نعل کے
پہلو کو ایک یا دو ہلکی چوٹیں دی جاسکتی ہیں تاکہ نعل اپنی ٹھیک جگہ میں قایم رہے
ہر ایک میخ جو دیوارپا میں ٹھونکی جا رہی ہے۔ اسکی نوک نیچے کیطرف سُم کے
مقابل میں مڑی ہوئی ہونی چاہئے تاکہ کاریگر یا گھوڑے کی مقابل کی ٹانگ کو
کسی صدمہ کے پہنچنے کا امکان ہو۔ جب تمام میخیں ٹھک جاویں۔ اور نوکیں
سنسی کے ساتھ کاٹ دیجاویں۔ تو سب کو ہتھوڑے سے بٹھا دیا جاتا ہے جبکہ
ہر ایک کی مضبوط گرہ لگجاتی ہے۔ میخ کے سر پر جبکہ سنسی کا کنارہ میخ کی مُڑی
ہوئی نوک کے نیچے رکھا ہوا ہو تو ہتھوڑے سے ایک یا زیادہ چوٹیں لگانے سے
بھی گرہ لگجاتی ہے۔ گرہ کے نیچے بذریعہ ریتی کے دیوارپا کی سطح میں ایک شگاف
بنایا جاتا ہے پھر اس شگاف میں گرہ کو رکھ دیا جاتا ہے اور ریتی کی ایک رگڑ
سے مذکورہ گرہ سُم کے ساتھ ہموار ہوجاتی ہے۔ جو گرہ اس طرح سے دب جاوے
اور رگڑ دیجاوے وہ اُس گرہ سے جو صرف سینگ پر موڑی ہوئی ہوتی ہے
زیادہ مضبوط اور محفوظ ہوجاتی ہے۔

مُفصلہ ذیل حالات میں یہ اُٹھ جاتی اور نعلیں ڈھیلی پڑجاتی ہیں (۱) جبکہ نعل ایسی
کمزور یا کم چوڑی سطح بیرنگ پر لگی ہوتی ہو کہ جس سے سُم دبجاتا ہے (۲) جب میخوں
کے سرے میخوں کے سوراخوں میں ٹھیک فِٹ نہ ہوئے ہوں (۳) جبکہ
گرہ کے لئے صحیح الوجود سُم میں شگاف سا بنانے کے بجائے میخ کی نوک اُبر

ٹوٹے ہوئے سُم پر موڑ دی جاتی ہے۔ جو میخ کے نکلنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر کسی پربگ کے سوراخ کا مقام ایسا موٹا ہو کہ میخ کا اُسمیں لگانا خطرناک ہو۔ تو میخ چھوڑ دینی چاہئیے۔ اگر میخ کا کوئی سوراخ سُم کے کسی شگاف پر واقع ہو۔ تب بھی میخ نہیں ٹھونکنی چاہئیے۔ بعض پاؤں ایسے ٹوٹے ہوئے ہوتے ہیں کہ ساتی میخ نعل کے اوپر دکھائی دے سکتی ہے لیکن پھر بھی نعل کو مضبوط رکھنے کیواسطے ذرا زیادہ بلندی پر اچھی پختہ سُم کی کافی گرفت حاصل ہوجاتی ہے۔

فصل نہم

نعل لگانیکی مضرتیں

نعل لگانے میں پاؤں کا چھدنا۔ یہ ضرر میخ ٹھونکنے کے وقت اُس کی سمت کے غلط ہوجانے سے واقع ہوتے ہیں جس کا باعث یا تو میخ لگانے والے کی بے احتیاطی یا اکثر اوقات میخوں کے سوراخ کی خرابی ہوتا ہے ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ جو براہ راست عائد ہوتی ہیں۔ اور دوسری وہ جو بوساطت کسی دوسرے ضرر کے واقع ہوتے ہیں۔

پہلی قسم کی ضرر تو فوراً اور دوسرے دیر سے ظاہر ہوتے ہیں۔ براہ راست ضرر رسانی کی حالت میں تو میخ ذی حس سول یا دیوار میں جالگتی ہے اور ممکن ہے

کہ ضرر کیحالت معمولی چھید سے لیکر اس پیڈیس کے کنارے کے پھٹ جانے تک واقع ہو۔ اس حالت میں خون ہمیشہ نکلا کرتا ہے۔ اگرچہ ممکن ہے کہ نظر نہ آوے دوسری حالت میں میخ رگ دار ریشوں کے اندر تو داخل نہیں ہوتی مگر اُن کے پاس سے گذر جاتی ہے اور نرم سُم کو دباکر اندر کر دیتی ہے ذی حس ساختوں پر دباؤ ڈال کر چند روز کے عرصہ میں ورم اور لنگڑاپن پیدا کر دیتی ہے۔ اس حالت میں خون نہیں نکلتا۔ اور اس کو اکثر "بائنڈنگ" کہتے ہیں۔

علامات و آثار۔ پہلا نشان براہ راست ضرر کا یہ ہے کہ درد پیدا ہوتی ہے جو عضو کے کھینچ جانے سے معلوم ہوگی۔ اور نعلبند کو معلوم ہو جاتا ہے کہ میخ غلط سمت میں جاری ہے۔ جب میخ نکالی جاتی ہے تو تھوڑا بہت خون میخ کے بعد نکلا کرتا ہے۔ یا اُسکی نوک پر لگا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ خون کا نکلنا اندر ہی واقع ہووے۔ باہر نمودار نہو۔ جب سُم کسی حصے پر باندھا ہوا ہو۔ یا اُسے سیدھا زخم نہ لگے تو اُس حالت کے خلاف واقع ہوتا ہے اُس وقت درد فوراً ظاہر نہیں ہوتی۔ یا کم از کم اُس وقت تک معلوم نہیں ہوتی جبتک کہ جانور اپنے پاؤں پر بوجھ نہیں ڈالتا۔ اگر مقابل کا پاؤں اُٹھانے کی کوشش کیجاوے۔ تو گھوڑا اُس طرف کو جُھک جاتا ہے اور تکلیف میں پایا جاتا ہے۔ پاؤں کے اس طرح بالواسطے چھدنے کے نتایج عموماً دو یا تین دن میں ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ لیکن ممکن ہے کہ آٹھ روز سے لیکر ۱۴ روز تک ظہور میں نہ آویں۔ اور تب ورم اور لنگڑاپن پاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ پاؤں اُس وقت گرم ہوتا ہے اور ہتھوڑی کے ساتھ ٹھکورنے یا دبانے سے درد کیا کرتا ہے ورم خفیف سا ہوتا ہے۔ اور پوروں کی شریانوں میں حرکت بڑھ جاتی ہے۔ اور پاؤں جزوی یا کلی طور پر بوجھ اُٹھانے کے ناقابل ہو جاتا ہے۔

نعل لگانے میں پاؤں کے چھد جانے کا شبہہ اس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ جانور کا پاؤں بوجہ درد کے دباؤ کو برداشت ہی نہ کر سکے۔ یا جب نعل نئے لگائے گئے ہوں نیز جبکہ بلحاظ جسم کے سُم بہت ہی چھوٹا معلوم ہو۔ جب دیوار پا حد سے زیادہ رگڑ دی گئی ہو یا کچھ حصے اس کے ٹوٹ گئے ہوں۔ اور جب میخیں یا تو بہت اونچی لگی ہوں۔ یا یکساں طور سے نہ لگی ہوں۔

اس امر کو مدنظر رکھ کر کہ باوجود سب طرح کی پیش بندی کے بھی بعض وقت نعل لگاتے وقت پاؤں ضرور ہی چھد جایا کرتے ہیں اس کے اسباب عام طور سے بترتیب ذیل معلوم ہوتے ہیں (۱) سوراخوں کا خراب مقام پر یا غلط سمت میں بنایا جانا (۲) سُم کا حد سے زیادہ چھیلنا یا نیچا کر دینا (۳) دیوار کی بیرونی جانب کو رگڑ دینے سے پتلا کر دینا (۴) نعل کے فٹ کرنے میں کسی قصور کا عاید ہونا۔ یعنی بہت تنگ نعلوں کا استعمال کرنا۔ ٹو کلیپ کو سُم میں بہت گہرا گھسا دینا (اس حالت میں میخوں کے سوراخ بجائے خط سفید کے مطابق ہونے کے سول کے اندر واقع ہوتے ہیں) (۵) میخ کا غلط ٹھونکنا یعنے بُری نوک والی یا حد سے زیادہ بڑی میخوں کا استعمال کرنا (۶) میخ کو بہت گہرا ٹھونک دینا یا اس کی نوک کا مڑ جانا اتفاقیہ اسباب حسب ذیل ہو سکتے ہیں (۷) سُموں میں پرانے پوروں کا رہجانا (۸) دیوار پا کا بہت پتلا یا ٹوٹا ہوا ہونا (۹) سینگ کا حد سے بڑھ کر نرم ہونا جس سے میخ کا راستہ بذریعہ دباؤ دار آواز معلوم کرنے میں وقت واقع ہوتی ہے (۱۰) جانور کا قرار پذیر نہ ہونا جبکہ میخیں لگائی جا رہی ہوں اور (۱۱) جو آجکل ایک بہت ہی غیر معمولی واقع ہے یعنے سُم میں میخ کا پھٹ جانا۔

یہ معلوم کرنے کے واسطے کہ پاؤں میں درد یا تکلیف ہے یا نہیں سول اور

گرہوں کے چاروں طرف سنسنی کو ہلکے اور باقاعدہ دباؤ سے لگا کر دیکھتے ہیں اور دیوار پا کے نچلے حصے کو ہتھوڑے کے ذریعہ نرمی سے ٹھکور کر معلوم کرتے ہیں اگر گھوڑا کسی خاص مقام پر ایسے آلہ کے لگنے سے اچھلے تو نعل کو اتار دینا چاہیئے ہر ایک میخ کو الگ الگ اتاریں میخوں کی موٹائی اور سمت کا اور جو خون یا مواد پیپ ان میں لگا ہوا ہو اسکا بھی خیال رکھیں۔ جس مقام پر ہر ایک میخ سُم میں داخل ہوتی ہے اُس کا بغور ملاحظہ کرنا چاہیئے۔ اگر خط سفید میں سے گذرنے کے بجائے کوئی سوراخ میخ اس خط کے اندر یعنی پاؤں کے مرکز کی طرف معلوم ہو۔ تو قیاس غالب ہو سکتا ہے۔ کہ وہی سوراخ میخ نقصان دے رہا ہے۔ پھر ایک صاف پریگ کو ڈال کر ہر ایک سوراخ کو دیکھا جانا۔ اور اس کی نوک کو مختلف گہرائیوں کے نرم ریشوں پر دبا کر معلوم کیا جاتا ہے جبکہ اگر درد کی علامات معلوم ہوں تو اُسکا یقینی نتیجہ یہی نکلتا ہے۔ کہ گھوڑے کا پاؤں چھد گیا ہے اسبات کے کہنے کی تو ضرورت ہی نہیں۔ کہ اگر ایسا ہو تو نعل میں سوراخوں کے جائے وقوع اور سمت کو بغور ملاحظہ کرنا ضروری ہوگا۔

علاج۔ جب کسی خاص میخ کے ٹھونکنے پر گھوڑا اچھلے تو میخ کو فوراً نکال لینا چاہیئے۔ اور سوراخ کو چند قطرہ کاربالک ائل سے (جس کا تناسب ۵ فیصدی ہو) صاف کر کے موم سے بھر دینا چاہیئے۔ اس طرح کبھی کوئی خراب نتیجہ نہیں عاید ہوتا۔ لیکن جب خون جاری ہو جائے۔ تو نعل کو پھر ایک دفعہ غور سے دیکھنا چاہیئے اور تاوقتیکہ وہ پوری پوری فٹ کرتی ہوئی معلوم نہ پڑے اور میخوں کے سوراخ بھی خط سفید کے عین مطابق واقع ہوتے ہوئے نظر نہ آویں پھر ہرگز نہ لگا دیں نیز جہاں ضرب پہنچا ہے۔ اُس کے گرد نواح کی میخیں نہ لگائی جاویں اور ضرب کے مقام کو ڈس انفیکٹ کر کے موم یا ٹار سے

بھر دیا جاوے یاد رہے کہ سخت درجہ کے سوراخ ہو جانے یا پاؤں کے چھد جانے سے اصلی جلد کے کم و بیش نمایاں طور سے متورم ہو جانے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے۔ اگرچہ ضرر رسیدہ حصے کو کاٹ ڈالنے اور ڈس انفکٹ کر دینے سے اور گھوڑے کو آرام دینے اور سرد پولٹس استعمال کرنے سے اس کا انسداد ہو جایا کرتا ہے مگر صاف اور تازہ زخم کی موجودگی میں اُسے کاٹ دینے سے کوئی اچھا فایدہ نہیں پہونچتا۔

پائنٹڈ نگ (یا میخ کا دباؤ) اکثر اُس وقت تک معلوم نہیں ہوتا۔ جب تک کہ درد سخت نہ ہو جاوے۔ ایسی حالتوں میں جب ضرر رساں میخ کو نکال لیا جاتا ہے تو اِس کے اوپر یا اُس کے بعد پیپ یا ایک سیاہ رنگ کا اور بعض اوقات بدبودار مواد نکلا کرتا ہے۔ اس مواد کو نہایت آسانی سے نکال دینے کیواسطے یہ مناسب ہے کہ وہ تمام سُم جو اُکھڑ گیا ہے یعنے ذی حس ریشوں سے علیحدہ ہو گیا ہے۔ اُتار دیا جاوے۔ اِس خاص سوراخ میخ کو اِس قدر کاٹ دینا چاہئے کہ چھوٹی اُنگلی اُس میں باآسانی داخل ہو سکے اور سول کے گرداگرد کے حصوں کو اچھی طرح سے پتلا کر دینا چاہئے۔ اور بذریعہ غسول گرم یا پولٹس کے خروج مواد کے فعل کی بھی مدد کرنی چاہئے۔ حد درجہ سے زیادہ پاؤں کو چھیلنے سے احتراز کرنا چاہئے۔ لیکن اگر میخ کو نکالنے اور پیپ کو نکالنے کے بعد بھی درد جاری رہے تو ۳ سے ۵ فیصدی والے کاربالک سولیوشن کے گرم گرم غسل سے بڑا فایدہ ہوتا ہے رنمی اور گرمی سے سُم نرم ہو جاتا ہے اور درد کم ہو جاتی ہے۔

اگر دو یا تین دفعہ گرم غسل دینے کے بعد درد کم ہو جاوے یا بہت شدید ہو تو چند قطرے کاربالک آئل یا ٹنکچر مر ضرر رسیدہ حصے پر لگا دئیے جا سکتے ہیں اور

سوراخ کو تھوڑے سے کاربالک جوٹ یا لکڑی کے لاوڈوول) نرم نرم ریشے سے بھر دینا چاہئیے جس سے بہت سے حالات میں شفاء کامل جلد ہی حاصل ہوگی۔ پاؤں چھدے ہوئے گھوڑوں کو نعل اگر بعد میں اس طرح لگائے جاویں کہ اُن کے ضرر رسیدہ حصّوں پر دباؤ نہ پڑے تو وہ چند ہی روز میں کام کے قابل ہو جاتے ہیں۔ نعل صرف دیوار پر جمے ہوئے ہونے چاہئیں۔ اور خط سفید اور کنارۂ سول پر دباؤ ڈالنے سے احتراز کرنا چاہئیے ضرر کے نواح میں کوئی میخ نہیں نکالنی چاہئیے۔ اگرچہ پاؤں کا چھدنا بہ سبب جلد توجہ کئے جانے اور مناسب علاج کرنے کے خطرناک نہیں ہوتا تاہم بعض حالات میں اس سے مواد فاسد بہت دور تک پھیل جاتا ہے۔ اور سُم یا تو ضایع ہو جاتا ہے۔ یا چھوت سے خراب ہو جاتا ہے۔ یا اس سے مرض ٹی ٹے نس حملہ آور ہوتا ہے اور آخر کار اس طرح سے مُہلک ثابت ہوتا ہے۔

نہایت ہی محتاط نعلبند سے بھی نعل لگانے میں ضرر پہنچ سکتا ہے۔ یا اُس عمل سے ہی ضرر عاید ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات پاؤں اپنی حالت یا شکل کی رو سے بھی کسی حادثہ کو ممکن بنا دیتا ہے یا اُس میں ایسی بیماری یا نقص ہو جاتا ہے کہ حفاظت سے نعل لگانا بہت ہی محال ہو جاتا ہے بعض اوقات نعل کا قصور ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات میخ یا کلیپ کا پس ہر ایک معمولی ضرر کی نسبت چند الفاظ لکھ دینا اِن سے بچنے یا اُن کے تدارک کے لئے رہنمائی کرنے کی غرض سے فایدہ مند ہوگا۔

میخوں سے دو قسم کے ضرر پیدا ہوتے ہیں۔ جن میں نہایت ہی عام ضرر تو وہ ہے جو میخ کے نازک حصّہ پا کے بہت ہی قریب لگانے سے پیدا ہوتا ہے جسکو دبائننڈ) کہتے ہیں میخ درحقیقت نازک پاؤں میں داخل نہیں ہوتی

لیکن اوس کے ایسی نزدیک ہوتی ہے کہ اُسپر ناواجب دباؤ ڈالتی رہتی ہے اِس حالت سے لنگڑاپن پیدا ہوتا ہے۔ جو ایک یا دو دن بعد نعل لگانے کے ظاہر ہوا کرتا ہے۔ نعلبند اسے جلدی سے نعل کو الگ کر کے اور میخوں کے تمام راستوں کو سنسی سے دبا کر معلوم کر سکتا ہے۔ جب لنگڑاپن خفیف ہو۔ تو نعل کا اُتار کر علیحدہ کر دینا۔ اور ایک یا دو دن آرام دینا ہی فقط کافی ہوتا ہے مگر جب لنگڑا پن زیادہ ہو تو اسبات کا شُبہ ہو سکتا ہے کہ اس ضرر سے سُم کے اندر مادّہ پیدا ہو گیا ہے۔ جسے ضرور نکال دینا چاہئے اور تب کسی وٹرنری ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل کرنا مُناسب ہے۔

اِن حالات میں کسی قسم کی غفلت کرنا مثلاً لنگڑاپن پیدا ہونے کے بعد گھوڑے کو کام میں لانا یا کسی ضرررساں میخ کو دور کرنے میں دیر کرنا پاؤں میں خطرناک تبدیلیوں کا باعث ہوتا ہے بلکہ گھوڑا مر بھی جایا کرتا ہے۔

ایک اور ضرر جو میخوں سے ہوتا ہے نازک حصّہ پا کے براراست چھد جانے سے ظہور پذیر ہوتا ہے جو ممکن ہے کہ خفیف ہو۔ مثلاً اُن حالتوں میں جہانکہ نعلبند ٹھونکتے وقت پریگ کی سمت میں غلطی کر دینے سے پیر کے نازک حصّوں کو چھید دیوے۔ لیکن فوراً میخ کو نقصان دیتی ہوئی معلوم کر کے نکال لے اِس سے جو لنگڑاپن پیدا ہوتا ہے تو وہ عموماً خفیف ہوتا ہے۔ مگر بہت ہی زیادہ خوفناک وہ لنگڑاپن ہے جو اُس میخ سے پیدا ہوتا ہے جو نازک حصّۂ پا کو چھید دیوے اور فوراً اُسے معلوم کر کے نہ نکالا جاوے بطور قاعدہ کلیّہ کے لنگڑاپن فوراً وقوع میں آتا ہے۔ اور اگر میخ کو نکال لینے سے پہلے گھوڑا کوئی سفر طے کرے۔ تو یقیناً نہایت خطرناک نقصان ہو جاتا ہے میخ کو بیوقوفی سے ٹھونکنے پر ہی ہمیشہ گھوڑے میں بائنڈ پیدا ہونے یا چھید جانے کا

ضرر نہیں ہوتا بلکہ اکثر اوقات میخ کے سوراخوں کا مقام یا اُسکا اصلی سبب بھی ہوتا ہے کیونکہ اگر میخوں کے سوراخ نعل میں کنارے سے بہت پرے ہوں یا بُری طرح سے نکالے ہوئے ہوں تو پریگ کا حفاظت سے ٹھونکنا بالکل ناممکن ہوتا ہے خصوصاً بعض اوقات جبکہ میخیں ناقص ہوتی ہیں اور یہہ اُسوقت بہت عام بات تھی جبکہ میخیں ہاتھ سے بنائی جاتی تھیں۔ خراب لوہے کی یا بری طرح سے بنائی ہوئی میخیں پاؤں کے اندر پھٹ جاتی تھیں اور آدھا حصہ تو دیوار پاس سے نکل آتا تھا۔ دوسرا نصف اندر کو مُڑجاتا تھا اور نازک حصہ پاکو سخت ضرر پہنچاتا تھا۔ نہائت ہی اعلےٰ سکہ کی مشین کی بنی ہوئی میخیں جو آجتک عام طور سے مستعمل ہیں۔ اس نقص سے بالکل مبرا ہیں۔

میخ سے جو کچھ بھی لنگڑا پن عاید ہو اُس میں غفلت نہ کرنی چاہئے کیونکہ اگر فوراً معلوم کر کے اُسکا تدارک کر دیا جاوے تو بہت ہی کم خطرہ یا اندیشہ لنگ کا ہوگا بر خلاف اسکے اگر غفلت کیجاوے تو نہایت ہی خفیف ضرر سے بھی گھوڑے کو دوامی صدمہ پہنچ جاتا ہے۔ ایسے حادثات کو ناقابل غور سمجھ کر گھوڑوں کے مالک نعلبندوں کو اُن کی اخفا کرنے پر دلیر کر دیتے ہیں۔ بجائے اسکے کہ وہ اُن کو تسلیم کر کے نادم ہوں۔ اگر کاریگر ہمیشہ ضرر کا سُراغ لگانے میں احتیاط کرے اور اُسے معلوم کر کے تسلیم کرلے۔ تو بہت سے خفیف حالات زیادہ ہوکر خطرناک ہو جانے سے رُک جائیں گے۔ صاف طور سے تسلیم کرنا ہمیشہ اچھا ہوتا ہے۔ لیکن ایسا ہونے کا امکان بہت کم ہے خصوصاً جبکہ اُس پر بے بنیاد اور باطل الزام لگایا جاوے بہ نسبت اس کے کہ اُسے بطور ایک ایسے حادثہ کے سمجھ لیا جاتا جس کے ساتھ ناگزیر مشکلات شامل ہوسکتی ہیں۔

کلیوں سے لنگڑا پن پیدا ہو سکتا ہے۔ خراب طرح سے بنا یا ہوا کلپ آسانی

سے دیوار پا پر ہموار اور چپٹا نہیں لگایا جا سکتا۔ جبکہ ہتھوڑے سے زیادہ کوٹ دیا جاوے تو اس سے نازک پاؤں پر دباؤ اور پھر لنگڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ جب اطراف پر کلپ لگائے جاویں یعنے پاؤں کے ہر طرف ایک تو دیوار پاپیان کو بہت کس کر لگا دینے سے بھی لنگڑا پن پیدا کرنا کچھ مشکل نہیں۔ جب نعل ڈھیلے ہو جاویں یا کسی قدر ٹوٹ جاویں تو گھوڑا کلپ پر پاؤں ڈال سکتا ہے اور اگر یہ اونچا اور تیز ہو تو بڑے خطرناک زخم پیدا ہو جائیں گے۔

نعلوں سے ضرر کسی غیر مساوی دباؤ سے پیدا ہوتا ہے۔ خاصکر جبکہ پاؤں کا سیننگ اور پٹرت کمزور اور پتلا ہو گیا ہو۔ سیننگ ٹوٹ جاتا اور پھٹ کر نعل کیواسطے سطح بیرنگ کم و بیش خراب ہو جاتی ہے چپٹی پیروں میں تو نعل کے اندرونی محیط کے دباؤ سے زخم پڑ جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس وجہ سے جو لنگڑا پن پیدا ہوتا ہے وہ نعل کو اتارنے اور سُم کو سنسی کے ذریعہ جانچنے سے بآسانی معلوم ہو جاتا ہے چنانچہ اگر فوراً اسکا تدارک کیا جاوے اور اس حصے سے نعل کی بیرنگ الگ کر دی جاوے تو نقصان نہیں ہوتا لیکن اگر غفلت کیجاوے تو نازک حصوں میں ورم دار تبدیلیاں یقیناً پیدا ہو جاتی ہیں۔

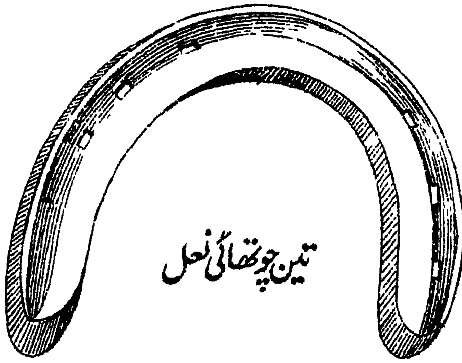
کورن کا گھوڑوں میں پیدا ہونا۔ نعل کی ایڑی سے سول کے زاوئے کے زخمی ہو جانے سے مرض کارن پیدا ہوتا ہے۔ چوڑے کھلے نیچی ایڑی والے پیر اکثر اس سے تکلیف اٹھاتے ہیں لیکن ہر ایک پاؤں کو ضرر پہنچ سکتا ہے یہ ضرر عموماً اگلے پاؤں کے اندرونی حصّہ ایڑی میں ہوتا ہے لہذا مناسب طور سے فٹ کیا ہوا نعل بھی اگر زیادہ عرصہ تک پاؤں پر رہے تو کورن پیدا کر دیتا ہے کیونکہ اس حالت میں سُم کے بڑھنے کے باعث اسکا انجام دیوار پا کے نیچے سے آگے کو ہو جاتا

اور سول پر دباؤ ڈالتا ہے چھوٹا نعل جو اندر کیطرف بہت ہی نزدیک لگایا جاوے کورن کا نہایت ہی عام باعث ہوتا ہے نعل پر مقابل کے پاؤں کے آپڑنے کا بچاؤ کرنے کیواسطے اندرونی حصہ عموماً نزدیک لگایا جاتا ہے۔ اور پچھلے پاؤں کے اُسپر آپڑنے کا بچاؤ کرنے کے لئے یہ اکثر چھوٹا فٹ کیا جاتا ہے۔ پس ایک طرح کے حادثوں کو روکنے کے لئے ایسے طریقہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ جن کو ذرا سا بھی حد سے زیادہ کیا جاوے تو دوسرے قسم کا ضرر پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک معمولی غلطی سے بھی جو نعلبندی کیواسطے پاؤں کے طیار کرنے میں ہو جایا کرتی ہے کورن کا پیدا ہو جانا ممکن ہوتا ہے اگر اندرونی حصہ ایڑی کی طرف سے دیوار سُم کو متناسب اندازہ سے زیادہ نیچا کر دیا جاوے تو سول کا سینگ دیوار پا سے اونچا رہ جاتا ہے اور تب ایک ہموار نعل اوسکے حصہ پر غیر مساوی دباؤ ڈالتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ کورن کوئی دنبل یا بڑھاؤ نہیں ہوتا بلکہ صرف سول کے سینگ کے نیچے نازک حصہ پا کا ایک زخم ہوتا ہے جس کی موجودگی سینگ کے سُرخ ہو جانے سے اُسیطرح ظاہر ہوتی ہے جس طرح انسان کے جسم پر کا زخم اُس کے اوپر کی جلد کو داغدار کر دینے سے ظاہر ہوتا ہے۔ کورن کو دفع کرنے کے خیال سے اُسکو کاٹ ڈالنا تو ایک بیوقوفانہ کارروائی ہے لیکن اگر کورن خفیف سا ہو۔ تو صرف نعل کا دباؤ اُٹھا دینا ہی ضروری ہوگا۔ اور اُس جگہ کے سینگ کے ایک یا دو پتر سے اتار دینے سے اُس میں مدد بھی ملتی ہے۔ جب ضرر بہت زیادہ ہو۔ تو سینگ کے نیچے مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بیشک اس کے اوپر کے سینگ کو دور کرنے سے اُسے نکال بھی سکتے ہیں بشرطیکہ مادہ کی پیدایش کی تفتیش ہونیکی کوئی وجہ نہ ہو۔ تو کورن یعنی زخمی اور بدرنگ سُم کو ایسے وحشیانہ طریقہ سے نہیں کھود ڈالنا چاہئے۔ جیسا کہ عام طور سے اختیار کیا جاتا ہے ایڑیوں پر

سول کے تمام سُم کو کاٹ ڈالنے سے دیوار پاس کے لئے کوئی سہارا نہیں رہتا پس

شکل نمبر ۹۸



تین چوتھائی نعل

جب نعل دیوار پاپہ قایم ہو جاوے تو بغیر دبنے کے وہ بوجہ کو برداشت کرنے کے قابل نہیں رہتی اور اس طرح سے ایک اور سبب خراش اور زخم کا بن جاتا ہے۔ کورن کو حد سے زیادہ تراشنے ہی سے یہ مشکل ہو جاتا ہے کہ اُن کی پیدائیش سے دائمی نجات حاصل نہیں کیجا سکتی۔ کورن پر سے تمام دباؤ کو ہٹانے کی نہایت ہی سادی ترکیب یہ ہے کہ نعل کے اندرونی حصۂ ایڑی کو ڈیڑھ انچ کاٹ دیا جاوے۔ پوری لمبائی کے ۳/۴ حصہ لمبائی والی نعل سے (شکل نمبر ۹۸) گھوڑا جلدی سے تندرست حالت میں چلنے لگیگا۔ اور اس کا پاؤں اپنی صحت کیحالت کو اختیار کرلے گا۔ یہ مقولہ کہ ایک دفعہ کورن نکل آئے تو پھر کبھی دور نہیں ہوتا غلط ہے گو یہ سچ ہے کہ زخمی ایڑی نازک ہو جاتی ہے اور دباؤ کے خفیف سے غیر مساوی ہونے سے بھی کم ازکم تین ماہ تک پھر زخمی ہو جانے کا احتمال رہتا ہے۔ فٹ کرنے میں صرف احتیاط کرنا اور اس حصہ پر سے حد سے زیادہ سُم اتارنے سے احتراز کرنا ضروری ہے۔ بیشک جب لنگڑاپن اس درجہ تک ہو جاوے کہ مادہ کی پیدائیش معلوم ہو تو سُم کو کاٹ ڈالنا چاہئے تاکہ وہ مادہ نکل جاسکے۔ لیکن بہت سی کورن زخم سے پیپ بننے کے درجہ سے بہت پہلے معلوم ہو جاتے ہیں۔

جلا ہوا سول۔ پاؤں پر نعل کے گرم حالت میں لگاتے وقت بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ٹو کے قریب سول کے نیچے کے ذی حس حصے حرارت سے خراب ہو جاتے ہیں جو اکثر ایسے پاؤں میں واقع ہوتا ہے۔ جس کا سم پتلا ہوتا ہے۔ خاصکر جبکہ یہ چپٹا یا محدب بھی ہو۔ سول کو جلا دینا ایسا نقصان ہے جو غفلت سے منسوب کیا جا سکتا ہے مگر نعل کے حد سے زیادہ گرم ہونے سے نہیں پیدا ہوتا۔ بلکہ اس کے حد سے زیادہ دیر تک رکھی رہنے سے ہوتا ہے۔ اور ایسا ہونے کی اس وقت توقع ہو سکتی ہے جبکہ لوہار مدھم سرخ حرارت والے نعل کو پاؤں پر رکھے ہوئے اور ڈورمین یعنی پریک لگانے والا اسی ریتی سے پاؤں پر دبا کر دبا دینے میں مدد کرتا ہوا دکھیا جاوے۔ جب کسی نعل کی صورت سینگ کے بیچ میں سے اس قدر کافی تیزی سے اندر داخل ہوتی ہے۔ کہ پاؤں کے سریع الحس حصوں میں آبلے ڈالدے۔ تو بڑی درد اور لنگڑا پن پیدا ہو جاتا ہے بہت سی حالتوں میں سول جاندار گوشت سے الگ ہو جاتا ہے اور کچھ ہفتے گذر جانے کے بعد گھوڑا کام کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

ٹریڈ۔ جن مضرات کو ٹریڈ (یعنی پاؤں کے اوپر آپڑنے) سے موسوم کرتے ہیں وہ مقابل کے پاؤں کے نعل سے پاؤں کے حصے پر ہو جاتے ہیں۔ اور عموماً پچھلے پاؤں کے سامنے کی سطح پر یا اس کے اندر کی طرف پائے جاتے ہیں یہ ضرر ایک زخم کی صورت میں جلد کے پھٹنے کے بغیر بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔ جو بطور ایک سطح کے دندانے دار زخم کے پایا جاتا ہے۔ یا ایک خاصے صاف شگاف کی صورت میں نمودار ہو سکتا ہے جس میں اگرچہ پہلے پہل تو بہت سا خون نکل جاتا ہے۔ مگر آخر میں جلد آرام ہو جاتا ہے۔ سم کے بالائی حصہ کے زخم جہاں بال اور سم ملے ہوتے ہیں۔ ہمیشہ خطرناک خیال کرنے چاہئیں خفیف کیس تو تھوڑے دنوں کی تکلیف اور لنگڑا پن کے بعد اچھے ہو جاتے ہیں۔ اور صرف ایک چھوٹی سی لکیر دکھائی دیتی ہے جہاں

سے سُم چھت سے الگ ہوا ہو۔ یہ علیحدگی خطرناک نہیں تاوقتیکہ بہت سا درم نرم آگیا ہو اور اس حالت میں بھی علاج کامل کے واسطے صرف وقت ہی درکار ہوتا ہے اور زیادہ خطرناک مریضوں میں ایک بڑا سا گھرنڈ آجاتا ہے۔ اور سُم بالائی حصے کا حلقہ جس میں دیوار پا مضبوط ہوتی ہے سخت نقصان پذیر ہو جاتا ہے۔

سب سے خراب مریض وہ ہیں جن میں گہرے گہرے دُنبل ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان کا انجام کو منظر ہوتا ہے لہذا نعلبند کو ہمیشہ اس ٹریڈ کی پہچان ہونی چاہیئے جو خطرناک ہو سکتا ہے۔ اور تب کسی تربیتی ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل کرنا چاہیئے۔

یہ عام رواج ہے کہ بالائی حصہ سُم کے کسی صدمہ کے عین نیچے کی دیوار پا کا سُم ریتی سے رگڑ دیا جاتا ہے لیکن یہ فضول عمل ہے۔ کیونکہ اس سے سُم کمزور ہو جاتا ہے۔ اور پر یا نیچے کے آماسیدہ ریشوں کو کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

مرض "ٹریڈ" اکثر اُن گھوڑوں میں ہوتا ہے جن میں بھاری نعل اور اونچے کاکن لگائے ہوتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نیچے مربع کاکن اور کم چوڑائی کے نعل ایڑی کی جانب لگانے سے بچاؤ ہونا ممکن ہے۔

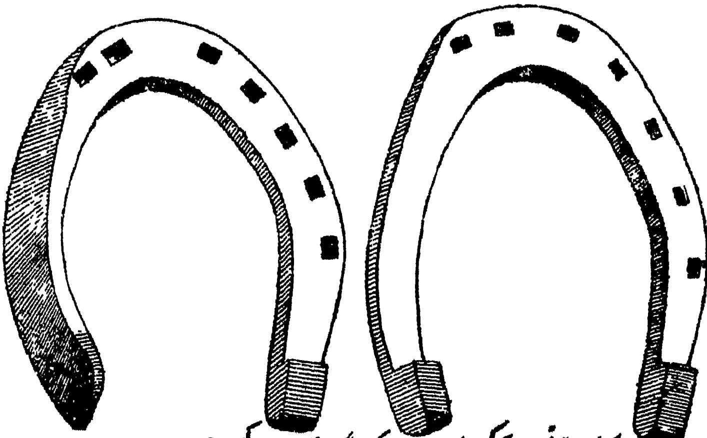
کٹ کرنا یا برشنگ یعنی نیور لگنا

ان الفاظ سے وہ ضرر مراد ہے۔ جو مقابل کے پاؤں سے رگڑ کھا کر ٹخنا یا گھٹنے کے جوڑ کے اندر کی طرف عائد ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ کچھ اس قسم کے مضرات نعلبندی کے طریقہ یا نعل کی شکل سے یا گھوڑے کے عمل سے بھی عائد حال ہوتے ہوں گو سوائے چند مستثنیات کے یہ گھوڑے کی حالت کے نامناسب ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور قریباً نوجوان یا بوڑھے یا کمزور یا ایسے

گھوڑوں میں ہی ہوتے ہیں۔ جن کو بہت ہی لمبا اور تھکا دینے والا سفر کرنا پڑتا
ہو۔ پہلی بات جو نیور لگانے والے گھوڑے کا مالک بیان کریگا یہ ہوگی۔ کہ وہ
اُسے نعلبند کے پاس نعل کے بدل ڈالنے کے لئے بھیج دیگا۔ مگر نصف حالتوں
میں تو نعل کا کوئی نقص نہیں ہوتا۔ اور صرف یہ ضروری ہوتا ہے کہ گھوڑا صبر کیا
جاوے۔ تاکہ گھوڑا سختی برداشت کرنے کا عادی ہو جاوے۔ گاڑی
چلانے کے موسم کے آغاز میں آدھے کے قریب گھوڑے فٹلاک کو کٹ کیا کرتے
ہیں اور خواہ اُن میں کسی طرح کے نعل لگے ہوئے ہوں۔ موسم کے آخیر پر کوئی بھی ان میں
سے مُقابل کے جوڑا کو مَس نہیں کرتا۔ سوائے اُن چند مُستثنیات کے جن میں یا
تو عضو کی بناوٹ میں نقص ہوتا ہے۔ یا اُن کا جسم ہی ایسا ہوتا ہے کہ سختی کا عادی
ہی نہیں ہو سکتا۔ یہی حالت یک اسپہ گاڑی اور چوپہیہ بڑی گاڑی کے
گھوڑوں میں ہوتی ہے کہ تمام نئے گھوڑے چند ہفتوں تک اپنی ٹانگوں
کو کٹ کرتے رہتے ہیں۔ پُرانے گھوڑے سوائے چند مُستثنیات کے ہر قسم
کے نعل کے ساتھ کام دیتے ہیں لیکن کبھی اپنے جوڑوں کو مَس نہیں کرتے
وہ اُس وقت کٹ کرتے ہیں جبکہ وہ مُناسب حالت میں نہیں ہوتے۔ یعنے جب
اُن کے اعضاء جلدی تھک جاتے ہیں لیکن جب وہ مُناسب حالت میں ہوتے
ہیں تو کبھی کٹ نہیں کرتے۔ یعنی جب اُن کے اعضا کے عمل پر اُن کو پختہ اقتدار
حاصل ہوتا ہے۔ گو چند گھوڑے ایسے بھی ہوتے ہیں جو ہمیشہ تکلیف دیا کرتے
ہیں۔ اور نعل لگانے کی ایسی صورتیں ہیں جن سے ضرر کو یا تو مدد ملتی ہے یا اس کا
انسداد ہو جاتا ہے چنانچہ پچھلی ٹانگوں پر اکثر ایسا اثر ہوتا ہے۔ اور اس کی
وجہ کاکن کا ہونا ہے۔ بہت سے گھوڑے کٹ کرنے سے باز رہتے ہیں اگر
نعلوں کے کاکن دور کرائے جاویں اور ایک ہموار نعل استعمال کیا جاوے نعل

بعض خاص شکلیں ہیں جن کو خاص طور سے اس ضرر کا مناسب انسداد کرنے والا سمجھا جاتا ہے جن میں سے ایک بڑی پسندیدہ شکل تراشی ہوئی نعل کی ہے

شکل نمبر ۹۹



وہ ناکرٹاپ نعل جس کو کبھی اندرونی کاکن لگاتے ہیں اور کبھی نہیں۔

یعنی ایسا نعل جس میں اندر کی کوئی میخیں نہیں ہوتیں سوائے ٹو کے اور اندرونی شاخ اس کی برفانی جوتی کی شکل کی ہوتی ہے۔

یہ نعل نہ صرف دیوار پاکے اندرونی کنارہ کے نزدیک فٹ کئے جاتے ہیں۔ بلکہ اُس کے اندر کی طرف لگائے جاتے ہیں۔ اور پھر ٹو پر کا سُم ریتی سے رگڑ کر نعل کے ہموار کر دیا جاتا ہے مگر اس بات میں شک ہے کہ آیا ان سے کچھ فائدہ بھی ہوتا ہے۔ لیکن نقصان جو ان سے پاؤں کو ہوتا ہے اُس میں ذرا شک نہیں بعض نعلبند ۳/۴ لمبائی والے نعل کو پسند کرتے ہیں یعنی جن میں سے اندرونی ایڑی قریباً دو انچ کاٹ ڈالی گئی ہو بعض بیرونی حصۂ ٹو اور بعض اندرونی حصۂ کو موٹا کر دیتے ہیں۔ بعض ایک ایڑی کو اونچا کر دیتے ہیں۔ اور بعض دوسرے کو اور بعض نعل بندی کے اس اصول پر چلتے ہیں۔ جو گھوڑے کے عضو کی ساخت اور

اُس کے عمل کی خصوصیت پر مبنی ہوتا ہے۔ اگر عملی طور پر ان سے پوری کامیابی ہو تو میں بھی ان کا اختیار کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ لیکن میرا تجربہ ہے کہ بعض نعل بند کٹ کرنے والے گھوڑوں کو نعل لگانے میں ایک خاص نام پیدا کر لیتے ہیں۔ حالانکہ اُن کے طریقے جو اگر ویسے ہی حالات میں استعمال کئے جاویں تو ایسے ہی مخالف ہیں جیسے قطبین۔ یلکی نعل ہیں جن میں کا کن نہ ہو بہر حال منفی خاصیتیں تو ہوتی ہیں۔ یعنی یہ گھوڑے کو اپنے آپ تکلیف دینے میں مدد نہیں کرتا۔ باقی تمام شکل و صورت کے نعلوں سے مجھے بڑی نفرت ہے لیکن چونکہ لوگوں کی طبائع تغیّر پسند ہیں اور چونکہ عام حالت سے نہایت نمایاں طور پر تغیّر کرنا نہائت ہی اطمینان بخش ہوتا ہے۔ لہذا جس چیز کی قدر زیادہ ہو اُس کا مہیا کرنا شائد اچھا کام سمجھا جاتا ہے۔

کٹ کرنے کے واسطے دو بڑے علاج ہیں۔ ایک تو باقاعدہ کام اور دوسرے عمدہ پُرانے سُم جب کوئی آدمی گھوڑے کو تیز قدم سے چالیس میل تک چلاتا ہے۔ تو جو صدمہ فٹلاک کو اِس سے پہنچتا ہے۔ اُس کا الزام وہ نعلبند کو دیتا ہے۔ جو محض اُس کی خام خیالی ہے۔

اوور ریچ یعنی پاؤں کا اوپر آپڑنا

یہ صدمہ اگلے پاؤں کی ایڑی کے عموماً اندرونی حصہ پر ہوتا ہے جبکہ ایڑی پر پچھلے پاؤں کی ٹو کے اندرونی کنارے سے ضرب لگتی ہے۔ یہ مرض عموماً اس ملک میں سرپٹ دوڑانے سے ہوتا ہے۔ لیکن امریکہ میں تیز ڈُلکی چلنے والوں میں بھی قدم کے غلط پڑنے سے واقع ہوتا ہے۔ "اوور ریچ" صرف اُس وقت

پیدا ہوتا ہے جبکہ اگلا پاؤں زمین سے اُٹھا ہوا ہو۔ اور پچھلا پاؤں عین اگلے پاؤں کے خلا میں جا لگے۔ جبکہ اگلے اور پچھلے پاؤں اس حالت میں الگ ہو جاتے ہیں تو پچھلے نعل کے ٹو کا اندرونی کنارہ اگلے پاؤں کی ایڑی کو جا لگتا ہے۔ اور ایک ٹکڑا اس کا کاٹ ڈالتا ہے۔ اور یہ کٹا ہوا ٹکڑا اکثر مانند ایک پردہ کے لٹکتا رہتا ہے۔ اور جب یہ ایسا ہو تو اُس کا ملا ہوا کنارہ ہمیشہ پیچھے کی جانب ہوتا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ صدمہ پیچھے سے آگے کی جانب کو نہیں ہوتا جیسا کہ براہ راست صدمہ

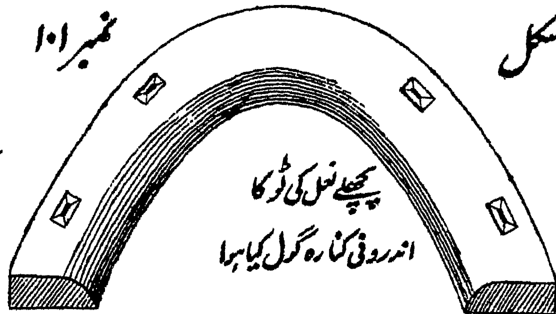
شکل نمبر ۱۰۰



لگنے سے ہو سکتا۔ مگر آگے سے پیچھے کو ہوتا ہے یا دوسرے لفظوں میں یہ پچھلے پاؤں کو گھسیٹ لانے والے عمل سے ہوتا ہے پس "اوور ریچ" یا تو اگلے عضو کے کافی لمبا ہونے سے ہوتا ہے یا پچھلے عضو کے زیادہ پچھلے ہوتے ہونے سے واقع ہوتا ہے۔

شکل نمبر ۱۰۱

اس ضرر کا انسداد پچھلے نعل کے اندرونی کنارہ کو گول کر دینے سے ہو جاتا ہے جیسا کہ ذیل کی شکل میں بتایا گیا ہے۔



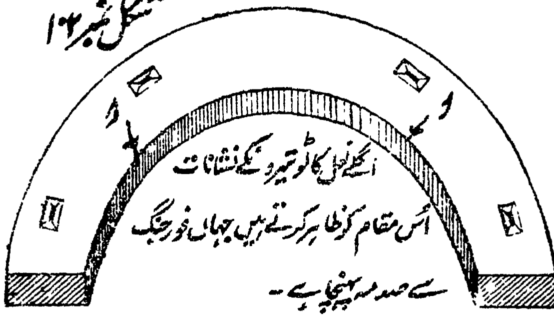
سپیڈی کٹ

یہ ضرر گھٹنے کے جوڑ کے نچلے حصّہ کی اندرونی سطح پر مقابل کے پاؤں کی نعل کے ٹو سے صدمہ پہنچکر واقع ہوتا ہے۔ دُلکی چال میں ایسا ہوتا ہے۔ اور بہت ہی کم ہوتا ہے سوائے اُس حالت کے جبکہ گھوڑا تھک گیا ہو اُس کا قدم حد سے بڑھ گیا ہو مگر جس گھوڑے کو ایک دفعہ یہ مرض ہو جاوے۔ اُس کو پھر ہو جانیکا احتمال رہتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ وہ اس سے گر پڑے۔ ایسے گھوڑوں کو اندر کی طرف کا نعل "کلوز" یعنی نزدیک کر کے لگانا چاہیئے اور اس بات کی احتیاط رکھنی چاہیئے کہ پاؤں کی ایڑی جس سے ضرب لگتی ہے نیچی رکھی جاوے۔ بعض حالتوں میں ایک ¾ لمبائی والا نعل (دیکھو شکل نمبر ۱۰۱) اگر ضرب پہنچانے والے پاؤں پر لگا دیا جاوے۔ تو ضرر کا انسداد ہو جاتا ہے۔

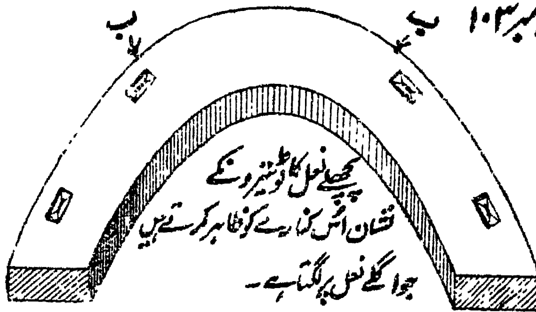
فورجنگ یا کلکنگ یعنی ٹھکاری مار کر چلنا

یہ کوئی ضرر تو نہیں۔ مگر موجب تکلیف ہے۔ یہ وہ شور ہے جو پچھلے نعل کے اگلے نعل سے ٹکرانے کے باعث گھوڑے کی دُلکی چال میں پیدا ہوتا ہے۔ گھوڑوں میں یہ آواز تب ہوتی ہے جبکہ وہ ابھی کم عمر اور ناتجربہ کار ہوں۔ یا جب اصلی حالت میں نہ ہوں و یا جب تھکے ہوئے ہوں۔ بطور قاعدہ کلیہ کے جو گھوڑا یہ شور کرتا ہے وہ دھیما چلنے والا ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ طاقتور ہو جاتا ہے اور اپنے دہانے کے اشارہ پر چلنے لگتا ہے۔ تو ایسا شور کرنا بند ہو جاتا ہے۔ نعل لگانے سے

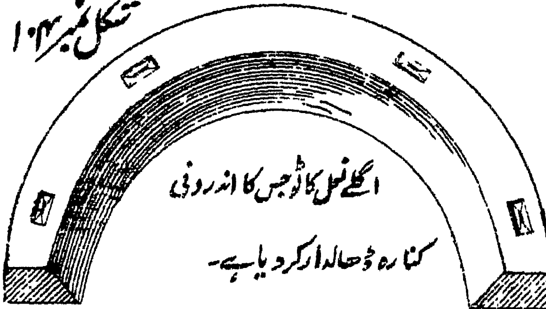
بھی اس میں فرق ہو جاتا ہے - بلکہ فوراً اُسے روک دیتا ہے چنانچہ اگلے نعل کے جس حصے پر ضرب لگتی ہے



وہ ٹو کے گرد اُس کا اندرونی کنارہ ہوتا ہے (دیکھو شکل نمبر ۱۰۲) پچھلے نعل کا جو حصہ ضرب لگاتا ہے وہ اندرونی اور بیرونی حصہ ٹو کا بیرونی کنارہ نعل ہے - (دیکھو شکل نمبر ۱۰۳)



اگلے نعل کو بدلنے کیواسطے اس کا اندرونی کنارہ گول کردو یا ایسا نعل استعمال کرو جسمیں اندرونی کنارہ نہیں ہے جیسے کہ مجوزہ شکاری نعل - پچھلے نعل کے ٹو کو بدلنا بیفائدہ ہے لیکن بغیر کالکن کے ہموار نعل استعمال کرنے سے کچھ فائدہ حاصل



ہوجاتا ہے - ایک نعل جسکو (ڈایا منڈ ٹو والا نعل کہتے ہیں) مناسب سمجھی جاتی ہے مگر یہ اچھی نہیں کیونکہ اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا سوائے اسکے کہ نوک کو اگلے پاؤں کی سول پر ٹکراتا رہتا ہے اگر ایسے ذریعہ سے آواز سے نجات حاصل ہو بھی جاوے تو اس کے بجائے پاؤں بھی تو زخمی ہوجاتا ہے -

دسویں فصل

خراب پاؤں پر نعل لگانا

کوئی اوسط درجہ کی قابلیت والا نعلبند ایک عمدہ اچھی شکل والے پاؤں پر جس کا سُم موٹا ہو بغیر کسی فوری نقصان کے نعل لگا سکتا ہے۔ لیکن اگر سُم کافی بڑا یا اچھا نہ ہو تو جب کوئی ناقص طور سے فٹ کیا ہوا نعل اُس پر لگایا جاوے تو فوراً نقصان ہو جائیگا۔ ایسے پاؤں بھی ہوتے ہیں جن کو کسی مرض یا حادثہ یا بُری طرح نعل لگانے سے کم و بیش دائمی صدمہ پہنچ جاتا ہے اور بعضوں کی شکل ہی بُری طرح سے بدل جاتی ہے۔ بعضوں پر صرف ایک مریض سُم کی حفاظت رہ جاتی ہے۔ اور بعض خاص خاص تبدیلیاں ظاہر کیا کرتے ہیں۔ جو خاص خاص حصّوں میں کمزوری کا باعث ہوتی ہیں۔ یہی پاؤں نعلبند کے فن کی حقیقت میں آزمایش کرتے ہیں کیونکہ اُسے معلوم ہونا چاہئیے۔ کہ کہاں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔ اور جو کچھ اُسے معلوم ہے اُس پر عمل کرنے کی بھی دسترس رکھتا ہو۔

چپٹے پاؤں۔ بعض گھوڑے سے فطرتاً ہی چپٹے پاؤں والے ہوتے ہیں۔ اور بعضوں کے پاؤں کسی مرض سے چپٹے ہو جاتے ہیں اکثر اوقات چپٹے سول کے ساتھ ایک اور نقص بھی ہوتا ہے۔ یعنی ایڑیاں نیچی اور کمزور ہوتی ہیں۔ ایسے پیروں پر سٹینڈرڈ نعل کا لگانا نہایت اچھا ہے۔ تاکہ سول پر کوئی غیر مساوی دباؤ

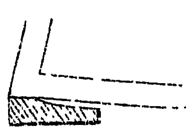
نہ پڑے ۔ اور نعل ہمیشہ پاؤں کی سطح بئیرنگ سے کسیقدر لمبی لگانی چاہئیے تاکہ ایڑیوں پر کسی ضرر کے پہنچنے کا اندیشہ ہی نہ رہے یعنی کورن پیدا کرنے کا باعث ہو شکاری گھوڑے پر سٹیٹ نعل کا لگانا اچھا نہیں ۔ مجوّف نعل جو شکاری گھوڑوں کے واسطے استعمال کیجاتی ہے اُس میں چپٹے پاؤں کے واسطے بہت سے علانیہ فایدہ ہیں ۔ اور صرف ایک ہی نقصان ہے ۔ یعنی اس کی سطح یا چوڑی اور چپٹی ہوتی ہے اس سے چپٹے سول پر لو کی طرف ایک غیر مساوی دباؤ پڑنا ممکن ہوتا ہے ۔ لیکن اگر اُسکو بہت ہی چوڑا نہ بنایا جاوے ۔ تو یہ نقص بآسانی رفع ہو جاتا ہے ۔ چوڑے پیروں کو تراش کر کم چوڑے ظاہر کرنے کی کوشش کرنا نہایت ہی بُری بات ہے سُم جتنا پتلا ہوگا اتنا ہی اسکے نیچے کے ذی حس حصّوں کو نقصان پہنچنے کا زیادہ احتمال ہوگا اور ہر ایک ضرب سے سول زیادہ کمزور ہو جاتا ہے ۔ چپٹے پیروں پر نعل لگانے کا اصول جو اختیار کرنا چاہئیے وہ یہ ہے ۔ کہ جب نعل کو غیر مساوی دباؤ کے بچاؤ کے واسطے فٹ کیا جاوے ۔ تو سول کو مضبوط اور موٹا رہنے دینا چاہئیے ۔

محدّب سول ۔ پاؤں کا سول مجوّف ہونا چاہئیے ۔ لیکن مرض نتیجہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ بہت سے پیر محدّب ہو جاتے ہیں سول کا اس طرح سے پھول جانا یا نیچے کو جھکنا بلحاظ مقدار کے بہت مختلف ہوتا ہے ۔ یعنے چپٹے ہونے کی حالت سے ذرا زیادہ بڑھاؤ سے لے کر سطح دیوار پا سے ایک انچ یا اس سے بھی کم و بیش بڑھا ہوا ہو سکتا ہے ۔ جب گھوڑے کے پاؤں کی نچلی سطح پیچ کے بیرونی طرف سے مشابہ ہو ۔ تو نعل کا فٹ کرنا ہنرمندی کا کام ہے اکثر اوقات دیوار پا ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتی ہے ۔ اور نعل کے واسطے پاؤں پر سطح بئیرنگ کا کافی مقدار میں حاصل ہونا نہایت مشکل ہوتا ہے لہذا ایسے بہت سے پاؤں پر اتنے کم چوڑے نعل لگائے جا سکتے ہیں جو صرف دیوار پا اور سول اور دیوار پا کے درمیان سُم پر قایم ہو جائیں ۔ ایسے نعل جو جب

پاؤں کی قدامت کے ۵/۸ یا ۳/۴ انچ بھی چوڑی ہوسکتی ہے۔ جسکی موٹائی ایسی ہونی چاہئے کہ سول زمین پر براہ راست کہیں سے نہ لگے اور بعض اوقات ایسی نعل چوڑائی کی نسبت موٹائی میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس نعل کا یہ فائدہ ہے کہ یہ ایسی تنگ ہوتی ہے کہ سول پر کوئی سطح بیئرنگ نہیں رہتی مگر اس کا نقصان یہ ہے کہ کھردری سڑکوں پر پتھر یا سنگریزہ سے سول پر زخم ہوجاتا ہے۔
جب اس طرح سے ابھری ہوئی سول کا سینگ بہت پتلا ہو یا جبکہ گھوڑے کو ایسی سڑکوں پر کام کرنا پڑے جن پر تیز کھلے پتھر ہوں۔ تو سول کے واسطے کسی غلاف کا ہونا ضروری ہے اور کم چوڑے نعل کو کام میں نہیں لاسکتے اور سول کیواسطے غلاف بنانے کے لئے نعل کا جال چوڑا ہونا چاہئے۔ لہذا نعل کی سطح یا سیٹ بنائی جاوے تاکہ سول کیساتھ مس نہ کرے اکثر اوقات نعل کو اندرونی کنارہ سے لیکر بیرونی کنارہ تک بٹھادیا

شکل نمبر ۸۱





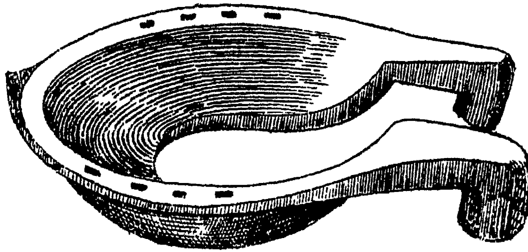
جاتا ہے۔ جیسے کہ دیوار پاکے ٹیکنے کے واسطے کوئی سطح بیئرنگ نہیں رہتی۔ اس قسم کا نعل پیچ کے مجوف حصہ کی طرح ہوتا ہے۔ اور جب پاؤں پر لگا دیا جاوے تو یقیناً جلد یا دیر میں اس سے لنگڑا پن پیدا ہوتا ہے۔ ہر بار جبکہ گھوڑا اپنا بوجھ پیر پر ڈالتا ہے وہ قسم نعل کی سطح مائل سے دب جاتا ہے۔ جو بجائے ایک مضبوط سطح بیئرنگ مہیا کرنے کے صرف تکلیف دہی کا باعث ہوجاتا ہے۔
ایسے بدشکل پیروں میں سے جو سب سے برے ہوتے ہیں صرف ان میں کچھ اچھا صحیح الوجود قسم ایڑیوں پر پایا جاتا ہے۔ جہاں سے کہ ایک انچ یا بعض اوقات دو انچ ہموار بیئرنگ کیواسطے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ تو اور اطراف پر خواہ کتنی ہی بٹھائی ہوئی

سطح کی ضرورت ہو نعل کی ایڑی کو ہمیشہ ہموار بنا سکتے ہیں۔

جو نعل بوکس سٹینڈرڈ نعل کے نام سے موسوم ہیں۔ اب شاذ و نادر ہی استعمال کی جاتی ہے بلکہ صرف یہی نعل ہے جو گھوڑے کو کام کے قابل بنا سکتا ہے جبکہ اس کے سول نہایت ہی بری شکل کے محدب ہو جاویں تو اس کا بنانا اور فٹ کرنا مشکل ہو جاتا ہے

شکل نمبر ۱۰۶

بوکس سٹینڈرڈ نعل



جس گھوڑے کے پاؤں ایسے بدشکل ہوں کہ انپر ایسا نعل لگانے کی ضرورت ہو تو وہ کبھی بالکل تندرست نہیں ہوتا اور جب مجسٹریٹوں کے پاس ایسے مقدمات لائے جاتے ہیں۔ تو وہ ہمیشہ لنگڑاپن کو ایک ظلم خیال کر لیتے ہیں۔ اس لئے گھوڑوں کے مالک نہایت ہی بری شکل کے محدب سول والے گھوڑوں کو کام میں لانے کی کم ہی کوشش کیا کرتے ہیں۔ اور نعلبند کو ایسے گھوڑوں کے لئے نعل مہیا کرنے کی ضرورت بھی کبھی نہیں پڑتی۔

اس بات پر جتنا زور دیا جاوے کم ہے۔ کہ ابھرے ہوئے سول والے پیروں کو تیار کرنے میں سول پر سے سم مطلق نہیں اتارنا چاہئے۔ ٹو کو چھوٹا کر دینا چاہئے اور ایڑیاں اس کے تناسب نیچی کر دینی چاہئے اور دیوار پا کی سطح بئیرنگ کو ریتی سے رگڑ کر ہموار کر دینا چاہئے۔ نعل کسی جگہ سول پر نہیں بٹھانا چاہئے اور قریباً ہر حالت میں ٹو حد سے زیادہ لمبا رہنے دیا جاتا ہے۔ اور اسپر جو نعل کی سطح بئیرنگ بنائی جاتی ہے۔ وہ اسکی شکل کو اور بھی خراب کر دیتی ہے۔ بہت سے پیروں میں ایک بڑا سا ٹکڑا آری سے کاٹ دینے سے فایدہ

ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پاؤں کا ذی حس حصّہ دیوار پا سے بذریعہ ایک مریض سُم کے الگ ہوتا ہے جو ٹو کے پاس کی دیوار پا کو آگے کی طرف دبا دیتا ہے (دیکھو شکل نمبر ۱۰۷)

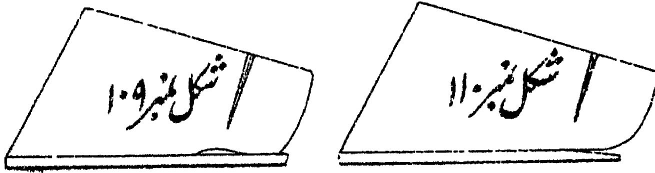
شکل نمبر ۱۰۶ شکل نمبر ۱۰۷



اس میں یہ دکھلایا ہے کہ دیوار سُم کا اگلا حصّہ یعنی نائیٹس سے پیدا شدہ بدوضعی کے باعث سنسٹو لیمینا سے کسطرح علیحدہ کیا گیا ہے۔

سینڈ کریک ۔ یہ دیوار پا کے اُن شگافوں کا نام ہے۔ جو سُم کے بالائی حصّہ سے شروع ہو کر نیچے کی طرف پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ ٹو پر یا سُم کے کناروں پر جو ان کا محل وقوع ہوتا ہے ان کے لحاظ سے بعض اوقات اُن کو "شگاف ٹو" یا شگاف اطراف کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور ممکن ہے کہ شگاف بہت خفیف ہو۔ یا لنگڑا پن پیدا کئے بغیر ہی موجود ہو۔ یہ اچانک بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔ یا اسکے ساتھ بڑا بھاری لنگڑا پن اور شگاف دار دیوار پا کے کناروں کے بیچ میں سے خون کا نکلنا بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔ یہ بڑی خطرناک حالتیں ہیں اور ان کے لئے جرّاح کی موجودگی ضروری ہے سینڈ کریک اکثر عام طور سے خشک اور سخت پیروں میں نمودار ہوتا ہے اور وہی گھوڑے اس میں زیادہ مُبتلا ہوتے ہیں۔ جو بھاری بوجھ کھینچنے کے کام میں لگائے جاتے ہیں مثلاً ریلوے کے شنٹ گھوڑے۔ اور چوپہیہ بڑی گاڑی کے گھوڑے پچھلے پاؤں کے ٹو میں سینڈ کریک سے اکثر تکلیف اُٹھایا کرتے ہیں۔ اس نقص کو دور کرنے

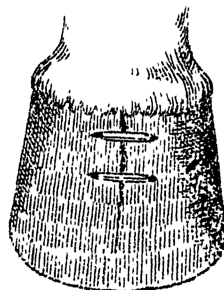
کے واسطے نعل لگانے میں دو چیزوں سے احتراز کرنا چاہئے۔ اوّل یہ کہ اس حصّہ پر کوئی دباؤ براہ راست نہ پڑے اور دوسرے کوئی ایسا نعل فِٹ نہ کیا جاوے جس سے شگاف کے زیادہ کُھل جانے کا احتمال ہو اور ان ہدایتوں پر عمل کرنے سے یہ اچھّا ہوگا۔ کہ شگاف کے عین اوپر کلپ نہ لگایا جاوے بلکہ اگر شگاف ٹو پر عاید ہووے تو اُسکے دونو طرف ایک کلپ لگا دو اور کاکن یا اونچی ایڑیاں جن سے بوجھ آگے کی طرف جا پڑتا ہے کبھی استعمال نہ کرو۔ اگر شگاف اطراف میں آیا ہووے تو کمانی دار ایڑی والے نعل سے جو شگاف کے پیچھے کی طرف کے پاؤں کے پیچھے کی طرف حرکت دیتا ہے۔ اور اس طرح سے اُسے کھول دیتا ہے احتراز کرنا چاہئے۔ غرض تمام حالتوں میں نعل کو پاؤں کے ہموار فِٹ کرنے کے بعد شگاف کے عین نیچے تھوڑا سا سُم کاٹ ڈالنا چاہئے۔ تاکہ اس حصّہ پر بید حا بوجھ نہ پڑے دیکھو شکل نمبر ۱۰۹



ایڑی کو چھیلنے کے ذریعہ غلط مقام پر بیئرنگ کو کم کیا گیا ہے۔ دباؤ رفع کرنے کو سُم چھیلا گیا ہے

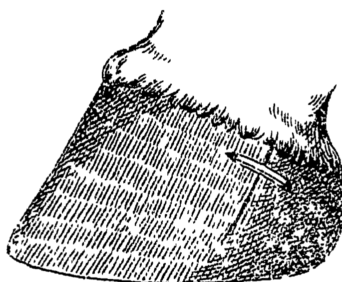
جب شگاف دیوار پا کے سارے حصّہ پر پھیلا ہوا ہو تو اس کے کُھل جانے کو روکنے کے واسطے کچھ نہ کچھ انتظام ہمیشہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ گھوڑے کا ہر ایک قدم خاصکر جبکہ وہ بوجھ لئے جا رہا ہو جسم کے بالائی حصّہ پر ایک بیرونی بوجھ ڈال دیتا ہے۔ جو سُم کو کھول کر الگ الگ کر دیتا ہے۔ اور اس ضرر کی انتہا اس تکلیف اور لنگڑا پن تک ہی نہیں ہوتی جو اس سے پیدا ہوا کرتے ہیں اور جو ممکن ہیں کہ عارضی ہوں بلکہ بلا شُبہ سینڈ کریک کی اصلی وجہ سُم کے

شکل نمبر ۱۱۲



پیرس کلپ لگائے ہیں

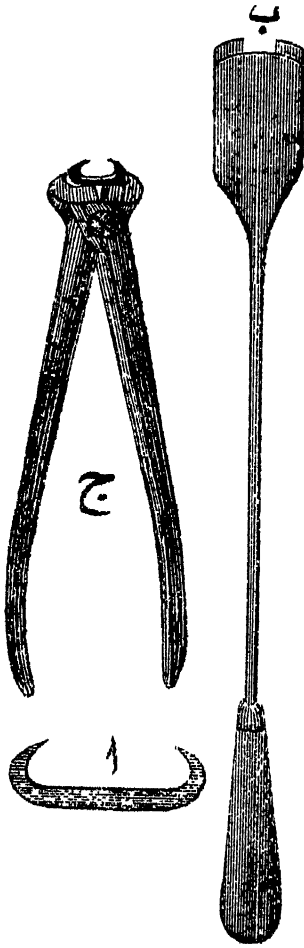
شکل نمبر ۱۱۱



بالائی حصہ کے کھرے کا (دیکھو نمبر۲) بینڈ کی مریض حالت ہوتی ہے یعنے اُس کھرے کی جس سے دیوار پا بڑھتی ہے ذی حس لیمینیا پہلے پہل اس ورم سے بڑھ کر کوئی زیادہ اثر نہیں ہوتا جو شگاف کے پیدا ہونے پر اس کے بیدھا پھٹ جانے کے باعث ہُوا کرتا ہے۔جو خراب تھوں کو ڈھانپنے والے سُم میں کسی دوامی شگاف کے ذریعہ جاری رہتی ہے۔اس سے جلد ہی اور خطرناک تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں جو سینڈ کریک کو ایک دوامی مرض بنا دیتی ہے۔پس چھوٹے سے چھوٹے شگاف کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور ایسے طریق اختیار کئے جاویں جو اس کے بڑھ جانے کا انسداد کریں۔یا جب یہ بڑھ جاوے تو سُم کے کھلنے یا بند ہونے کی تمام حرکت کو روک دیویں۔

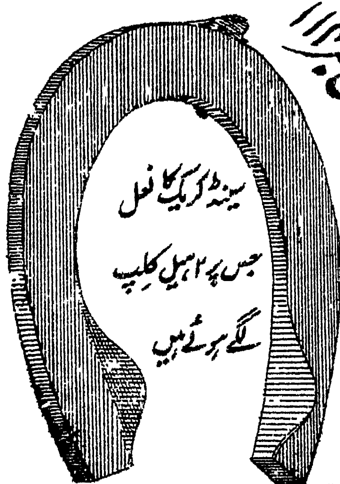
اس کا علاج بعض دفعہ یوں کیا جاتا ہے۔کہ ایک سیدھا سادہ تسمہ کس کر باندھ دیا جاتا ہے یا پاؤں کو رسّی یا فیتے سے باندھ دیا جاتا ہے رسّی کی نسبت ٹیپ کے پھسل جانے کا کم احتمال ہوتا ہے۔جب سُم کافی موٹا ہو تو مخالف سمتوں میں شگاف کے آر پار دو میخیں ٹھوکی جاتی ہیں اور گرہ لگا دی جاتی ہے یا فرانسیسی سینڈ کریک کلپ (دیکھو شکل ۱۱۱ و ۱۱۲) استعمال کئے جاسکتے ہیں جو آسانی سے الگ ہو جاتے ہیں۔ضروری آلات شکل نمبرا

شکل نمبر ۱۱۳



ہیں دکھائے گئے ہیں۔ واعنی (ب)
سُرخ گرم کیا جاتا ہے اور اُسے شگاف
کے آر پار دباتے ہیں تاکہ اُس کے
ہر ایک طرف جلاکر ایک نالی سی بنا
دیوے پھر اُن نالیوں میں کلپ
(الف) لگایا جاتا ہے اور تب
زنبور یا سنسی استعمال کی جاتی ہے
(ج) کلپ کو اپنے مقام پر دبانے
کے لئے پختہ طور پر لگا دیوے۔
کلپ پر دباؤ ہوا کرتا ہے۔ لہذا
بعض اوقات اگر ایک کلپ ہو تو
ٹوٹ بھی جایا کرتا ہے۔ اِس لئے
ضروری ہے کہ ہمیشہ دو لگائے
جاویں۔ اور اگر شگاف بڑا ہو تو
تین بھی لگائے جا سکتے ہیں ان
تمام اشیا کے استعمال سے شگاف کے لب کھُلنے سے باز رہتے ہیں۔
لیکن اِن سے گہرے چوڑے شگاف کے کناروں کے زور سے ملنے اور
ذی حس حصوں کے بھنچ جانیکا انسداد نہیں ہوتا اِس ضد کے دفعیہ کیواسطے
سخت لکڑی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا شگاف میں لگا دیا جا سکتا ہے۔ اور پھر بغیر
اندیشۂ ضرر کے میخیں یا کلپ بحفاظت مضبوط کر کے لگا دی جا سکتی ہیں۔
اور شگاف کے کناروں میں کسی حرکت کے پیدا ہونیکا بھی کم احتمال

ہوجاتا ہے۔ لکڑی کو داخل کرنے کے واسطے شگاف کو نالی کی صورت میں بنا لیا جاتا ہے۔ جو گہرائی میں قریباً دیوار پا کے برابر ہوتی ہے۔ اور قریباً ⅜ انچ چوڑی۔ اسکے کنارے بیدھے ہوتے ہیں۔ یا اگر سطح کی نسبت تہ کی طرف چوڑائی تھوڑی سی زیادہ بھی ہو تو اور بھی اچھا ہے۔ ایسی نالی میں جو ٹکڑہ لکڑی کا اس میں فٹ ہونے کے لئے بنایا گیا ہو وہ نیچے کی طرف سے باہستگی چڑھا دیا جاتا ہے اور ریتی سے رگڑ کر بالکل فٹ کردیا جاتا ہے۔ یا نرم کیا ہوا گٹا پرچہ شگاف میں مضبوطی سے دبا کر لگا دیا جاسکتا ہے۔ اور جو اگر ٹھنڈا ہو جاوے تو ہموار کردیا جاسکتا ہے بینڈ کریک کو "کاٹ ڈالنا" سوائے اُس حالت کے جبکہ یہ کام اُسے دوبارہ بھر دینے کی غرض سے کیا جاوے ایک خراب عمل ہے کیونکہ یہ عمل حرکت کا معاون ہوکر مذکورہ نقص کو دوامی بنا دیتا ہے سُم کو ریتی سے اس قدر رگڑ ڈالنا کہ صرف ایک تپلی سی تہ رہ جاوے بہت مُضر ہے لہذا سُم کو مُطلق دور نہیں کرنا چاہئے سوائے اُس وقت کے جبکہ میخ ٹھونکنی ہو جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ یا اُس وقت جبکہ حسب ہدایت بیطار اُس مادّے کو جو سُم میں پیدا ہوگیا ہو۔ نکالنے کے لئے راستہ بنانا مطلوب ہو۔



پیکر نمبر ۱۱

بُہت سے یورپی ممالک میں ایک نعل ٹو کے شگافوں کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے جس میں ایڑی کی طرف نعل کے اندرونی کنارہ پر دو کلپ لگے ہوتے ہیں۔ یہ کلپ سُم کے اطراف کو اندر کی طرف سے پکڑ لیتے ہیں۔ اور پاؤں کی ایڑیوں کو اندر کیطرف بند ہونے سے

روکتے ہیں۔ خیال یہ ہے کہ جب ایڑیوں پر کی دیوار یا سکڑتی ہے۔ تو اگر دیوار یا ٹو کی طرف سے شگاف دار ہو تو اس کے کھل جانے کا احتمال ہوتا ہے شکل نمبر ۱۰۸ سے کلیپ کا مقام نعل پر نظر آتا ہے۔ ان کلپوں کو بحفاظت تمام فٹ کرنا چاہئیے۔ تاکہ بازو کے اندرونی جانب قایم ہو جاویں مسٹر ولسن صاحب ٹیری ٹیری سرجن نے ان نعلوں کو آزمایا ہے اور وہ ان کو اچھا مفید بتلاتا ہے۔ جب شگاف اطراف پا میں واقع ہو تو پاؤں کے میلان کشادگی کا انسداد کرنا یہاں ضروری نہیں ہوتا بلکہ اس مقام کے شگاف کو ایڑیوں کی حرکت جو نیچے کو ہوتی ہے۔ کھول دیتی ہے۔ نعلبند اس کا تدارک اس طرح کر سکتا ہے کہ شگاف کے پیچھے کی طرف سم پر نعل کو مضبوط طور سے جمانے کا خیال رکھے۔ جیسا کہ شکل نمبر ۱۰۹ میں دکھایا گیا ہے۔

سکڑے ہوئے پاؤں۔ پاؤں کی بعض بیماریوں سے سم سکڑ جایا کرتا ہے۔ اور یہ حالت سم کے بالائی حصّہ کے اردگرد اور ایڑیوں پر اکثر دیکھی جاتی ہے۔ لنگڑاپن کسی قسم کا اگر مدت تک رہے اور اس سے گھوڑا پاؤں پر معمولی دباؤ ڈالنے سے رک جاوے تو اس سے پاؤں ضرور سکڑ جایا کرتا ہے۔ بازو کو ہمیشہ بار بار کاٹ ڈالنا اور فراگ کو چھیلتے رہنا یہاں تک کہ اس کا زمین سے مس کرنا جاتا رہے۔ ایڑیوں کے اندر کو سکڑ جانے کا ایک اور باعث ہے ایڑیوں کو نیچا کرنے اور فراگ کو مطلق نہ چھیڑنے سے بہت سے پاؤں کچھ عرصہ میں چوڑے ہو کر مناسب مقدار کے ہو جاتے ہیں۔ لیکن نعلبندی کا کوئی طریق سکڑے ہوئے پیروں کے حق میں ایسا اچھا نہیں جیسا کہ ٹپ کا استعمال کرنا جس سے سم کا تمام پچھلا حصّہ سیدھا زمین پر قایم ہو جاتا ہے۔

سکڑی ہوئی پیروں کی ایڑیوں کو زور سے کھول دینے کی غرض سے بہت قسم کے

نعل ایجاد کئے گئے ہیں یعنے بعضوں کے ٹو پر تو ایک قبضہ ہوتا ہے۔ اور ایڑی پر ایک متحرک پیچ اور بعضوں کی ایڑی پر کی سطح بیرنگ باہر کیطرف کو نشیب دار ہوتی ہے (دیکھو شکل نمبر ۳۴ صفحہ ۹۶) تاکہ گھوڑے کا بوجھ ہمیشہ ایڑیوں کو کھولتا رہے مگر ان تمام تدابیر میں سے کسی ایک کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ اگر ایک ٹیپ شو مناسب طور سے فٹ کردیا جاوے (دیکھو شکل نمبر ۸۰ صفحہ ۱۵۶) تو اس سے پاؤں رفتہ رفتہ چوڑا ہو کر صحت ور پاؤں کے قد و شکل کا ہو جائے گا۔

سیڈی ٹو۔ یہ دیوار پا کی وہ حالت ہے جو عموماً ٹو پر نظر آتی ہے۔ لیکن اطراف پر بھی اکثر ہوا کرتی ہے۔ عموماً تو یہ پاؤں میں نہیں ہوتی۔ لیکن بعض اوقات ہو جاتی ہے۔ جب نعل اتارا جاوے تو سول اور دیوار پا کے درمیان ایک فاصلہ دیکھا جاتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ یہ انفصال دیوار کے اوپر قریباً سُم کے بالائی حصّہ تک پھیلا ہوا ہو گو بطور قاعدہ کلیّہ کے یہ فاصلہ جو اس طرح بن جاتا ہے تنگ ہوا کرتا ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ یہ اتنا چوڑا ہو کہ انسان کے ہاتھ کی تین انگلیاں اس میں آسکیں غالباً تمام سیڈی ٹو کارونیری بنیڈ کے یعنی پاؤں کے صدور کی جگہ کسی مرض یا ضرر کے باعث پیدا ہوا کرتے ہیں۔ اور پہلے پہل تو سوراخ یا شگاف نظر نہیں آتا لیکن ایک تغیر اور نرم شدہ سُم دکھائی دیتا ہے جو خشک اور ریزہ ریزہ یا تمدار اور پنیر کی مانند ہوا کرتا ہے۔ یہ مریض سُم چھیل کر اتار دیا جا سکتا ہے۔ پھر شگاف کو ٹار اور موٹے سن سے بھر دیتے ہیں۔ شگاف کے حدود پر کی دیوار پا سے نعل پر کا تمام دباؤ ہٹا دینا چاہیئے۔ اور اگر قطعی علاج درکار ہو۔ تو تمام دیوار پا غیر ملحقہ کاٹ ڈالنی چاہیئے مگر ایسا عمل ہمیشہ وٹرنری ڈاکٹر کی ہدایت کے موافق کرنا چاہیئے۔

دیوار پا کا اندر کو مڑ جانا۔ اس عنوان سے میری مراد ان کمزور نیچی ایڑیوں

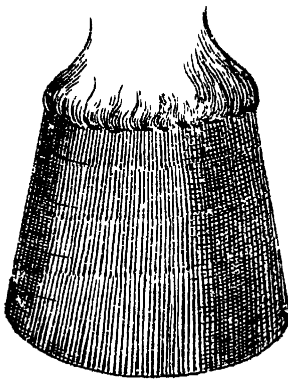
سے ہے جن میں دیوار پا کا کنارہ اندر کی طرف کو مڑ جاتا ہے۔ اس شکل کا سُم مناسب طور سے سطح بیئرنگ نہیں رکھتا۔ اور اگر نعل کے دباؤ کے نیچے رکھا جاوے تو اور بھی خراب ہو جاتا ہے۔ اکثر اوقات اسی حالت کا علاج اندرونی سول کے چھیل ڈالنے سے کیا جاتا ہے۔ جو صرف اُسکی بدصورتی کو اور بھی زیادہ کر دیتا ہے لہذا۔ سول کو کاٹنا نہیں چاہئیے۔ بلکہ حتی الوسع مضبوط رہنے دینا چاہئیے البتہ دیوار پا کے اندر کی طرف خم کھائے ہوئے کنارہ کو کاٹ ڈالنا اور نعل والی تمام سطح بیئرنگ الگ کر دینی چاہئیے۔ ایک یا دو دفعہ نعل لگانے میں دیوار پا اپنی اصلی شکل اختیار کر لیگی پس جب دونوں ایڑیوں پر بھی صورت ہو اور گھوڑے کا کام میں لگا رہنا بھی ضروری ہو۔ تو ایک وقت میں صرف ایک ایڑی کا علاج کرنا چاہئیے مگر ایڑی کے انتہائی مقام پر کبھی ایسا اثر نہیں ہوتا۔ اور بیئرنگ کے واسطے وہ مقام ملجاتا ہے۔ جبکہ اُس کے سامنے کی دیوار پا کا کنارہ کاٹ دیا جاتا ہے تاکہ نعل سے مس نہ کرے۔

مڑے ہوئے پاؤں۔ بہت سے پیر بیقاعدہ شکل کے ہوتے ہیں جنمیں سے بعض تو گھوڑے کی پیدایش سے ہی ایسے ہوتے ہیں اور بعض غفلت اور بُری طرح نعل لگانے سے ایسے ہو جاتے ہیں۔ نعلبند کسی قدرتی بدشکل پاؤں کو درست کرنے میں بہت ہی کم تدبیر کر سکتا ہے۔ البتہ جو پاؤں غفلت سے مڑ کر بدشکل ہو گیا ہو۔ اُس کا علاج ہو سکتا ہے۔ یا کم از کم نعل لگانے میں احتیاط کرنے سے بہت کچھ سُدھر سکتا ہے۔ پاؤں کی دیوار ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے اور باقاعدہ حالات میں چاروں طرف سے ایک ہی جیسی بڑھتی ہے اور جوں جوں یہ بڑھتی ہے سُم کے اندر کی ہڈی کے مطابق خاص سمت میں مڑتی جاتی ہے اگر سُم کا ایک پہلو دوسرے پہلو کی نسبت مدت تک زیادہ اونچا رہنے دیا جاوے۔ تو گھوڑے

کا بوجھ غیر مساوی طور سے تقسیم ہو جاتا ہے جس سے سُم جو بڑھ رہا ہے وہ اپنی مناسب
سمت سے ایک طرف کو پھر جائے گا۔ اونچے پہلو پر سب سے زیادہ دباؤ پڑتا ہے
اور پاؤں بسمت مُقابل مُڑ جاتا ہے لہذا۔ اگر کسی سُم کا اندرونی جانب بہت اونچا
رکھا جاوے۔ تو اس میں اپنے نچلے کنارے پر آ جانے کا میلان ہوتا ہے۔ جبکہ
بیرونی جانب باہر کی طرف دھکیل دیا جاتا ہے۔ اگر بیرونی جانب بہت اونچا
کیا جاوے۔ تو اندر کی طرف مُڑنے کا ایسا میلان نہیں ہوتا۔ کیونکہ بیرونی جانب
اندرونی جانب کی بنسبت ہمیشہ باہر کی طرف کو زیادہ جھکا ہوا رہتا ہے۔ اور
زیادہ دباؤ کا نتیجہ صرف یہی ہوتا ہے۔ کہ کنارہ کے بیرونی بڑھاؤ کو خلاف قدرت
طور پر زیادہ کر دے پاؤں کے مُڑنے کی سمت سُم کے اطراف کی بلندی پر منحصر ہوتی
ہے۔ لیکن سُم کی اصلی سمت اور عضو کی شکل سے بھی خاصکر اُس حصّہ سے جو
فٹلاک سے لیکر پیچھے کی طرف ہوتا ہے، کچھ اس میں اثر ہوا کرتا ہے چنانچہ جب کئی
مہینوں تک سُم کو مڑی ہوئی حالت میں رہنے دیا جاوے تو وہ ہمیشہ کے لئے
بدشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دباؤ کی وجہ سے اندر کی ہڈّی گھٹ گھٹ کر شکل میں
بدل جاتی ہے۔ ایسے حالات کا معالجہ نہیں ہو سکتا لیکن ان کے اور زیادہ
خراب ہو جانے کا انسداد ہو سکتا ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ جب دیوار یا ایک دفعہ
اپنی مُناسب راستی سے پھر جاوے تو یہ خرابی جلد جلد بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ
گھوڑے کا بوجھ ہر وقت اُس حالت کو زیادہ کرنے میں مدد دیتا رہتا ہے۔
اکثر اوقات مُڑے ہوئے پیروں کا مُطلق خیال نہیں کیا جاتا۔ جب تک کہ
انہیں اصلی شکل میں لے آنے کا موقع ہاتھ سے نہ جاتا رہے۔

اس عیب کے دفعیہ کے لئے پہلی بات یہ کرنی چاہئے۔ کہ پاؤں کی اونچی جانب کو
ریتی سے رگڑ کر نیچا کر دیا جاوے۔ اگر سارا سُم حد سے زیادہ بڑھ گیا ہو۔ تو اسکی

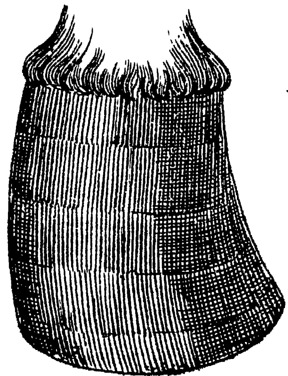
شکل نمبر ۱۱۵



سُم بحالت اصلی

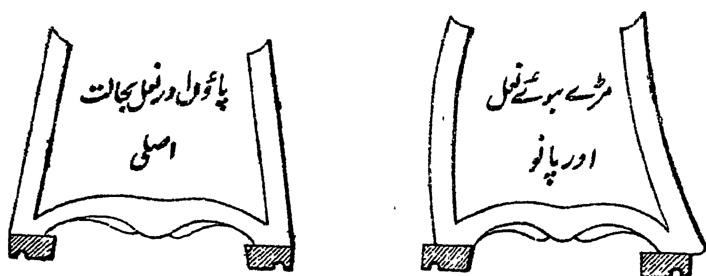
ہر دو جانب کو نیچا کر دینا چاہئے۔ لیکن اگر سُم بہت ہی کم بڑھا ہوا ہے۔ تو نچلے کنارے سے کُچھ بھی نہ اُتارنا چاہئے۔ ایک ہی دفعہ نعل لگانے میں مُڑے ہوئے سُم کو ہموار کر لینے کی کوشش نہ کرنی چاہئے۔ اور اس تبدیلی کے واسطے سُم کی نشو و نما ضروری ہے اور اندازہ سے زیادہ نیچا کرنا مگر رفتہ رفتہ کر کے نعل لگانے میں کرنا چاہئے۔ تاکہ وہ رفتہ رفتہ صحیح شکل میں آجاوے۔ اشکال نمبر ۱۱۵ و ۱۱۶ میں ایک باقاعدہ اور ایک مُڑے ہوئے سُم کو دکھلایا ہے۔ شکل نمبر ۱۱۷ میں وہی پاؤں مقطع میں ظاہر کئے ہیں تاکہ نعل لگانے کا طریقہ معلوم ہو جاوے۔ بجائے اسکے نعل کا کنارہ عین مُطابق کنارہ دیوار پا کے ہو۔ ہم بہت کُچھ تبدیلی فِٹ کرنے میں کرتے ہیں۔ یعنے جہاں کہ دیوار پاؤں کے مرکز کی طرف اندر کو مُڑی ہوئی ہے وہاں تو ہم نعل کو خوب نمایاں طور سے باہر کو بڑھا کر لگاتے ہیں۔ تاکہ وہ حصہ زیرین جسپر کہ پاؤں قایم ہے۔ حتی الوسع اُس مقام میں آجاوے جہاں وہ پاؤں بحالت اصلی درست شکل میں ہونے کے وقت ہوتا۔ جس طرف دیوار پاؤں کے مرکز سے باہر کی طرف کو نکلی ہوئی ہے وہاں ہم نعل کو اتنا اندر کی جانب ہٹا کر لگاتے ہیں۔ جتنا کہ میخوں کے لگانے

شکل نمبر ۱۱۶



سُم مُڑا ہوا

شکل نمبر ۱۱۷



ہیں حفاظت کا خیال رکھا جا سکتا ہے اور دیوار کے بہت بڑھے ہوئے کنارہ کو رگڑ ڈالتے ہیں، اور اس طرح سے گھوڑے کے لئے نعل کا بٹھاؤ مناسب مقام ہیں لاتے رہتے ہیں۔ اور بڑھتی ہوئی دیوار پر دباؤ ایسا منقسم ہوجاتا ہے۔ کہ قدرتی حالت میں سُم کے واپس آنے میں کوئی روک نہیں ہوتی بلکہ امداد ملتی ہے

گیارھویں فصل

چمڑے اور ربڑ کی گدیاں

جن دنوں میں نعلبند خیالی اُستادوں کی ہدایات پر عمل کرنے سے تلوؤں کو چھیل ڈالا کرتے تھے اور بجائے حفاظت کے سُم کی قدرتی غلاف کو پاؤں پر سے اُتار لیا کرتے تھے۔ اکثر اوقات مصنوعی حفاظت پاؤں کے لئے مہیا کرنی پڑتی تھی پتلے سول والا گھوڑا کھردری سڑکوں پر نہ چل سکتا تھا جن پر تیز الگ تھلگ پتھر

بہت ہوا کرتے تھے۔ اور اگر چلتا تو ضرر بھی ضرور ہی پہونچتا تھا۔ لہذا اِن دنوں میں
چمڑے کے پترے اکثر پاؤں کی حفاظت کے واسطے استعمال کئے جاتے تھے جب
گھوڑا کسیقدر دقّت سے چلتا۔ تو مالک قدرتی طور سے نتیجہ نکال لیتا۔ کہ اُس کا پاؤں
زخمی ہوگیا ہے۔ اور چمڑے کا تلوہ لگا دینا اُس کو مُفید ہوگا۔ بہت سے حالات میں
گھوڑے کا ناقص قدم زخمی ہونے کے بجائے اور وجوہات سے پیدا ہوتا تھا
لیکن پھر بھی چمڑہ لگایا جاتا تھا۔ اس طرح سے یہ ایک مُسلّمہ امر ہوگیا کہ چمڑے کے تلوؤں
سے چوٹ کی اصلاح ہو جاتی ہے اور پاؤں کھڑکھڑانے سے محفوظ رہتا ہے۔
یہ امر حد اشتباہ سے بھی کچھ زیادہ ہے۔ اور میں نہایت پُختہ طور سے خیال
کرتا ہوں۔ کہ نعل اور پاؤں کے درمیان چمڑہ کا پترہ رکھنے سے کوئی ایسا اثر
نہیں ہوتا۔ بلکہ نعل کے ٹھیک طور سے فِٹ کرنے میں یہ مُخل ہوتا ہے چمڑہ کمزور
پیروں کے واسطے مُفید ہوتا ہے۔ تاکہ اِن کا پتلا اور ناقص سول ضرر سے محفوظ
رہے۔ جب پاؤں کی نچلی سطح زخمی ہو چُکی ہو۔ یا بیچ سے کٹ گئی ہو۔ یا جبکہ
یہ مریض ہو۔ تو چمڑے سے مُفید حفاظت حاصل ہو جاتی ہے۔ لیکن جب سول
مضبوط اور تندرُست ہو۔ تو یہ بالکل غیر ضروری ہے۔

مُناسب طور پر چمڑہ لگانے کی غرض سے ایک مربّع ٹکڑہ جو ٹھیک نعل کے
برابر ہو۔ لیا جاتا ہے پھر ایک حصّہ اس میں سے کلپ کی فِٹ ہونے کی جگہ پر سے
کاٹ دیا جاتا ہے۔ اور بڑھے ہوئے کنارے کے ہموار کاٹ دئے جاتے ہیں
اگر مزید احتیاط کے بغیر چمڑہ لگایا جاوے۔ تو چمڑے اور سول کے درمیان ایک
کھلا فاصلہ رہ جاتا ہے جسمیں کیچڑ اور کنکر گھس جاتے ہیں۔ اور اس طرح چمڑہ
فراگ کی بیقاعدہ یعنے ناہموار سطح پر قائم ہونے سے جلد ہی بیچ میں سے کٹ جاتا
ہے لہذا اس خرابی کے انسداد کی غرض سے پاؤں کی سطح زیریں نعل لگانے سے

پیشتر ہموار کیجاتی ہے اور ہموار کرنے کا انتظام سول پر ٹار اور جو کے آٹے کی لئی کے پھیلانے اور فراگ کے اطراف کے فاصلہ کو موٹے سن کے ساتھ بھر دینے سے کیا جاتا ہے - اسکے بعد نعل بمعہ چمڑے کے بطرز معروف میخوں کے ساتھ جڑ دی جاتی ہے اس بات پر یقین کر لینے سے کہ چمڑہ میں چوٹ کو روکنے کے خواص ہیں - اب ایک ایسی چیز استعمال میں لائی جاتی ہے - جسکو "رنگ لیدر" کہتے ہیں - یہ وہ پتیاں نہیں - جو پاؤں کی ساری سطح زیریں کو ڈھانپ لیتی ہیں - بلکہ تنگ دھجیاں سی ہوتی ہیں جو نعل اور سُم کے درمیان جما دی جاتی ہیں - یہ دھجیاں بالکل بیفایدہ ہیں - اور درحقیقت ان کا اثر صرف یہی ہوتا ہے - کہ نعل کے فِٹ ہونے کی خوبی کو برباد کر دیتے ہیں - نعل اور پیر کے درمیان ربڑ کے پتر سے بطور چوٹ کے روکنے والے کے آزمائے گئے ہیں جن سے کسی حالت میں کوئی فایدہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ نعل پر اپنا اثر ڈالتے ہیں بلکہ ہر قدم پر جبکہ گھوڑے کا بوجھ پاؤں پر آتا ہے - تو لچکدار ربڑ دب جاتا ہے اور نعل پاؤں کے نزیادہ نزدیک دب کر جا لگتی ہے میخیں ڈھیلی ہو جاتی ہیں اور جب پاؤں اُٹھایا جاتا ہے تو ربڑ پھر ابھر جاتا ہے اور نعل جلد ہی اتنی ڈھیلی ہو جاتی ہے - کہ یا تو گر پڑتی ہے - یا ٹوٹ کر الگ ہو جاتی ہے - لہذا کوئی لچکدار چیز یا کمانی لگائی جاوے - تو وہ نعل اور زمین کے درمیان ہونی چاہئے -

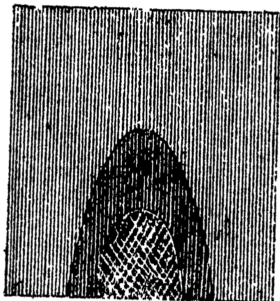
بیشمار تدابیر اس غرض سے اختیار کی گئی ہیں - کہ گھوڑے کے پاؤں کو صدمہ سے بچاؤ حاصل ہو چنانچہ کسی لچکدار شے کے استعمال سے زخمی یا مریض پیروں کو تو بیشک فایدہ ہوتا ہے - جو ان کو سخت سڑک کو لتاپہ پاؤں کے کھڑکھڑانے سے بچاتی ہے - بلکہ ان کو براہ راست زخم لگنے سے بھی محفوظ کر سکتے ہیں - مگر تندرست پاؤں کے واسطے کسی ایسی حفاظت کی ضرورت

نہیں کیونکہ قدرت نے خود ہی اسے سُم کی ایک موٹی تہ سے ڈھانپا ہوا ہے۔ اور بالکل مختلف ذرایع سے چوٹ کا انتظام کر رکھا ہے یعنی ایک تو پٹھوں کا باہمی عمل۔ دوسرے ٹخنے اور سُم کے درمیانی حصہ کی ترچھی سطح۔ اور تیسرے پاؤں کے پچھلے حصہ کی بناوٹ۔

چوٹ کے انسداد کی کوشش سے بالکل قطع نظر نعلبندی کے متعلق ربڑ کا ایک اور نہایت قابل قدر استعمال معلوم کیا گیا ہے۔ اور نعلبندی میں انڈیا ربڑ کا استعمال بہت ہی مفید پایا گیا ہے کیونکہ جتنی آجکل کی سڑکوں کی سطح میں ترقی ہوئی ہے اتنا ہی پھسلنے کا امکان زیادہ ہو گیا ہے اور یہ معلوم ہوا ہے کہ اور کسی چیز سے صاف سطح پر پاؤں کو ایسی مضبوط گرفت حاصل نہیں ہوتی جتنی کہ ربڑ سے۔

ان میں سب سے پہلی تدبیر جس سے میں واقف ہوں۔ اس غرض سے تھی کہ فراگ کو ڈھانکا نہیں جاتا تھا اور نعل کے اندرونی محیط کے گرد اگرد ربڑ کی سطح بیضرنگ بنائی جاتی تھی۔ اس گدی میں چوڑا چپٹا کنارہ ہوا کرتا تھا جو اس نعل کے نیچے فٹ ہو جاتا تھا۔ اور جس کے ساتھ وہ پاؤں پر میخوں سے ٹھونک دیا جاتا تھا اس پر بڑا اعتراض کیا جاتا تھا کہ اول بار زکو کاٹنے کے بغیر یہ بہت سے پیروں پر ہمواری سے فٹ نہ ہو سکتی تھی۔ جسکے بعد وہ ربڑ کی گدیاں

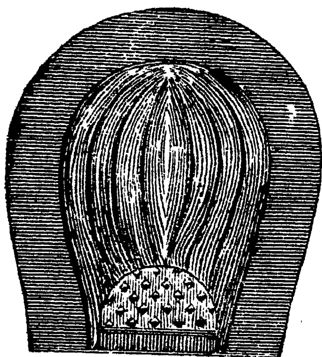
شکل نمبر ۱۱۸



آئیں جو نعل کے ساتھ میخوں سے نہ لگائی جاتی تھیں۔ بلکہ نعل کے اندر فٹ کر دیجاتی تھیں اور جب جی چاہے اُتاری جا سکتی تھیں مگر ان میں یہ اعتراض تھا۔ کہ یہ صرف سٹینڈرڈ نعل میں مستعمل ہو سکتی تھیں۔ اور تنگ اور چپٹی سطح پا والی نعل کے ساتھ نہ لگ سکتی تھیں۔ اس کے بعد جو شکل

ظاہر ہوئی۔ وہ ایک ربڑ کا سول ہوا کرتا تھا جسپر ایک مصنوعی فراگ لگایا ہوا تھا اِس فراگ کو مضبوطی سے لگا دیتے ہیں تاکہ یہ گرے نہیں۔ بڑی تکلیف پہلے پہل معلوم ہوئی۔ اس شکل پر ابھی تک کوئی کاریگر غالب نہیں آیا لیکن لنڈن کے مسٹر جی آر کوارٹ صاحب

شکل نمبر ۱۱۹



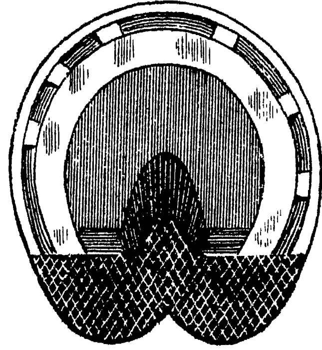
شیڈ رصاحب کی پیڈ

ایک نہایت ہی معتبر خبر بتاتے ہیں کہ اِن فراگ کی گدیوں سے سب قسم کے پختہ فرش والے بازاروں میں بہت عمدہ گرفت پاؤں کو حاصل ہو جاتی ہے۔ ایک نہایت خوبصورت شکل کی گدی شیڈرز نیومیٹک ہے۔ معمولی فراگ کی گدّی کی مانند یہ ٹھوس نہیں ہوتی۔ لیکن کھوکھلی ہوتی ہے۔ اور ہر قدم پر دب جاتی ہے۔ اور جب دباؤ ہٹ جاتا ہے تو فوراً اپنی اُبھری ہوئی شکل میں آجاتی ہے۔

لغزش کو روکنے والی ایک نہایت ہی سیدھی سادی گدّی "بال اور کیپ کی بنائی ہوئی خانہ دار گدّی ہے" جس میں ایک فائدہ یہ ہے۔ کہ یہ پاؤں کی ساری سطح زیرین کو ڈھانپ نہیں لیتی بلکہ جب اُسے مناسب طور پر فِٹ کر دیا جاوے تو یہ مضبوطی سے لگی رہتی ہے اور کام دئے جاتی ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ کوئی بے احتیاط نعلبند اُسے اِس طرح لگا دے کہ پاؤں پر سے پھسلتی رہے۔ اِس کو ٹھیک طور سے فِٹ کرنے کے واسطے پاؤں کے پچھلے حصّے کی دیوار اگلے حصّے کی دیوار کی نسبت زیادہ نیچی رکھنی چاہئے تاکہ نعل پاؤں اور گدّی سارے کے سارے پاس پاس مِلکر لگ جاویں۔

جس گدّی کو بارپیڈ کہتے ہیں۔ وہ ایک چمڑے کی پلیٹ ہوتی ہے جسپر ایک

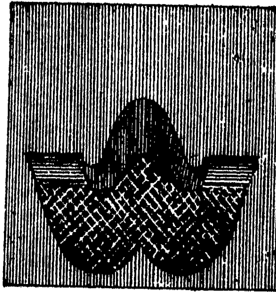
شکل نمبر ۱۲۰



ربڑ کی گدّی عام پچھلے حصّے پر لگی ہوتی ہے۔ اور ایک چھوٹی سی نعل کیسا تھ سے پاؤں پر لگا دیا جاتا ہے اور اِس گدّی سے نہ صرف لغزش کا بچاؤ ہوتا ہے۔ بلکہ چوٹ سے بھی بچاؤ حاصل ہوتا ہے یہ ایڑی کی اور بعض بیماریوں اور مُضرات کے واسطے نہایت ہی قابل قدر چیز ہے۔ مُدّت سے کورن اور مزمن لیمی نائیٹس کے واسطے اور ان گھوڑوں کے لئے جو نمایاں طور پر اپنی ایڑیوں پر چلا کرتے ہیں بارپیڈ بیشک نہایت ہی پُرتاثیر چیز ہے اور اس سے بڑھ کر آجتک کوئی چیز ایجاد نہیں ہوئی

بارپیڈ معہ نعلوں کے

شکل نمبر ۱۲۱



بارپیڈ نعلوں کے بغیر

نہایت عُمدہ قسم کے بارپیڈ مسٹر ارتھارت صاحب بناتے ہیں۔ ان تمام قسم کی گدیوں سے نعلبندی کی لاگت بڑھ جاتی ہے لیکن گھوڑوں کے مُضرات اور حادثات کا انسداد کرنے اور چلانے والے کے فکر اور اندیشہ کو دور کرنے کی رو سے جو بچت اِن میں ہے وہ اُن کی لاگت سے بھی کہیں بڑھ کر ہو جاتی ہے تاہم لاگت کا خیال مدّنظر ہے اور موجدوں نے اپنی توجّہ اِس طرف مبذول کی ہے کہ لغزش کی انسداد کی غرض سے نعلوں کے ساتھ ربڑ لگانے کے دوسرے طریق نکالے جاویں۔

ایسی قسم کے نعل بنائے گئے ہیں جن میں مختلف شکلوں اور قدامت کے خلا

تبلائے گئے ہیں۔ یہ خلا اسی طرح کی شکل والے ربڑ کے ٹکڑوں سے بھرے جاتے ہیں۔ خلا اس شکل کا ہونا چاہیئے۔ کہ ربڑ اس میں قایم رہ سکے اور اسی وجہ سے ان کا بنانا بہت مشکل ہے۔ سوائے کٹنے کے قابل ڈھالویں لوہے کے نعلوں کے لگانے کے اور بھی بڑا بھاری نقصان ہے۔

ایک اور تدبیر یہ ہے۔ کہ لپٹی ہوئی سلاخ والی لوہے کی ایک کھلی نعل بنائی جاوے جس کا مقطع صرف ت ح کی شکل کا ہو۔ لیکن پاؤں کے ہموار ہو۔ جو نالی اس طرح سے بن جاوے اس میں ربڑ کی ایک موٹی سی رسی نعل کے پاؤں پر میخوں سے جڑ دینے کے بعد رکھی جاتی ہے یہ اچھی پائدار ہوتی ہے اور اس سے پاؤں کو گرفت اچھی حاصل ہو جاتی ہے۔ لیکن اس میں ایک یہ خطرناک اعتراض ہے۔ کہ میخیں مشکل سے ٹھونکی جا سکتی ہیں اور معمولی نعل کی نسبت محفوظ بھی بہت کم ہوتی ہیں۔ اگر کسی نالی دار نعل میں ربڑ لگانا ہی ہوتا ہے۔ تو اس کی شکل اس طرح ہونی چاہیئے۔ کہ میخیں اور میخوں کے سوراخ ربڑ کے مقام میں دخل نہ دیں۔ اسی طرح نعل میں دو الگ الگ نالیوں کی ضرورت ہوگی۔ یعنے قریباً قریباً وہ شکل جواب روڈوے نعل میں اختیار کی جاتی ہے۔ باہر کی نالی میں حسب معمول میخیں لگائی جائیں گی اور اندر کی نالی میں ربڑ رکھا جائے گا۔ جب ہم نے یہ جتلایا کہ لوہے اور ربڑ کو اس طرح ملانے پر غالباً لغزش کے انسداد کے واسطے ایک نہایت عمدہ نعل بن جائے گی۔ یعنی اگر کوئی موجد ہمیں اسبات کی طرز تبلائے کہ کیونکر نعل کے فٹ کئے جانے کے بعد ربڑ کو مضبوطی سے لگا سکتے ہیں تسکل نمبر ۱۲۲ جو ہیں سنے مالکوں کی مہربانی سے یہاں تبلائی ہے۔ ایک پیٹینٹ شدہ نعل کو ظاہر کرتی ہے جس کا نام مارٹن ہے۔ اور جسکے لئے دعوے ہے کہ یہ

کامیاب ہوگی گو مجھے اس کے استعمال کا کوئی تجربہ نہیں لیکن کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ کیونکر اسکو عمدہ عملی شکل میں ترقّی نہ دیجائے۔ روڈوے کی طرح

شکل نمبر ۱۲۲

"مارٹن" بھی اسی سلاخ سے بنائے جاتے ہیں جس میں متوازی نالیاں رول کر کے بنائی ہوئی ہیں یعنے نعل کیو اسطے ضروری لمبائی کاٹ لیجاتی ہے۔ اور اُسکو موڑ کر پاؤں پر فِٹ کر لیتے ہیں پھر اندرونی نالیمیں ربڑ رکھّا جاتا ہے۔ اور ایڑیوں اور لوہے کی اندرونی بلندی



ربڑ دار نعل مارٹن شو

کو ہتھوڑے کے ذریعہ سے پُختہ کر دیا جاتا ہے۔ ایک عمدہ کاریگر ہتھوڑے سے تجربہ کے ساتھ ربڑ کو مضبوطی سے لگا سکتا ہے۔ لیکن ایک مشکل یہ واقع ہوتی ہے کہ جب سلاخ سے نعل کو موڑتے ہیں۔ تو نالیاں اور بلندیاں اکٹھی ملجاتی ہیں لہذا نعل کو باقاعدہ استعمال میں لانے کی غرض سے اُسی نعل ہی کی شکل میں بنا کر فروخت کرنا چاہئیے۔ تاکہ ربڑ کو داخل کرنے سے بیشتر صرف اسکا فِٹ کرنا ہی ضروری ہو ہتھوڑے کے ذریعہ سے ربڑ کو لگانا نعل کے فِٹ ہونے کو خراب کر دیا کرتا ہے اور میں اسبات کو بہت ترجیح دونگا کہ اگر کوئی کل یا اوزار ایسا بنایا جاوے کہ جسے نعل اُس وقت مضبوطی سے پکڑے رہے۔ جبکہ باقاعدہ دباؤ سے نالی کی دیواریں ربڑ پر ملائی جاویں۔ اگرچہ مجھے خوشی ہے کہ نعل کی سطح جانب زمین کے واسطے لوہے اور ربڑ دونوں کا استعمال

کیا جاتا ہے مگر میں اسبات پر بھی زور دیتا ہوں۔ کہ سطح پا کا ٹھیک طور سے فٹ ہونا نہایت ہی لازمی امر ہے۔

بارھویں فصل

اُن نعلوں کے بیان میں جو وقتاً فوقتاً استعمال کرنے پڑتے ہیں

سلاخ والی نعل (بار شو) اس میں اور معمولی نعل میں یہ فرق ہوتا ہے۔ کہ اس کی ایڑی کی طرف ایک سلاخ ہوتی ہے جو فراگ پر لگائی جاسکتی ہے اسکے بنانے میں یہ احتیاط درکار ہے۔ کہ جب سلاخ کوٹ کر ملائی جاتی ہے۔ تو اس کو ایڑیوں کیطرف سے پھیلنے نہ دینا چاہئیے۔ کیونکہ اگر ایسا ہو جاوے۔ تو پھر اسکی چوڑائی میں بہت ہی کم تبدیلی ہو سکتی ہے اس قسم کے نعل کی حد سے زیادہ ہی قدر و قیمت سمجھی گئی ہے۔ مگر اس میں اور کوئی قابل قدر بات نہیں سوائے اسکے کہ یہ فراگ پر بھی لگ جاتی ہے۔ جن گھوڑوں کے سول بہ نسبت بیمی ناٹیٹس کے محدب ہو جاتی ہیں اُن میں اس نعل کا استعمال بہت کیا جاتا ہے۔ ایسے گھوڑے ایڑیوں کے بل چلا کرتے ہیں۔ اور نعل ایڑی اور ٹو پر سے نیچلی

ہو جاتی ہے اور پاؤں کو ایک جھولنے والی حرکت ہوتی رہتی ہے۔ جب تک کہ ایسے گھوڑوں کی ایڑیاں کمزور ہوں یا ان کو کورن نہ ہو جاوے ایک معمولی نعل ان کو اسی طرح سے فٹ کر دینا بھی وہی فائدہ رکھتا ہے۔

شکل نمبر ۱۲۳

سلاخ دار نعل انہی گھوڑوں میں فائدہ مند ہے۔ جن کی ایڑیوں پر پوری پوری مناسب مقدار بیرنگ کی حاصل نہ ہو سکے جو کورن آماسیدہ ہو جاویں یا جن حالتوں میں فالس کوارٹر ہو جاوے وہاں فراگ پر نعل کے لئے سطح بیرنگ کا مہیا کرنا آرام دہ ہوتا ہے۔ بعض صورت میں جبکہ کوئی بوسیدہ

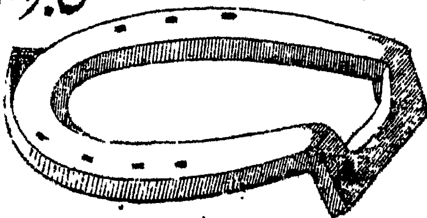


پاؤں اطراف (کوارٹرس) سے لیکر پچھلی طرف ایڑی تک الگ ہو گیا ہو معلوم ہو۔ تو ایک ایسی سلاخ دار نعل کے لگانے سے جو فراگ پر بھی لگائی جاتی ہے دباؤ میں تخفیف ہو جایا کرتی ہے۔

سلاخ دار نعل کا لگانا اُس وقت بھی مفید ہے۔ جبکہ ایڑیوں میں کسی مرہم کی پٹی کو دائم رکھنا مطلوب ہو شکاری گھوڑوں کیواسطے یہ نعل قابل اطمینان نہیں ہے اور سخت فرش والی سڑکوں پر پاؤں کی گرفت کا استحکام بھی بہت کم ہو جاتا ہے۔

شکل نمبر ۱۲۴

پیٹن نعل۔ اس نعل کی ایڑیاں اونچی ہوتی ہیں جو بذریعہ ایک سلاخ کے ملائی ہوئی ہوتی ہیں اسکا یہ نام اسواسطے ہے کہ یہ کسقدر



پیٹن نعل

اُن کھڑاؤں سے مشابہ ہوتی ہے۔ جو بوڑھی عورتیں برسات میں پہنا کرتی ہیں۔ اس کا استعمال جو وقتاً فوقتاً لنگڑے گھوڑوں میں کیا جاتا ہے۔ اُس سے بھی اس نام کی مناسبت ظاہر ہوتی ہے۔ یعنی بوڑھی عورتیں اکثر اس شے کو پسند کیا کرتی ہیں۔

اس نعل کا مناسب استعمال صرف یہی ہے۔ کہ پاؤں اس طرح سے جمایا جاوے کہ پیچھے کی نسیں ڈھیلی ہو جاویں اس میں شک نہیں کہ بعض لنگڑے گھوڑے کا علاج اس قسم نعل کے استعمال سے ہو جایا کرتا ہے۔ اور نتیجہ اچھا ہوتا ہے۔ لیکن ٹانگ کے پچھلے حصّے کی نسوں اور رُباط کی موچ کی ہر حالت میں اونچی ایڑی والے نعل کا استعمال فائدہ نہیں دیتا۔ موچ سے ایک نہائت ہی بڑا اور نہائت ہی عام نتیجہ جو نکلا کرتا ہے یہ ہے۔ کہ ضرر رسیدہ حصّے سُکڑ جاتے ہیں۔ اونچی ایڑی والے نعل کو مدّت تک استعمال کرنے سے سُکڑنے میں اور بھی آسانی ہو جاتی ہے۔ اور موچ کھائی ہوئی نس کو اُس آرام کی نسبت جو گھوڑا خود اپنے گھٹنے کو ڈھیلا کر کے موڑنے سے دے سکتا ہے کوئی زیادہ آرام نہیں دیتی۔

فٹزوگرام نعل۔ کتاب موسومہ "گھوڑے اور اصطبل" مصنفہ جرنیل سر ایف فٹزوگرام صاحب بہادر ہے۔ چنانچہ اُس میں مُڑے ہوئے ٹو والے نعل کے استعمال کی بڑی زور سے سفارش کی۔ اشکال ذیل بھی ان پلیٹوں سے جو کتاب مذکور میں دی گئی ہیں نقل کی گئی ہیں۔ اور ان سے ایک

شکل نمبر ۱۲۵



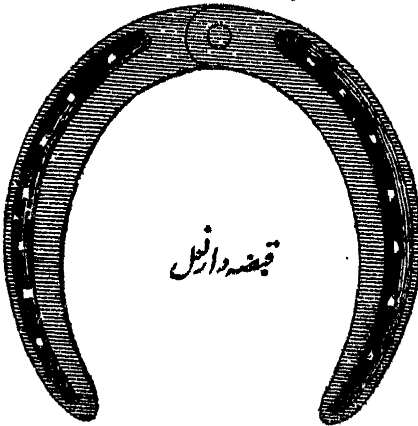
تنگ اور سطح جانب زمین کی طرف سے مجوف اور ٹو پر سے مڑے ہوئے نعل نظر آتے ہیں جو گھوڑے ٹھوکر کھاتے ہیں یا چلتے ہوئے ناخن لیتے ہیں اُن کے لئے یہ نعل مُفید ہے۔ لیکن کسی اور قسم گھوڑے کے واسطے اِس کا فائدہ ظاہر نہیں۔ جس طریقہ میں ٹو کو موڑا جاتا ہے۔ وہ لوہار کو اچھی طرح سے بآسانی نہیں آسکتا۔ اور مجھے اس سے زیادہ سیدھے سادے طریقہ کی نسبت جو شکل نمبر ۷، صفحہ ۱۲۰ میں بتلایا گیا ہے۔ کوئی فائدہ معلوم نہیں ہوتا۔

شکل نمبر ۱۲۶



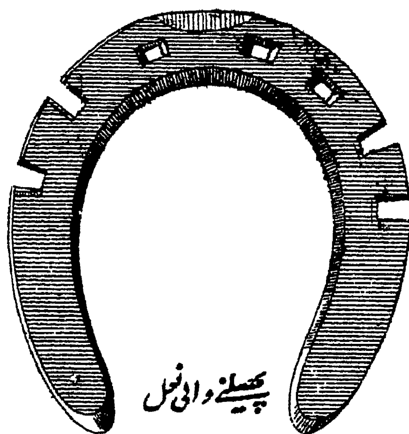
قبضہ دار نعل یا ایک ایسی نعل جس کے ٹو پر قبضہ ہوتا ہے۔ پیشتر اس خیال سے استعمال کی جاتی تھی کہ پاؤں کی موزوں پھیلاؤ کا انتظام کیا جاوے مگر آج یہ صرف بطور ایک عارضی نعل کے استعمال کی جاتی ہے جسے سوار اپنے ساتھ بآسانی لے جاسکتا ہے۔ تاکہ اگر کوئی نعل ضائع ہو جاوے تو اسے استعمال کر سکے بذریعہ قبضہ کے یہ نعل کھل سکتی اور بند ہوسکتی ہے تاکہ مختلف سائز کے پیروں پر کم و بیش درستی سے فٹ ہوسکے خواہ اگلے پیروں یا پچھلے پیروں پر لگائی جائے

شکل نمبر ۱۲۷



اِس غرض سے کہ اُس میں آسانی اور حفاظت سے میخیں لگ سکیں اِس کی ہر شاخ میں پانچ یا چھ سوراخ قریب قریب بنانے چاہئیں تاکہ نعل بند انتخاب کرسکے کہ کون سے سوراخوں میں میخ لگائی جاوے۔ جبکہ سم بہت ٹوٹا ہوا ہو۔

شکل نمبر ۱۲۸


پھیلنے والی نعل

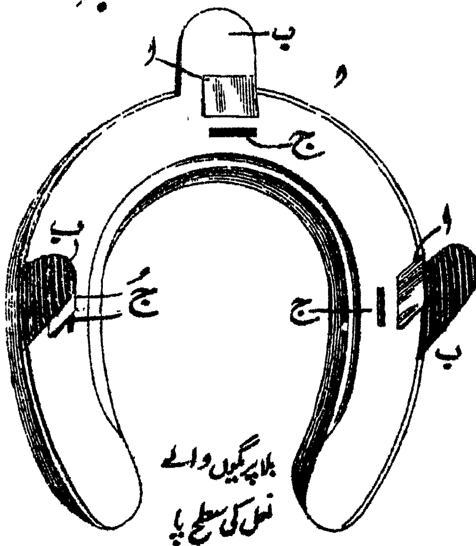
پھیلنے والی نعل۔ نعل کی یہ قسم بھی کاریگری کا ایک عجیب نمونہ ہے۔ موجد کی خواہش تھی کہ پھیلاؤ کا انتظام ہو سکے۔ جس کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ اور ایسا کرنے کی غرض سے اُس نے ٹو پر دو معمولی سوراخ میخوں کے بنا دیئے اور پچھلے سوراخوں کے بجائے کناروں پر شگاف کر دیئے جن میں میخ کا سر آزادی سے کنارے کی طرف حرکت کر سکتا تھا۔ اگر کنارے کی طرف کافی حرکت ہوا کرتی۔ تو اس میں شک نہیں کہ میخ کا سر نعل پر کبھی مستحکم طور سے قائم نہ رہتا۔ پس جب تک کہ میخ کی گرفت میں نقص نہ ہو۔ تب تک پھیلاؤ کا عمل نہیں ہو سکتا۔

پھیلاؤ والی نعلوں کا ہونا ایک غلط بات ہے جن کی یہ بُنیاد اِس خیال پر معلوم ہوتی ہے۔ کہ سکڑنا ایک قوی عمل ہے حالانکہ یہ صرف ایک سُست عمل ہے۔ جسے محض گھٹاؤ کہنا چاہئیے باوجودیکہ کوئی صحیح الوجود پاؤں اگر اُس میں خلل واقع نہ ہو گھٹا نہیں کرتا۔

بلا میخ نعلیں۔ مختلف قسم کی نعلیں ایجاد کی گئی ہیں کہ میخوں کے مفروضہ نقصانات سے نجات حاصل ہو لیکن کسی سے بھی یہ مدعا حاصل نہیں ہوا۔ اور اگر ہوا تو اُس میں

نعل کو میخوں کے ذریعے لگانے کی نسبت اور بھی زیادہ خرابیاں پیدا ہو گئیں یعنے اگر مناسب طور سے فٹ کی ہوئی نعل میں مناسب طور سے میخیں ٹھونک دی جائیں تو اس سے مطلق نقصان نہیں ہوتا - البتہ اگر یہی غرض ہو کہ میخوں کے بجائے کچھ اور استعمال کیا جاوے تو لازم ہے کہ وہ بھی ویسا ہی موثر اور بے ضرر ہو - جب کبھی کوئی نعلبند سُم کو خاص باقاعدہ شکل بنانے کی غرض سے پاؤں پر سے سارا سُم اُتار دینا ضروری خیال کرتا تھا تو اس حال میں میخوں کے لگانے سے اکثر نقصان ہو جایا کرتا تھا یعنی تندرست سُم اتنا کم رہ جاتا تھا - کہ کم شُدہ سُم میں میخ لگانا نہائیت عقلمندی کا کام ہو جاتا تھا - اِن دونوں میں میخوں کے سوراخ فائین استعمال کئے جاتے ہیں - اور نعلیں حد سے زیادہ کلوز لگائی جاتی تھیں - آجکل چونکہ سوراخ مناسب مقام پر نکالے جاتے ہیں - اور نعلیں پارک پر پوری لگائی جاتی ہیں - اور تمام مُفید سینگ بحفاظت تمام جُوں کا توں رہنے دیا جاتا ہے - میخوں سے نقصانات بہت ہی کم ہوتے ہیں اور بغیر میخوں کے نعل بنانے والے وہ لوگ ہیں جن کو نعل بندی کا عملی علم مطلق نہیں ہوتا جو غلطی سے لگائی ہوئی میخ کے صریح ضرر کو تو پہچان لیتے ہیں لیکن خراب طریق سے فٹ کی ہوئی نعلوں کے کہیں زیادہ عام مُضرات سے بالکل بے بہرہ ہی ہوتے ہیں - ان کے تمام اشتہارات میں اُنکی

شکل نمبر ۱۲۹



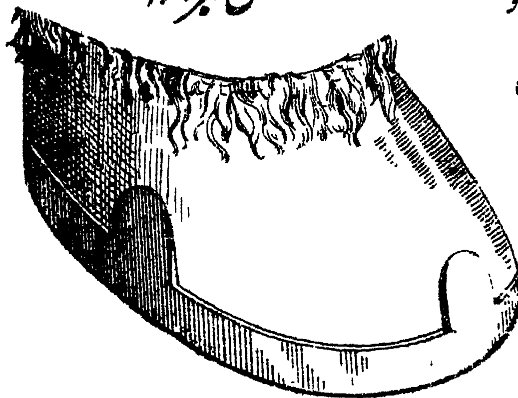
بلا پرگیوں والے نعل کی سطح پا

جہالت ظاہر ہوتی ہے جبکہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی ایجاد کو ہر کوئی لگا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ یہ تو جانتے نہیں کہ نشوونما پاتے ہوئے سُم کو متناسب رکھنے کی کتنی ضرورت ہے یا سُم کی سطح بیئرنگ پر نعل کو درستی سے فٹ کرنا کیسا ضروری ہے لہٰذا ان کی ایجاد کو پاؤں پر لگانے کے لئے صرف ایک نوآموز کی ضرورت ہوتی ہے اور یہی وہ شیخی مارتے ہیں۔ وہ نہائت عام طریقے جن سے موجدوں نے میخوں کا استعمال کرنے کی کوشش کی ہے حسب ذیل ہیں۔

(۱) ٹو اور اطراف پر کلپ لگانے سے (۲) دھات کے تیروں سے جو سُم کے سامنے ایک پہلو سے دوسرے پہلو تک لگا کر ایڑیوں سے پیوستہ کئے جاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل تین شکلیں تو بیخ کی نعل ظاہر کرتے ہیں جن میں کلپ کے علاوہ نعل کی سطح پا پر ایک چھوٹا سا آہنی خار یا سٹڈ بھی لگایا ہوا ہے خار سے پیوستگی میں مضبوطی حاصل ہوتی ہے۔ شکلوں کے ساتھ مندرجہ ذیل ہدایات بھی نقل کی جاتی ہیں۔

نعل ذیل کے سیدھے سادھے طریق میں لگائے جاتے ہیں۔

شکل نمبر ۱۲۹



(۱) ایک ٹھیک سائز کی نعل لو جو اگر سُم کی شکل کے غیر مطابق

شکل نمبر ۱۲۹



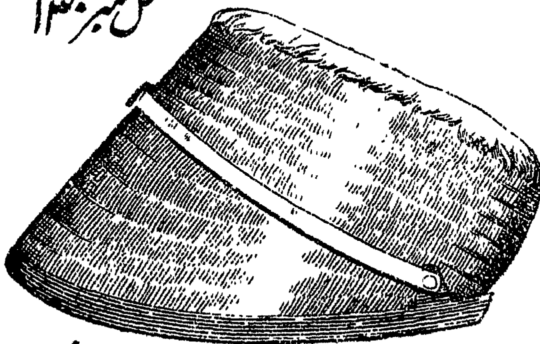
نہ ہو۔ تو شاخوں کو کھولو یا بند کرو جو نعل کی سرد حالت میں کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ مختلف سائز کی ہوتی ہیں جس سے

صرف بہت ہی خفیف تبدیلی کی ضرورت عموماً پڑا کرتی ہے (۲) سٹڈ (الف) انکے سوراخوں میں لگا کر مضبوط کرو۔ یہ سٹڈ کھلے ہی دیئے جاتے ہیں تاکہ زیادہ آسانی سے صحیح حیثیت سم کی معلوم ہوجاوے۔ یہ کام نعل (س) کی دہات کو سٹڈ (الف) کے پہلو پر بذریعہ ایک کُند چھینی کے مقام (ج) پر گرہ لگانے سے ہوسکتا ہے۔

(۳) پھر نعل کو موقعۂ مناسب پر رکھ کر نیچے سے چوٹ لگا کر سٹڈ الف کو دیوار سم کی تہ میں بٹھلا دیا جاتا ہے۔

(۴) تب پاؤں زمین پر رکھا جاتا ہے۔ اور کلپ (ب) سُم کے مقابل رکھ کر ہتھوڑے سے اس قدر جڑ دیئے جاتے ہیں کہ اُس کے اندر نہ گھسنے پاویں۔ یہ کلپ جس نمونہ کے چاہو بن سکتے ہیں۔ اس طرح سم کی بیرونی دیوار کا کچھ حصہ کلپ (ب) اور سٹڈ (الف) کے درمیان بطور شکنجہ کے آجاتا ہے۔ اور نعل پختہ طور سے لگ جاتی ہے۔

یہ پیشین گوئی کرنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ یہ سب عمل بھی مانند دیگر سابقہ عملوں کے ناکامیاب ہی رہیگا۔ کلپوں سے گرفت میں کوئی استحکام حاصل نہیں ہوتا۔ تاوقتیکہ وہ بہت مضبوط نہ ہوں۔ اور اس قدر مضبوطی سے نہ ٹھونکے جاویں۔ کہ لنگ کی پیدائش کا باعث ہوں۔



شکل نمبر ۱۴۰

بلا پریگوں کا نعل

نعل کو پیوستہ کرنے کا طریقہ بذریعہ بند فولاد کے شکل نمبر ۱۴۳ میں دکھلایا گیا ہے جس طور سے یہ بند نعل سے لگایا جاتا ہے۔ اُس میں کچھ کاریگری ضرور ظاہر کی گئی ہے۔

یعنی بعض اوقات ایک ہی لمبا سا کلپ نعل کے ٹو سے اوپر کی طرف کو لیجا کر بند پر موڑ دیا جاتا ہے بعضوں میں دو یا تین فولاد کے پترے نعل سے لیکر بند تک لگا دیئے جاتے ہیں تاکہ مضبوطی حاصل ہو۔ شاذونادر ہی اس تجویز سے اِتنی مضبوطی حاصل ہوتی ہے جو اکثر نعلوں کے ضائع ہونے کا انسداد کر سکے

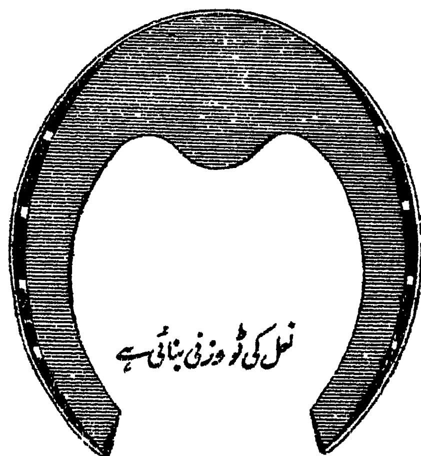
شکل نمبر ۱۳۱



بند بھی رفتہ رفتہ سینگ پر گھسا گھسا کر ایک نالی بنا لیتا ہے اور چونکہ یہ نالی سینگ کے ساتھ نیچے کو بڑھتی رہتی ہے۔ لہٰذا بند ندکور جلد ہی گر جاتا ہے۔

ٹو پر یا اطراف پر بوجھ کا زیادہ کرنا جو دو نعل شکل نمبر ۱۳۱ و ۱۳۲ میں دکھلائی گئی ہیں۔ وہ اس ملک میں بہت استعمال نہیں کئے جاتے۔ اِن پر صوبجات متحدہ کے چابک سواروں کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ نعل کے مختلف حصّوں پر لوہے کا وزن کم و بیش کرنے سے گھوڑے کے قدم میں عجیب تبدیلیاں ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ اِن مسائل کے ثبوت میں کوئی تجربے غور سے نہیں کئے گئے لیکن جب کبھی کسی عجیب قسم کا نعل لگانے کے ساتھ ہی کسی اور وجہ سے گھوڑے کا قدم بھی تیز ہو جاوے تو اِس خوبی کا باعث نعل کو ہی قرار

شکل نمبر ۱۳۲

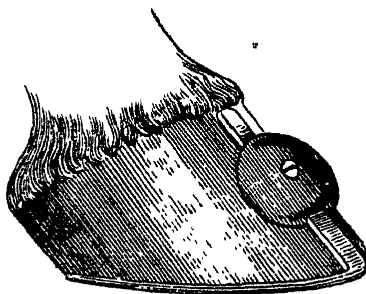


دیا جاتا ہے۔ جب کبھی زندہ جانوروں سے سابقہ پڑتا ہے۔ تو علت معلول کا سراغ لگانے میں بہت مشکل پیش آیا کرتی ہے۔ کیونکہ انسانوں کی طرح گھوڑوں پر بھی اُنکے متعلقات اور اندرونی انتظامات کا اثر پڑا کرتا ہے۔ مثلاً کام۔ خوراک۔ اشتعال اور طبعی تبدیلیاں سب کی سب حیوانوں کے عمل پر اثر ڈالتی ہیں۔ اور ان تبدیلیوں کی وجوہات بتانے کے لئے کئی قیاسی باتیں نکالی جاتی ہیں چنانچہ اگر اتنا دعوے نہ کیا جاوے۔ کہ کوئی نعل گھوڑے کے چلنے کے وقت اُس کے قدم کو چھوٹا بڑا کرنے میں معتبر نہیں ہوسکتی۔ تو میں کہہ سکتا ہوں کہ جب تک ایسا ہوسکنے کے باب میں احتیاط سے تجربے نہ کر لئے جاویں۔ میں اس بات کو یقین نہیں کرسکتا میرا اس بات پر بھی ہرگز اعتقاد نہیں۔ کہ کسی حصۂ خاص کے وزن والی نعلیں بھی قدم کو وسیع کرنے کی قابلیت رکھتی ہیں۔ البتہ یہ بات درست ہے۔ کہ بھاری نعلوں یا سُم پر وزن لگا دینے سے گھوڑا اپنا پاؤں زیادہ اونچا اُٹھایا کرتا ہے لہٰذا نوجوان گھوڑوں کو گھٹنا خم کرنا اور پاؤں کو اُٹھانا اسی طریق سے سکھایا جاسکتا ہے۔ نعل کے وزن کا فعل وقوع اس امر کے لئے کوئی خصوصیت نہیں رکھتا بلکہ اگر ہموار طور سے سارے نعل پر پھیلا دیا جاوے تو نہایت ہی اچھا ہے اور میں اس بات کو بدل مانتا ہوں۔ کہ جو ذریعے ہم اختیار کرتے ہیں لیکن جن کو ہم سمجھتے نہیں اِن سے اثر پیدا ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً اگر مجھے کسی آزمودہ تجربہ سے یقین ہو جاوے۔ کہ فلاں چیز ایک خاص اثر پیدا کرتی ہے۔ تو میں اس بات کو منظور کرلونگا خواہ مجھے اُسکی تشریح کرنیکی قابلیت بھی نہو۔ جیسے اگر ٹویا اطراف کے وزن (بذریعہ ایسے تجربوں کے جو بہ احتیاط تمام کئے گئے ہوں) اُن کی مفروضہ اثروں کو پیدا کرتے ہوئے معلوم ہوں۔ تو اس امر کو تسلیم کر لونگا۔ اور ممکن ہے کہ انہی وجوہات کی تشریح بھی کروں۔ لیکن وہ ایسے اثر پیدا ہی نہیں کرتے۔ تمام امور متعلقہ متضاد ایک دوسرے کے ہیں

اور جو تشریح کی جاتی ہے وہ قابل تضحیک ہے۔ اگر عام طور پر چابک سواران عجیب شکل کے نعلوں کو پسند کرتے ہیں۔ تو یہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں۔ کہ وہ فی الحقیقت اچھے ہیں۔ گھوڑوں والے تمام لوگوں کی نسبت ایسی باتوں پر بہت ہی کان دھر لیا کرتے ہیں۔ اور غلطی میں بھی اکثر اُسی وقت زیادہ پڑا کرتے ہیں۔ جبکہ اس غلطی میں کوئی امر پوشیدہ ہو۔ یعنے جو اُن کی سمجھ میں نہ آئے۔

شکل نمبر ۱۳۳ میں وہ نعل دکھلائی گئی ہے۔ جس کو بعض لوگ ٹو کے وزن کے بارے میں نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی ایجاد

شکل نمبر ۱۳۳



سمجھتے ہیں۔ اس میں وزن کو حرکت دیکر یا تو نیچے کی طرف نعل تک لیجا سکتے ہیں۔ یا اوپر کی طرف بالائی حصۂ سُم تک یا ان دونو مقاموں کے درمیان جہاں جی چاہے لگایا جا سکتا ہے۔ یہ خیال کرنا کہ وزن کو نصف انچ حرکت دینے سے بھی گھوڑے کے عمل میں نہایت صحیح طور سے تبدیلی ہوسکتی ہے بڑا لغو خیال ہے۔ اور یہ سب کچھ نیم حکیموں والی باتیں ہیں۔

نعل بندی کی ایک اور کتاب میں اُس کے مصنف مسٹر ڈبلیو رسل صاحب نے اس بات کی تشریح کی کوشش کی ہے کہ جس کو وہ بذریعہ نعل کی تبدیلیوں کے گھوڑے کو "بلینس کرنا" کہتے ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ "امتحان کرنے سے معلوم ہوگا کہ چودھویں پچھلی ریڑھ کی ہڈی (ڈارسل ورٹبرے) وہ چول یا محور ہے جس پر وزن تُلا ہوا ہوتا ہے۔ یعنی محور مرکز ثقل ہوتا ہے۔ اِس لئے یہ صاف

ظاہر ہے۔ کہ اگر غیر متناسب ساخت۔ یا خود پیدا کردہ نقصوں یا غلط نعل بندی سے گھوڑے کی تناسب اعضاء میں فرق آجاوے۔ تو اس کا مرکز ثقل ہل جائے گا یعنی وہ تُلا نہیں رہے گا۔ پس جب کوئی گھوڑا کسی نقص میں مُبتلا پایا جاوے۔ تو سب سے ضروری بات یہ دریافت کرنا ہے کہ اس کا تُلا نہ رہنا کیونکر ہوا۔ اور پھر اس کے مرکز ثقل کے گرد تمام قدرتی اور مصنوعی وزن جو اس نے اُٹھائے ہیں برابر برابر تقسیم کر دیئے جاویں۔ مگر اس کے لئے کوئی قاعدہ کُلیہ نہیں دیا جا سکتا۔

ان تمام عجیب خیالات کے مجموعہ میں مَیں صرف یہی اضافہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مُصنف کو اپنے مضمون کی نہایت ابتدائی باتوں سے بھی خبر نہیں۔ کیونکہ مجھے تو نہ علمی نہ قیاسی ایک بھی ایسی دلیل نہیں ملتی۔ جس سے یقین کیا جاوے۔ کہ ٹو کے وزن یا اطراف کے وزن بڑھانا کسی ایسے بیوقوفانہ کاریگری کے سوائے اور کچھ ہے جو بسبب جہالت اور لوگوں کے جھٹ دام میں آجانے کی وجہ سے ابھی تک جاری ہے۔



تیرھویں فصل

عام طور پر اگلے پیر کی نعلبندی کرنیمیں نعلبند کو ہدایات ذیل مدنظر رکھنی چاہئیں

(۱) یہ کہ سُم تراشی کے وقت سُم کی زمینی سطح پر سے جس قدر سینگ کی پپڑی ایک ماہ کا بڑھاؤ معلوم پڑے اسے بذریعہ آلۂ راسپ چھیل دیوے نیز یاد رہے کہ ایڑی اور کوارٹرس کی نسبت سُم بجانب ٹو ہمیشہ زیادہ بڑھا ہوا ہوتا ہے لہٰذا ٹو پر سے بہ نسبت دیگر حصص کے سُم زیادہ سینگ چھیلنا ضروری ہوگا یا دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ ٹو کو چھوٹا کرنا پڑے گا پھر جبکہ اس طرح ضروری سُم تراشی ہوجاوے تو آلۂ راسپ کے ذریعہ سطح زمینی مذکور کو کامل طور پر ہموار کرے۔

(۲) یہ کہ سُم کے زیرین کنارے کو اس طرح گول کرے کہ پیر کو اُٹھا کر آلۂ راسپ کے ذریعہ نیچے سے اندرون کنارۂ سُم تک رگڑتے رہنا کہ ایک گھنڈا سا کنارہ گول بن جاوے اور استعمال ریت اس طرح کیا جاوے کہ گول شدہ حصہ پر ریتی کے نشان بھی نہ معلوم پڑیں۔ احتیاط رہے کہ ایسا کرنے میں آلۂ ریت کی باریک سمت استعمال میں لائی جاتی

ہے اور اگر کوئی تیز کنارہ رہجاوے گا تو سُم کے شق ہوجانے یا ٹکڑا اُتر جانے کا اندیشہ رہے گا اس طرح سے طیاری سُم مکمل ہوجانے کے بعد صرف پاؤں پر نعل کا لگانا اور فٹ کرنا باقی رہے گا۔

(۳) یہ کہ ایک نعل بناؤ جس کا وصل یا ۳/۴ انچ ہو اور جس کی چوڑائی بھی ہر جانب (باستثناء ایڑی کی سمت کے) سے ہموار رہے۔ نعل مذکور بجانب سول چپٹا و بجانب زمین مُجوف رہے۔

(۴) یہ کہ نعل کا پیشین حصہ یعنے ٹو بجانب کوارٹرز کسی قدر مُربع رکھا جاوے۔ تاکہ تراشیدہ ٹو کے مُطابق ہو کر اُس کیساتھ فٹ ہوجاوے۔

(۵) ہر ایک نعل میں پانچ کاؤنٹر سنک قسم کے سوراخ یعنے ۳ بجانب بیرون و ۲ بسمت اندرون بنائے جاویں۔ اور اگلا سوراخ کوارٹر کے اگلے حصہ کے ٹھیک نیچے (ٹو میں نہیں) ہر سمت میں اُس مقام پر بنایا جاوے۔ جہاں کہ نعل سامنے کی طرف سے چوکور کیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے سوراخ مذکور اُس مقام کے جو سب سے زیادہ گھِستا رہتا ہے ٹھیک پیچھے رہے گا۔ پھر بیرونی سمت کی دوسری اور تیسری پریگوں کو اس طرح لگاؤ کہ ایڑی تک کا باقی فاصلہ ہموار اور برابر رہے نیز اندرونی پریگ دوئم بیرونی پریگ دوئم کے ٹھیک مُقابل رہے۔

(۶) نعل کو پیر کے اوپر ٹھیک ٹھیک فٹ کرکے ایڑیوں کی جانب سے اتنا بڑا ہرگز نہ رکھو کہ آگے کو نکلا رہے یعنے وہ اتنا ہی بڑا بنایا جاوے جتنا سُم کا حصہ ہو۔

(۷) فرو نعل ایڑی کے طرف سے تنگ رکھا جاوے تاکہ اُس کا اندرونی کنارہ بارز کی لکیر پر قائم رہے اور اُس کو صرف ڈھانپ لیوے اُس سے بڑا ہرگز نہ رہے۔

(۸) ریشہ ہائے سُم کے بموجب نعل کو بھی ایڑی کی جانب اُسی سمت میں مُناسب طور پر ڈھالدار بناویں تاکہ یہ امکان نہ رہے کہ وہ پچھلے نعل کی ٹو کو پکڑ سکے۔

دیکھو شکل نمبر ۱۲۵ و ۱۲۶۔

(۹) ایسی پرنگیں مہیا کیجاویں جو سوراخوں میں ٹھیک طور سے آکر انہیں پُر کرلیویں۔

(۱۰) گھنڈئیں پرنگوں کی جہاں تک ممکن ہو تھوڑی موڑی جاویں اور پرنگوں کے سر پر دوبارہ تھوڑی سی ضرب لگا کر گھنڈیوں کو ہتھوڑے کی ضرب سے نیچے بٹھاویں اور پھر پرنگوں کے سروں کو آلۂ زنبور سے بزور دباویں اور لوٹانے سے قبل یا اس کے بعد گھنڈیوں کو ریتنا ہرگز نہ چاہیئے اور نہ اُن کے لئے سُم میں کوئی جوف بنانا چاہیئے۔

معمولی قسم کے پچھلے پیروں والے گھوڑوں کی نعلبندی کیلئے ہدایات

(۱) جن گھوڑوں کے پچھلے پیر بحالت معمولی ہوں اُن کی نعل بندی کے لئے عام قسم کا نعل استعمال کیا جاتا ہے جس میں ایک ٹوکلپ لگانے کے بجائے اُس کے ہر جانب کلپ لگائے جائیں گے۔

(۲) فرِ نعل دیگر حصّوں کی نسبت ٹو کی طرف سے کسی قدر زیادہ چوڑا بنایا جاوے تاکہ اُس کے اندرونی کنارے کے مناسب ڈھال کے لئے کافی جگہ ملے۔

(۳) پچھلے نعل کو اُس کے مناسب مقام پر مضبوطی سے قائم رکھنے کے لئے چھ (ہر سمت میں تین) پرنگیں درکار ہوتی ہیں۔ پچھلے اعضاء کے خاص فعل اور پچھلی ٹانگ کی طوالت کے باعث اگلے نعل کی نسبت پچھلے نعل کے اینٹھ جانیکا زیادہ احتمال ہوتا ہے علاوہ بریں حادثہ اور دولتی سے بھی اُس کے قائم نہ رہنے کا اندیشہ رہتا ہے۔

(۴) مندرجہ بالا ہدائتیں جو سُم تراشی اور اُس کو گول کرکے فِٹ کرنے اور پرنگوں کے سرے وغیرہ موڑنے کے متعلق مذکور ہوتی ہیں پچھلے اور اگلے پیروں کے لئے یکساں سمجھنی چاہئیں۔

تازہ نعلبندی شدہ گھوڑے میں کیا دیکھنا ضروری ہے

(۱) یہ کہ سُم اوپر ریت کے نشان نہ دکھلائی دیں۔

(۲) پریگیں باقاعدہ لگائی جاویں یعنے گھنڈیوں کے مابین فاصلہ مساوی رہے اور دیوارسُم ہموار نظر آوے۔

(۳) اگر سُم خاصہ بحالت اصلی ہو تو پریگیں باہر نکلی رہیں حتیٰ کہ درمیانی میخ نعل سے ایک انچہ اوپر رہے اور مقدم و مؤخر پریگیں اس کی نسبت قدرے کم اُبھری ہوئی ہوں مگر بہت چپٹے اور بہت ڈھالو سُموں کے حالات میں حسب ضرورت کمی بیشی کر لینی چاہیئے۔

(۴) یہ کہ نعل دیوار سُم قدرتی کنارے سے زیادہ چوڑا نہ رہے۔

(۵) یہ کہ پیروں کی طوالت یکساں رہے یعنی ایک پاؤں دوسرے سے زیادہ نیچا نہ ہونے پاوے۔

(۶) یہ کہ پریگوں کے سرے اپنے سوراخوں یا فُلر کے جوفوں میں ٹھیک طور پر آجاویں۔

(۷) یہ کہ تلوہ یا (سول) کو نہ چھیلا جاوے۔

(۸) یہ کہ پتلی سُم (فراگ) بھی تاوقتیکہ نا تندرُست ہو کر بوسیدہ نہ ہوگئی ہو ہرگز نہ چھیلی جاوے۔

(۹) یہ کہ کلپیں کے بٹھانے کے لئے دیوار سُم کو گہرا نہ کاٹا جاوے۔

(۱۰) یہ کہ پریگ گھنڈیوں کو موڑ دینے کے بعد نہ ریتا جاوے۔

مندرجہ بالا ہدائتیں اُن گھوڑوں کے لئے ہیں جو زین سواری کا کام دیں یا گاڑی کے ہلکے کام میں لائے جاتے ہوں۔

ایسے گھوڑوں کو "کلوز" طریق سے نعل لگانے چاہئیں کیونکہ اگر نعل دیوار سُم کے باہر نکلے رہیں گے یا ایڑی کی جانب سے وہ سُم کی ایڑیوں کی نسبت دراز ہونگے تو اندیشہ ہے کہ تیز روی میں یا عمیق زمینوں میں کام کرنے کے وقت نعل اُتر جائیں۔ بھاری بوجھل گھوڑوں میں (اس وجہ سے نہیں کہ اُن کی دیوار سُم کمزور ہوتی ہے بلکہ چوڑی وپُرگوشت ایڑیوں کے باعث) اُن کو ڈھکنے کی غرض سے اطراف اور ایڑیوں کی جانب سے نعل کو چوڑا بنانا پڑتا ہے۔

بوجھل نسل کے جانوروں میں بُرشنگ یا نیور لگنے کا اندیشہ نہیں کیونکہ اُن کی ٹانگوں کے مابین اچھی نسل کے گھوڑوں کی نسبت قدرتاً ہی زیادہ فاصلہ ہوتا ہے اور آہستہ کام کرنے کے باعث ایسے گھوڑوں میں اگلے نعلوں کی ایڑیوں کے پچھلے پیر کی ٹکر سے اُتر جانے کا بھی کم احتمال ہوتا ہے۔

نعلوں کا وزن ۔ زین سواری اور ہلکی گاڑی کے گھوڑوں کے نعل اوسطاً ۱۴ آونس یا ایک پاؤنڈ سے زیادہ وزنی نہ ہونے چاہئیں۔ البتہ بھاری بوجھل گھوڑوں کے نعل گھوڑے کی حالت اور اُس کے بوجھ کے مطابق وزن میں کم و بیش کرنے پڑیں گے مثلاً لندن میں ریل کے وان کھینچنے والے گھوڑوں کے نعل عموماً دو پونڈ سے ۲¾ پونڈ تک وزنی بنائے جاتے ہیں حالانکہ بہت بھاری ٹرولی کے گھوڑوں کے نعل جو ڈاک میں کام کرتے ہیں چار پونڈ کے تو عام طور پر ہوتے ہیں کبھی کبھی ایک نعل سات پونڈ کا بھی دیکھا گیا ہے۔

شریا مُوذی گھوڑوں کی نعلبندی

ایسے گھوڑوں میں عموماً پچھلے پیروں کی نعلبندی کرنا بہت مشکل ہوتا ہے جس کے لئے

ذیل کی تدابیر عمل میں لانے سے مجھے کامیابی ہوئی ہے۔
(۱) یہ کوشش کی جائے کہ گھوڑا اکھل نہ سکے جس کے لئے قزئی کے چھلے میں قریباً دس گز لمبا رسا باندھ دینا چاہیئے اس صورت میں بھی یہ ممکن ہے کہ گھوڑا آگے اور پیچھے کو ہوتا رہے لیکن اتنی لمبی رسی سے وہ کافی طور پر قابو میں رہے گا اور عام طور پر گھوڑے چند ایک گز آگے پیچھے ہوا کرتے ہیں۔
(۲) ایک فیٹ لاگ کے گرد ایک اچھا مضبوط گدی دار بند لگاؤ جس میں ایک چھلا لگا ہو پھر اُس کنڈے میں ایک لمبی رسی باندھ دو۔
(۳) جس پیر کی نعلبندی کرنی ہو اُس کو آگے سے کھینچو مگر ایسا کرنے میں گھوڑا جدو جہد کے ساتھ اوّل یہ کوشش کرے گا کہ اُس کا پاؤں زمین سے نہ اٹھایا جاوے لہٰذا اگر ایسا ہو تو اُس کی ٹانگ کو پھر فوراً اٹھا لینا چاہیئے یعنی ایک لمحہ کے لئے بھی اُس کو زمین پر ٹانگ رکھنے کی مہلت نہ دیجاوے مگر ایسا کرنے میں رسی پکڑنے کو غالباً تین چار آدمی درکار ہونگے جس سے قریباً نصف گھنٹے یا کچھ زیادہ وقت میں وہ تھک کر اپنی ٹانگ کو نعلبند کے ہاتھ میں چھوڑ کر چپ چاپ ہو رہے گا۔

مندرجہ بالا ہدایات سے معلوم ہوا ہوگا کہ اس طریق علاج میں گھوڑا نسبتاً آزاد رہتا ہے اور نہ اس میں کوئی ایسی بات ہے جس سے وہ وحشی ہو جاوے۔ یا آئندہ موقعہ پر نعل بندی کرنا مشکل ہو بلکہ میرا تجربہ یہاں تک ہے کہ ان تجاویز سے کسی وقت میں جبکہ جانور عادی ہو جاتا ہے تو نعلبندی کے وقت شرارت ہی نہ کرے گا برخلاف اس کے سائڈ لائن لگانے جبر کرنے یا گرا کر نعل بندی کرنے سے گھوڑے بھڑک جاتے ہیں اور نعل بندی ناممکن ہو جاتی ہے گو یہ ممکن ہے کہ مجھے بہت شریر گھوڑوں سے پالا نہ پڑا ہو اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایسے

موذی اور شریر جانور ہوتے ہیں کہ جن کی نعلبندی اُن کو گرائے بدون ناممکن ہو گی۔

جن گھوڑوں کے اگلے پیروں کی نعلبندی مشکل ہو اُن کے لئے میں یہ سفارش کرتا ہوں کہ اُن کی اگلی ٹانگ پر چند گھنٹوں تک چابک مارتے رہیں جس کے بعد ممکن ہے کہ گھوڑا خوشی سے نعلبندی کرائے۔

علاوہ بریں ایک اور سادہ طریق سے بھی اکثر کامیابی ہو جا سکتی ہے یعنی یہ کہ دن بھر گھوڑے سے خوب کام لیا جاوے اور واپس لاتے ہی جبکہ وہ خوب تھک گیا ہو فوراً نعلبندی کر دی جاوے۔ ایسی صورت میں اُس کا چپ چاپ کھڑا رہنا بہت ہی اغلب ہو گا۔

تمام شد

طبع اول

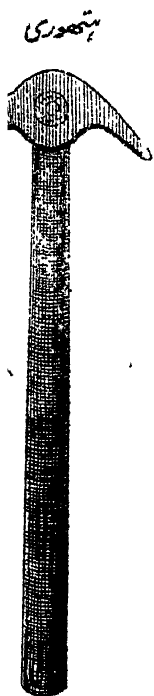
فروری ۱۹۰۵ء

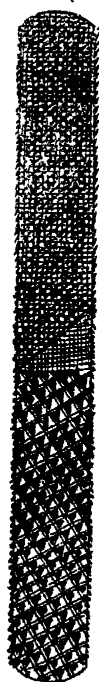
طبع دوئم

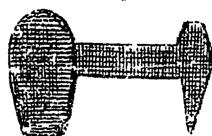
۱۶ ستمبر ۱۹۱۲ء

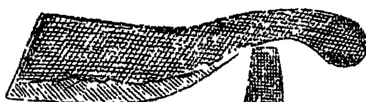
ردلیف وار فہرست مضامین دستور العمل نعل بندی اسپان مصنفہ کرنیل نیپیر صاحب بہادر پرنسپل پنجاب وٹیرنری کالج و مصنف علم و عمل فن جراحی باتصاویر و طب اسپان باتصاویر و رسالہ ساؤنڈنس و اَنسج باتصاویر و رسالہ علم نباتات باتصاویر

وغیرہ وغیرہ

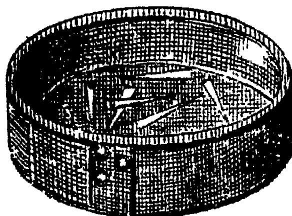

ہتھوری

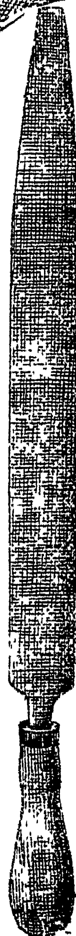

ریت

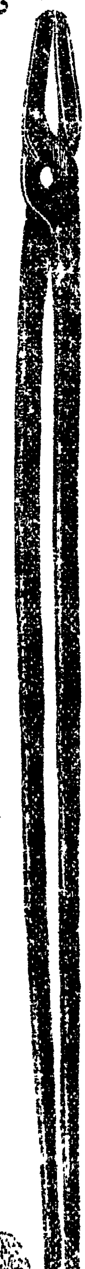

بفر



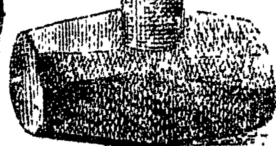

زنبور


نیل کیپ






سرچنگ نائف



URDU

HORSE SHOEING

(SECOND EDITION)

WITH 134 ILLUSTRATIONS

BY

COLONEL H. T. PEASE, C.I.E.,

PRINCIPAL PUNJAB VETERINARY COLLEGE

TRANSLATED INTO URDU,

BY

LALA PRABHU LAL,

Head Clerk and Translator, Punjab Veterinary College, Lahore.

1912.